سیصلیٰ نارا ذات لہب

للہ الحمد والمنہ کہ رسالۂ عدیم النظیر عظیم التوقیر جلی الشان
قوی البرہان خرمن سوز تعصب بے سبب المسماۃ بہ

بفرمایش عالیجناب معلی القاب مقبول انام

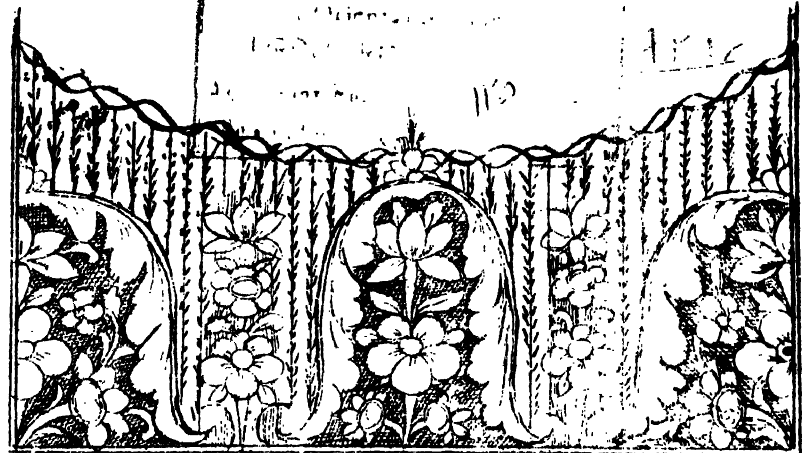
لہب نار ذات

سنہ ۱۳۰۶ھ

جناب راجہ سید غضنفر حسین صاحب دام اقبالہ

رد رسالہ جواب مثنوی شریف بنیاد اعتقاد حضرت مفتی علامہ مولانا
السید محمد عباس صاحب اعلی اللہ مقامہ فی دار الکرامت المسماۃ بسیلاب غضب

در مطبع احمدیہ دبدبہ بکمال اہتمام و تصحیح تمام حلیہ طبع پوشید



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هو مسبب الاسباب من غير سبب لقطع دابر الضالين عن طريق الحق والادب فاغرقهم الله في سيل الغضب واحرقهم بنار ذات لهب والصلوة والسلام على رسوله محمد سيد العجم والعرب وعلى عترته ونوابه لا سيما على من قال الله تع في بابه فاذا فرغت فانصب والى ربك فارغب اما بعد سالکان طریق عدل انصاف و تارکان طریقۂ جدل و اعتساف پر واضح ہو کہ خضر راہ صدق و سداد یعنی مثنوی شریف عماد اعتقاد ایک مذہبی کتاب خاص عقائد امامیہ میں ہے جسکو صاحب قوۂ قدسیہ مالک ملکات ملکیہ جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول سید المحققین سند المدققین نخبۃ الائمۃ المعصومین فقیہ اہل بیت الطاہرین عمدۃ المجتہدین حجۃ الاسلام والمسلمین استاذ الکل فی الکل نائب ختم الرسل مولنا و مولی الناس جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ دام ظلہ العالی ما دارت الایام واللیالی نے احادیث عترت اور اخبار ارباب عصمت و طہارت سے منتخب کر کے زبان اردو میں واسطے تعلیم صبیان و نسوان مومنین کے نظم فرمایا ہے چنانچہ خود اوسکے دیباچہ میں فرماتے ہیں ع اطفال اور نسا کے لئے یہ کتاب ہے اور کچھ اسمیں بحث و مناظرہ اور عتاب و خطاب فرق دیگر سے مقصود نہیں اور نہ یہ کتاب بطور علم کلام کے ہے کہ برعایت قوانین مناظرہ مسلمات خصم سے اسمیں استدلال کیا

کیا جاتا اور یہ امر ظاہر ہی کہ بنا ہر مذہب کی عقائد پر ہی اور عقائد ہر مذہب کی عقائد مذہب دیگر سی جدا
اور مغائر ہوتی ہین ورنہ تفرقہ وتمیز ما بین المذہبین باقی نرہی پس جب مدار تفرقہ مذاہب انہین عقائد
پر ہی تو انکو کسی فرقہ کو نفس عقائد فرقہ دیگر مین دست اندازی اور رد و قدح بیجا اور دخل و تصرف ناروا کا منصب
نہین ہی مگر بعض متعصبین اہلسنت نی اس طریقہ کو بہی چہوڑ دیا اور بلا سبب بکمال غیظ و غضب نفس
عقائد شیعہ مین جنکی وہ بجای خود معتقد ہین اور اسکی خلاف سی کچہہ اسمین بحث نہین رکہتی دخل و تصرف شروع کیا
چنانچہ بالفعل ایک رسالہ ہندیہ مسمی بہ سیلاب غضب معنوی ردّ مضامین صحیحہ مثنوی باضافہ دشنامہای
ناسزا مانند شتم و فحش و دشنام دیکہنی مین آیا جسکو مولوی وحید نام فتحپوری نی تالیف کرکی نقشہ
تعصب دکہایا اوسکا دیکہنا تہا کہ اس تراب اقدام مومنین خاک پای شیعیان اہل بیت طاہرین امیدوار
رحمت حضرت باری المعروف بحسن بن علی الیعقوبی البخاری کو حمیت ہاشمیت کا جوش آیا اور
نقض کلام لی اور بہی صاحب سیلاب غضب کو اونکی سخت کلامی کا مزہ چکہایا اور چونکہ ابتدای طریقہ نامرضیہ
استہزا و سخریہ طرف مقابل سی ہوی ہی لہذا یہ ہیچمدان پیش ارباب انصاف جواب ترکی بہ ترکی دینی مین معذور
ہی اور منصف غیر متعسف کو ان زوائد سی غض بصر اور نفس جواب اور قول حق و صواب مین امعان نظر
ضرور ہی مگر افسوس کہ طرف مقابل گو کہنی کو مولوی بلکہ محمد فاضل ہو لیکن درحقیقت عامی و جاہل اور ظلمات
اپنی اکابر سی بالکل نابلد اور غافل ہی اگر کچہہ بہی استعداد اور قابلیت یا حیا و حمیت ہوتی تو کبہی عقائد شیعہ کی
اردو کتاب بنا بر رد و جواب انتخاب نکرتا بلکہ اگر مرد میدان ہوتا تو بقصد مقابلہ مجاہدین کرام معرکہ علم کلام
مین سبقت کرتا اور دیگر کتب ایکطرف خود مصنفات جناب آیۃ اللہ فی العالمین یعنی ناظم عباد و عماد جو بفضلہ
ہمعدد کتب اربعہ ہین لا اقل کتاب مستطاب روائح القرآن یا جواہر عبقریہ یا ایک مختصر رسالہ مسمی بہ شعلہ جوالہ کا
رد لکہتا کہ حقیقت حال معلوم ہو جاتی اور استعداد بی بنیاد کی قلعی کہل جاتی خیر لیک بہی اگر حوصلہ بد معتقدات شیعہ
باقی ہو بسم اللہ کتب کلامیہ امامیہ حاضر ہین سہ خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان تا سیہ روی شود ہر کہ در وغش باشد
بیچارہ یہ نہین جانتا کہ عقائد صحیحہ امامیہ جو مشکوۃ نبوت اور مصباح ولایت سی مستنبط ہین باوجود سعی اہل ظلمت
وضلال غیر الدفع وممتنع الزوال بلکہ منتہای مرتبہ عروج و کمال پر ہین یہان شیعون کو تا بتائید الہی استیصال

بنتی ہی اہل فساد مین البتہ کچہہ ضرورت اپنی روایات کی نہین بلکہ اونکی مذہب کی باطل کرنی کو اونہین کی
روایات وافی اور اونکی سرونکی واسطی اونہین کا ثالث باقی کافی ہی ہرچند سنیونکو بہی شیعونکی دیکہنا ونکی اسباب
کی ہوس ہوتی ہی مگر جب باستدلال مسلمات خصم اپنی مذہب کی کسی بات کا ثابت کرنا چاہا وہین منہ کی کہائی اور
نقل روایات شیعہ مین بجز خیانت اور تہمت کی اور کچہہ بن نہ آئی علی ہذا استعمال الفاظ ثقیل بلکہ لعن طعن نسبت بہ
ہمہ گر بعض صحابہ جلیل سی بی قال وقیل کتب اہلسنت مین موجود ہین بلکہ مزید بران اس بی ادبی کی نوبت انبیا
واولیا بلکہ سید انبیا بلکہ حق جل وعلا تک پہونچائی ہی پہر اسپر اورونکو الزام دینا کمال وقاحت اور بیحیائی ہی
چنانچہ جواب الجواب مین اسکا حال کہلا جاتا ہی جو الزام شیعون کو دیا تہ اولٹی اوسپر اور اوسکی اہل نحلہ پر آتا ہی
بعد اسکی اہل انصاف غور فرمائین کی کہ اس سب قبیح اور فحش صریح کا جو اس بی ادب نی درج رسالہ سیلاب غضب
کئی ہین کون سزاوار ہی اور کسپر رحمت حق اور کس پر قہر قہار ہی اور وحید کی رسالہ کا نام سیلاب غضب
اور اس عجالہ کا نام [illegible] ذات لہب ہی اور اسمین پہلی ذکر اشعار یا خلاصہ اشعار وجواب وحید پہر جواب الجواب
پیروان عترت ہوگا جیدہی اور دیباچہ رسالہ وحید مین چونکہ سب وشتم کی سوا کوئی کلام لایق رد والزام نہ تہا لہذا اوسکو درگذر
بنیاد اعتقاد [illegible] قرآن مین جن پیمبرون کی نام آئی ہین اون سبکا اعتقاد تفصیل چاہی قولہ اصول
کلینی مین ہی کہ آدم علیہ السلام بسبب حسد ائمہ کی بہشت سی نکالی گئی معاذ اللہ حسد کی سبب سی شیطان نکالا گیا حضرت
ابو البشر کو شیطان سی بہشت دینا روافض کا کام ہی سے رفض با غولیای خام آرد صیہ دیوانگی ہمام آرد اقول ع
چہرا ماڈہکو سلا شاہجی ولیتی کا ہی کہ تحفہ مین صواقع کابلی سی چوری کی اور وحید نی چپہہ پہن چوری اور اوسپر
سینہ زوری کی کہ نام ہی چور کا نام نہ لیا نفس اعتراض کو بجانب خود منسوب کیا پہر اس چپہڑ چہاڑ کی حسام الاسلام
وغیرہ مین جو چیتہاڑ ہوئی اوس سی بالکل آنکہہ چرائی کچہہ بن نہ آئی اگر مرد میدان تہا تو حسام کا کوئی وار رد کیا
ہوتا کسی فقرہ کا جواب دیا ہوتا خیر اگر حسام اور استقصاء الافحام وغیرہ کتب علماء کرام کو نہین سمجہنا تو بالاختصار
ہمسی سنی کہ حدیث مذکور مین حسد بمعنی غبطہ ہی اور خود فقرہ حدیث وحملہما علی تمنی منزلتہم اسپر دلالت
کرتا ہی یعنی کہ تمنی منزلت غیر کو ہرگز حسد نہین کہتی بلکہ حسد استدعای زوال النعمت عن الغیر کا نام ہی اور چونکہ غبطہ
ہی من الطلاق اسپر حسد ہوتا ہی چنانچہ حسب تصریح اکابر سنہ غبطہ حسد خاص اور ارادہ سلب نعمت حسد عام ہی لہذا [illegible]

بین غبطہ کو تعبیر بحسد کیا اب اسمین قیل وقال بیسود ہی اور اگر غبطہ بھی مذموم ہی تو پہر یا قراض مشترک
الورود ہی اکابر سنیہ بھی جواز غبطہ پر قائل بلکہ بصراحت غبطہ حضرات انبیا و شہدا کی قائل ہین جامع صغیر سیوطی
مین فقرۂ یغبطہم الانبیاء والشہداء جسکی شرح کوکب منیر مین منقولًا از نہایہ ابن اثیر الغبطۃ حسد خاص
کی گئی ہی دیکہنا چاہئی اور جو جواب اسکا پیش خود سوچی وہی ہماری طرف سی بھی سمجہ لینا چاہئی اور غبطہ کیا
حضرات اہلسنت نی تو حسد حقیقی بمعنی خواستن زوال نعمت حضرات انبیا کی واسطی باقبح وجوہ ثابت کیا ہی چنانچہ
تیسرا در المحصول مین ایک نقل عجیب حسد موسوی قابل دید بلکہ نادیدہ و ناشنیدہ ہی کہ حضرت موسی نی ہزار انبیا پر جنکو
خداوند عالم نی خاص اونکی اعانت اور خلق کی ہدایت کیواسطی بہیجا تہا حسد کیا اور رجوع خلائق اونکی طرف آنا
حضرت موسی کو شاق گزرا کہ اب نہ جاتا کہ یہ فضیلت اونسی زائل اور وہ ہدایت خلق سی معطل ہوجائین پس حسب خواہش
موسوی، وہ سب ایک ہی شب مین مرگئی اور ناکردہ گناہ دنیا سی گزر گئی علی ہذا حسد حضرت داود بعشیہ
اور یا [illegible] البیت زن اوریا بھی اسی کتاب مین موجود ہی اب اہل ادب منصوب الغضب سے
پوچہنا چاہئی کہ یہ حسد مذموم مردود جو حضرت موسیٰ و حضرت داودؑ سی بزعم اہلسنت واقع ہوا اور ان کا ہر دو
کی ہمت پر زوال آنا اور یا غریب کی جورو کا چہین جانا در کنار ہزار جانین مفت گئین لائق تشنیع مذموم ہی یا
محمود یعنی بطرز حضرت آدمؑ بلکہ یہان تو حضرت موسی کی حسد مذموم مین خدا بہی حیّ وقیوم کی بہی شرکت پائی
جاتی ہی کہ اونسی حضرت موسی سی اس حسد بیجا کا انتقام نہ لیا بلکہ اولٹی اونہین بیچاری بیگناہون کو ہلاک کیا
نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الفاسدۃ اور لطف تو یہ ہی کہ خود حضرت ابو البشر کی نسبت حسد مذموم
صراحت کتب اہلسنت مین موجود ہی چنانچہ علامہ زمخشری ربیع الابرار مین ناقل ہی کہ جب خالق عالم نی حضرت آدم کو
پیدا کیا تو اونکی طینت کو اخباث ثلاثہ یعنی حرص اور طمع اور حسد سی خمیر دیا یہی خداوند تعالی جیسے یاران
انبیا کا منہ کالا کری جنہون نی حضرت ابو البشر کو اجزای ثلاثہ خبیثہ سی ایک معجون مثلث بنایا کچہہ حضرت کی
عصمت اور نبوت کا بہی خیال نہ آیا پس ہرگاہ حسد مذموم باضافہ حرص و طمع حسب اعتقاد اہلسنت خمیر طینت
آدم ٹہرا تو پہر حضرت آدم حسد کرنی مین مجبور اور شیعون کی طعن و تشنیع نسبت حسد مذکور بجناب [illegible] بمراحل دور ہی
سبحان اللہ یہ وحید حسد ہی کو چہیکتا ہی ذرا اپنی اکابر کی افادات کو تو دیکہی کہ وہ نیا راگ سناتی ہین یعنی

حضرت آدم سے بھی توحید کو معاذ اللہ مشرک بتلاتے ہیں لواقح الانوار شعرانی میں تحت کریمہ قال یا ادم ھل
ادلک علی شجرة الخلد وملک لا یبلی ابو العباس سے ایک روایت طویلہ منقول ہے جسکی بعض فقرات
بیسروپا شاہد دعوی یہ ہیں فقال یا آدم طلبت الخلود من الشجرة لا منی والخلود بیدی وملکی فانی کنت
بی یعنی ای آدم تونے خلود ایک شجرہ سے چاہا مجھسے نچاہا حالانکہ خلود میری قبضہ قدرت اور ملک میں ہے پس تونے
میری ساتھہ شریک گردانا ہے پناہ بخدا حرص اور طمع اور حسد اور شرک شعار کفار لئام ہے نہ طریقہ حضرت آدم
علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام اور شیطان تو اس فرقہ کا پیشوا کیا بلکہ خدا ہے پہر اوس سے استعاذہ کب روا ہے
اسی لواقح میں آیا ہے کہ محمد خضرمی عمدہ اکابر اہلسنت نے سر منبر تابعین حاضرین سے خطاب کرکے لا الہ لکم
الا ابلیس علیہ السلام فرمایا ہے لا حول ولا قوة شیطان کو خدا بنانا انصاف کا کام ہے ؎ نصیب بہر [illegible] سیاہم
ناصبی زشت را بد انجام ست بنیاد عتقاد ؎ ہے وہ فصاحت اسمین کہ جو لاجواب ہے لا ریب یہ
کتاب خدا کی کتاب ہے **قولہ** آپ کے مجتہد تو اس قرآن موجود کو محرف بتاتے ہیں باین عبارت کہ چون نظم
قرآنی نظم عثمانی ست بر شیعیان احتجاج بآن نشاید کذا فی بارقہ ضیغمیہ پس ای شیعو اگر یہ کتاب قرآن ربانی ہے
تو بارقہ کو آگ میں پھینکو اور جو صحیفہ عثمانی ہے تو مفتی صاحب کی دانائی دیکھو ؎ عجب این فرقہ بی نام و ننگست
بیکدیگر چہ بیباکانہ جنگست **اقول** بیان وحید ہے کہ علما بیان کرتے ہیں کہ بجز قرآن جمع کردہ حضرت امیر
اور کسی قرآن کی ترتیب مطابق تنزیل کی نہ تہی ابن سیرین کا قول ہے کہ حضرت نے جو قرآن جمع کیا تہا اوسمین علم
اور نفع جلیل اور ترتیب اوسکی موافق تنزیل تہی اسیطرح عبد الحق دہلوی نے رجال مشکوة میں اور عبد الشکور سالمی
نے تمہید میں ذکر کیا ہے پس بموجب روایات اہلسنت یہ نظم و ترتیب جو مصاحف مروجہ میں ہے لاریب یہ نظم و
ترتیب عثمانی ٹہری جسمین حضرت عثمان نے سور و آیات مکیہ کو مدنیہ سے اور بالعکس بلکہ اس تداخل کی ساتہہ کہ سورہ
مکیہ میں بعض آیات مدنیہ اور سورہ مدنیہ میں بعض آیات مکیہ ملاکر خلط ملط اور اولٹ پلٹ کردیا ہیں باوجود اس
[illegible] پہیر کی اگر اہلسنت عدم اعطاء فدک یا حرمت متعہ میں بعض آیات کی مکیہ ہونے سے شیعوں پر احتجاج کرین تو
[illegible] ہی شان ہی کب [illegible] اسیکو حضرت مجتہد نے بارقہ میں ارشاد فرمایا کہ چون نظم قرآنی نظم عثمانی ست
بر شیعیان احتجاج بآن نشاید مگر [illegible] جانتے کہ یہ عبارت سہل ہے معترض کی سمجھہ میں نہ آئی یا جان بوجہ کر محرف بنا

بنانی کی تہمت لگائی شاید اس اتہام بی سود سی یہ مقصود ہی کہ کچھ اور زیادہ تفضیح اور تحریفات اکابر اہلسنت کی
تصریح ہو خیر اب بگوش ہوش سنی کہ کابلی نی صواقع مین اور صاحب تحفہ کی پدر بزرگوار ولی نی اپنی ازالہ مین آیہ
کریمہ والذین ھم لفروجھم حافظون کو فقرہ والحافظون لفروجھم سی بدل دیا اور خود حضرت شاہ صاحب
نی جو تحفہ مسروقہ مین جابجا شیعون پر تحریف کی تہمت لگائی ہین اور اونکی یہ حیلہ خاص بنظر مزید عقیدت و خصوصیت
ظاہر اونہین کا منہ چڑانی مین اپنی پدر حقیقی و مجازی دونو پر حاشیہ کیا چنانچہ اپنی کید صد و دوم مین بجای و لا
علی المریض کی لیس علی المریض حرج اور عقیدہ اول مین آیہ سیقولون من بعد نا کو ویقولون من بعد نا
بنایا اور پورا فقرہ متعالی ذکرہ تحریفون اپنی طرفسی جمایا ماشاء اللہ اسی حافظہ کی بہروسی پاین تحریفات
شاہ صاحب کو حفظ قرآن پر فخر و مباہات ہی پس ای سنیو اگر کتاب قرآن ربانی ہی تو صواقع اور ازالہ اور تحفہ
کو آگ مین پہنکو اور جو صحیفہ عثمانی ہی تو اوسکی حفظ پر فخر و ناز کرنی مین شاہ عبد العزیز صاحب کی دانائی دیکہو
عزیز من جواب آن نہ جنگ ست کلوخ انداز را پاداش سنگ ست بنیاد اعتقاد سے مشہور ہی حدیث بیچ
خم غدیر کی ظاہر خلافت اوس سی ہی حضرت امیر کی قولہ حزن المومنین مین بروایت کلینی و ابن بابویہ و شیخ طوسی
و شیخ مفید باسانید معتبرہ امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہم السلام سی یون آیا ہی کہ جناب
نبوت مآب نی شدۂ مرض مین حضرت عباس اور حضرت امیر کو طلب فرماکر بمواجہہ سب مہاجر و انصار حضرت عباس
سی یون ارشاد فرمایا کہ بعد میری خلافت میری تم قبول کرو حضرت عباس نی فرمایا کہ اس بار خلافت کی قابل حضرت امیر
ہین مجکو لیاقت اس عہدہ کی نہین اقول جبکہ جناب امیر مجمع عام مین بروز غدیر خلیفہ بلافصل ہوچکی تھی تو بانسبت حضرت
عباس کی بعد دو اڑہائی ماہ یہ ارشاد کیسا اور حضرت عباس کو جناب امیر کی لیاقت جتانی کیا ضرورت کیون نہ کہا
کہ آپ تو علی کو غدیر مین خلیفہ کر چکی اب یہ حکم میری نسبت کیسا اور کسینی اہل بیت مین سی بہی اب نہ کہولا اقول حدیث
غدیر نص خلافت حضرت امیر اسقدر متواتر اور مشہور ہی کہ اہلسنت کو بہی بجز تسلیم و اقرار ہرگز مجال انکار نہین قطع نظر
دیگر روایات معتبرۂ اہلسنت مودۃ القربی مین خود خلیفہ ثانی سی منقول ہی قال نصب رسول اللہ صلعم علیا فقال
من کنت مولاہ فعلی مولاہ الخ خلاصہ اس روایت طولانی کا حضرت ثانی کی زبانی یہ ہی کہ جب حضرت پیغمبر
نی خم غدیر مین حضرت امیر کو خلیفہ مقرر کیا اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمایا تو ایکجوان خوبرو پاکیزہ بو نی جو اوس وقت

میری پہلو میں تہا مجہسی کہا کہ یہ عجب عقدہ پیغمبر نی باندہا ہی کہ سوای منافق کی اور کوئی اسکو نہ کہولیگا
پس ای عمر تو بچنا اسکی کہولنی سی بہی حضرت پیغمبر سی یہ ماجرا بیان کیا آپ نی فرمایا کہ وہ بنی آدم سی نہ تہا بلکہ
حضرت جبرئیل تہی کہ دربارہ حفظ خلافت مرتضوی تمہیں تاکید اور تہدید کر گئی انتہی جب کہ جناب امیر مجمع عام میں روز
غدیر حسب ارشاد سید کونین بموجب شہادت ثانی شیخین خلیفہ بلا فصل ہو چکی تہی تو انکار وحید و دیگر صنادید
اوس سی نہایت عجیب بلکہ صراحۃً حضرت ثانی کی تکذیب ہی **ہاں** یہ عذر البتہ ہو سکتا ہی کہ خلیفہ صاحب کے
قول کو نمانو اونکا کہنا خلاف جانو اسلئی کہ بانی مبانی اخذ خلافت حضرت ثانی ہی ہوی جبرئیل سی فرشتہ مقرب
جلیل کی تاکید و تہدید کا بہی کچہہ خیال نہ کیا عقدہ بستہ حضرت پیغمبر کو کہول ہی دیا پہر اگر تم یہ کار سوای خلیفہ
اور خلیفہ سازی روز سقیفہ فضول سمجہی ہو تو اونکو چہوڑ کر راہ راست پر آو خلافت بلا فصل مرتضوی کی معتقد
ہو جاو اور حدیث کلینی بہت طویل ہی چند فقرات صدر حدیث ذکر کئی جاتی ہیں جو وحید کی خیانت و تبدیل
پر اول ملیں ہی قال لما حضرت رسول اللہ الوفاۃ دعی العباس بن عبد المطلب و امیر المومنین
فقال للعباس یا عم محمد تاخذ تراث محمد و تقضی دینہ و تنجز عداتہ فرد علیہ یعنی جب حضرت سے
وفات قریب ہوی پس حضرت عباس اور حضرت علی کو بولایا اور حضرت عباس سی فرمایا کہ ای چچا تم میراث میری
لوگی اور دین میرا ادا اور وعدہ میرا وفا کرو گی حضرت عباس نی قبول نہ کیا پہر بعد تکرار سوال و جواب حضرت
ابوتراب سی ارشاد ہوا کہ یا علی یا اخا محمد أتنجز عداۃ محمد و تقضی دینہ و تقبض تراثہ فقال نعم
بابی انت وامی ذاک علی ولی فنظرت الیہ حتی نزع خاتمہ من اصبعہ فقال تختم بہذا فی حیوتی
قال فنظرت الی الخاتم حین وضعتہ فی اصبعی فتمنیت من جمیع ما ترک الخاتم انتہی یعنی ای علی ای
برادر محمد آیا تو وفا کریگا وعدی محمد کی اور ادا کریگا دین اونکا اور قبضہ کریگا تو میراث محمد پر حضرت امیر نی عرض کیا
ہاں فدا ہوں باپ اور ماں میری یہ سب امور واجب ہیں مجہہ پر اور میری واسطی ہی یہ کام یا یہ ترکہ فرمانی ہیں کہ میں نے
دیکہا یعنی کہ حضرت نی انگشتری اپنی انگشت مبارک سی نکالی اور فرمایا مجہسی پہن لی اسکو میری زندگی میں یعنی بعد
اور آرزو کی میں نی جملہ متروکہ سی اوسی انگوٹہی کی انتہی بقدر الحاجۃ **الغرض** تمامی روایت میں اول سی اخر
تک یہ میراث کہیں ضمناً بہی اسکا ذکر اور اشارہ نہیں ہی کہ ای عم بعد میری خلافت میری تم قبول کرو اس تخمین نی براہ

براہ تلبیس کیسی بیحیائی سے تبدیل و خیانت کا نقشہ جمایا خلافت اپنی طرف سے ٹہرائی میراث کو صاف اوڑا دیا اسپر طرہ یہ ہے کہ حزن المومنین کا حوالہ دیا حالانکہ بفرض اعتبار حزن المومنین اوسکے مصنف نے اسمقام پر شعر نظم کیا ہے اور میراث کو بصراحت کہدیا ہے سنئے ؎ قبول ارث من کن ای عمو وازعم مرا برہان عمو باید برادر زادہ را ازعم وہم گیرد اب اہل انصاف غور کریں کہ حضرات اہلسنت کا نقل روایات شیعہ میں خلفاء سلف سے یہ حال جو روایت کہ مذہب اہلسنت کو باطل اور صدیق اہلسنت کو دعوی عدم ارث حضرت پیغمبر میں حلیہ صداقت سے معرا اور عاطل کر رہی ہے اوسی روایت صحیحہ سے آنحضرت پر اتہام اور شیعوں پر الزام ہو رہا ہے بہرکیف جب اصل روایت میں خیانت ثابت ہو گئی تو اب جو کچہ اس خیانت سے اونہوں نے اوسپر متفرع کیا وہ سب مصداق کالای بد بریش خاوند اور متاع کاسد بلکہ بنای فاسد علی الفاسد ہے اہلسنت کی نسبت البتہ یہ اعتراضات و احتمالات نہایت چسپاں اور درست ہیں اسلئے کہ حضرت پیغمبر نے قریب وفات باتفاق فریقین انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی فرماکر تمسک اور اطاعت اہل بیت کا مانند تمسک و اطاعت قرآن مجید حکم دیا اور پہر اوسکو جملۂ فان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی اور لا تقدموھما فتھلکوا سے موکد کیا پہر اس حدیث متفق علیہ کے مقابلہ میں اہلسنت نے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم کی حدیث بنائی پہر اسپر بہی قناعت نکی بلکہ خاص شیخین کی فضیلت جتانے کو اقتدوا بالذین بعدی ابی بکر وعمر کی حضرت پیغمبر پر تہمت لگائی اب وحید خود غور کریں کہ اگر علاوہ حدیث تمسک جو عند الفریقین مسلم و متواتر ہے یہ دونوں تنگڑی ہی حدیثیں بہی صحیح ہیں تو معاذ اللہ حضرت کے بیانی اس اختلاف پر صحابہ نے کیوں نہ کہا کہ آپ تو اہل بیت کو مثل قرآن مقتدای زمان کر چکے اب یہ حکم ہماری نسبت کیسا اور پہر حکم عام بایہم اقتدیتم اہتدیتم کے بعد تخصیص شیخین کی کیوں کی گئی اور کسینے اہل بیت میں سے بہی لب نہ کہولا اور زیادہ تر حیرت یہ ہے کہ شیخین میں سے ایک بہی نہ بولا کہ یا حضرت ان اقوال ثلثہ مختلفہ میں سے ہم کس قول کو مانیں آیا اہل بیت سے تمسک کریں اور اونکی اطاعت کو فرض اور اونپر اپنے تقدم کو ممنوع سمجہیں یا عموما صحابہ کے اقتدا یا خصوصا اپنے ہی مقتدای کل ہونے کو مسلم جانیں ؎ یہ سمجہ لیں اہلسنت گر چاہے پیمبر پر یہ کیسا افترا ہے قولہ اور خود جناب امیر طلحہ و زبیر رضہ سے کتاب نہج البلاغہ میں یوں ارشاد فرماتے ہیں واللہ ما کانت لی فی الخلافۃ رغبۃ ولا فی الولایۃ اربۃ ولکنکم دعوتمونی الیہا وحملتمونی علیہا اور پہر بعد شہادت خلیفہ ثالث ایسا

[illegible]

ارشاد ہے کہ مجھکو امیر نکرو بلکہ وزیر کرو تھے یہ روایات قابل غور ہیں کہ خود مجتہدان امامیہ خلافت بلافصل باطل ٹھیراتی ہیں و نیز جناب امیر ہی اپنی خلافت کو اجماعی فرماتی ہیں اور کہیں خلافت کی عہدہ سی بری الذمہ ہونی چاہتی ہیں اور یہ مولف برباد اعتقاد بظاہر اونکی دوست کہلاتی ہیں دھوبیوں کا راگ گا رہی ہیں ناحق سوء بیجا رہی ہیں جناب امیر کی گرہ مشکل کہول دی انکی بول دی منکر قول امام کا کافر جہنم مادا ہی شیطان اوسکا پیشوا ہے کسی را کہ شیطان بود پیشوا کجا باز گردد براہ خدا **اقول** کتاب نہج البلاغہ اسوقت موجود نہیں اور دیانت و امانت وحید خائن اور اوسکی اسلاف کی نقل روایات شیعہ میں جیسی کچھہ ہے وہ ماسبق سی بخوبی ظاہر ہے باہم اسفار معتمدہ قوم میں مسرود ہی کہ جب حضرت امیر نے بعد اخذ خلافت اوسکا مطالبہ فرمایا تو ایکنے اور خسیس نے آپکو خلافت پر حریص بتایا بعد اسکی جب عہد خلافت ظاہری میں باوجود اظہار کراہت طلحہ و زبیر نے آپ سے دو بارہ قبول خلافت کا از حد مبالغہ و اصرار کیا اور بعد قبول کےلی نہیں دونوں نے بیعت کی پھر غلیان مادہ بغاوت سی حضرت کا ساتھہ چھوڑ دیا تب آپ نے اتماماً للحجۃ ناکثین بیعت خصوصاً طلحہ و زبیر سے فرمایا کہ مجھکو کچھہ خلافت و ریاست کی رغبت نہ تھی فقط بنظر احقاق حق میں طالب تھا پھر تم خود میری خلافت پر آمادہ ہوئے اور بمبالغہ و اصرار سب کے پہلے بیعت کی اور اب تمہیں بغاوت کرتے ہو اس سے صاف ظاہر ہے کہ جناب امیر خلافت بطمع حکومت نچاہتے تھے بلکہ اپنا حق اور غیرونکو غیر مستحق جانکر مطالبہ فرماتے تھے چنانچہ حدیث مناشدہ مرویہ فریقین سے ظاہر ہے و بہمین وجہ جب بعد قتل خلیفہ ثالث حق اپنی مرکز پر قرار پایا تو بموجب روایت روضۃ الاحباب آپ نے پہلی خطبہ میں الحمد للہ علی احسانہ لقد رجع الحق الی مکانہ فرمایا اب زیادہ تصریح کی حاجت نہیں یہ خطبہ ہی شاہد ہے کہ ضرور آپ نے بعد شہادت عثمان فرمایا ہوگا کہ مجھکو امیر نکرو بلکہ وزیر کرو اور اگر بالفرض فرمایا بھی ہو تو کیا مثل ارشاد خلیفہ اول لستُ بخیرٍ منکم و علیٌّ فیکم کی ہضم نفس یا امتحان رجحان قلوب مردم پر بہی محمول نہیں ہو سکتا پھر کیف ہمتو حضرت امیر کی ہر قول و فعل کو بموجب حدیث علیٌّ مع الحق والحق مع علیٍّ حق اور صدق جانتے ہیں پس دعوی خلافت اور مطالبہ اوسکا بدلیل و حجت جیسا کہ کتب کلامیہ فریقین میں بشرح و بسط مرقوم اور کچھہ تفصیل اوسکی کتاب تثبیت الخصام مولف اثبات الامام کی جلد دوم سے معلوم ہو سکتی ہے حق اور صحیح تھا اور اظہار کراہت بہی بمصلحت الزام ناکثین بیعت و علی ہذا استدلال آپ کا صحت خلافت پر حجیت اجماع جو دلیل مسلم و مقبول مخالفین خصوصاً اہل شام تھی بنہایت خوب

بخیرکم

ودرست تہا اپنی دعوی کو مسلمات خصم سی ثابت کرنا مین مناظرہ ہی اور انکار اوسکا یا اوس استدلال کو مستدل
کی نزدیک مسلم سمجہنا محض مکابرہ ہی العیاذ باللہ کہ حضرت امیر خلافت اجماعی کو حق جانتی ہون البتہ چونکہ اہل شام
ایسی خلافت کو حق جانتی تہی لہذا حضرت نی اونہین کی اعتقاد فاسد کی مطابق اون پر حجت تمام کی کہ میری خلافت بہی
بہی اجماع ہوا اور خلافت اجماعی تمہاری زعم ناقص مین حق ہی پس میری خلافت حقہ اور اطاعت مطلقہ سی تم
نہ موڑو معاویہ باغی کا ساتہہ چہوڑو مگر وحید نی ادب حضرت امیر عرب کی الزام دینی کو بمقتضای الغریق
یتشبث بکل حشیش ہر جگہ سوار پکڑتا ہی اور عقل نی تباہی سی کیا کیا اس قول واہی پر اکڑتا ہی کہ کہین جناب امیر
اپنی خلافت کو اجماعی فرماتی ہین اور کہین خلافت کی عہدہ سی بری الذمہ ہوی جاتی ہین یہ نہین جانتا کہ حضرت امیر
نی یہ امور محض بغرض تبکیت والزام بغاۃ لیام فرمائی تا اتفاق حق مین کوئی حجت باقی نرہی ورنہ درحقیقت وہ اپنی تئین
خدا و رسول کی طرف سی خلیفہ و امام جانتی تہی پہر جانتی خلافت کو کب صحیح مانتی تہی اور دہوبیون کا راگ اگر اہلسنت خصوصا
وحید گائی اور شوب بجائی تو سجا ہی کہ انکی بعض اکابر مرجع کار دہوبی کی متبنی بلکہ خدمتگار رہی تہی مگر وحید تو فقط
عزیز دہلوی کی تہمت مین یہ راگ کہیلنا جانتا ہی قاضی ابو یوسف کی حالات ومقالات کو جو امام اعظم کی صاحب تہی مطلقا
نہین پہچانتا ہی اب بغور اونکا حال سنی اور دہوبی کی پاٹی پر اپنا سر دہنی صاحب معرکہ شکن نی ایک روایت
محمد بن جریر طبری سی لکہی ہی جسکا خلاصہ بقدر ضرورت یہ ہی کہ قاضی موصوف نی کہا کہ جب میری باپ مجہی بچہ چہوڑکر مر گئی
تو میری مان نی مجہکو ایک دہوبی کی سپرد کیا کہ مین اوسکی خدمت کرتا اور اپنا پیٹ بہرتا تہا اور بوفور شوق تحصیل علم موقع
پاکر حلقہ درس امام اعظم مین جا بیٹہتا تہا مگر حضرت والدہ فورا میرا ہاتہہ پکڑ کی اوٹہا لیجاتی تہین اور اوسی دہوبی کی سپرد
کر آتی تہین اہنی اب جہانتک ہو سکی دہوبیون کا راگ گائی اور اسی پر وابت اور قاضی جی کی طرفہ حکایت پر گیت
بنائی اور سوپ بجائی کہ قاضی سا دہوبی کا بالکا نہ سرکا نہ تال کا تمہارا ناٹک ہی اب خدا جانی یہ خود دہوبی ہی
یا حالک ہی جو کچہہ ہو مگر اسپر یہ مثل بہت ٹہیک آتی کہ جو جسکا کہای گا اوسی کا گای گا پہر حضرت مفتی پر زبان درازی
نہ کری اپنی قاضی ہی کی دہوبیون کا راگ گائی اور سوپ بجانی پر راضی رہی ورنہ منکر معراج کی حکایت سی زیادہ
شکایت کی نوبت آئی گی جسکو دہوبی نی پٹرا کیا اوسکی قلعی کہولی جای گی اور چونکہ اس ذلت کی علت ایسی بیان ہی
تمہین نہ ہوگی نہ ادہر کی رہوگی نہ اودہر کی ۵ حیرت کروگی دانت سی انگلی کو کاٹ کی گہر کی رہوگی پہر نہ گہاٹ کی

آخر تهی گرو مشکل کہلوای انکی ہوای منکر معراج کافر جہنم ماوا ہی اور شیطان تو وحید اور ہم مشرب وحید کا پیشوا

کیسا بلکہ خدا ہی چنانچہ قبل اسکی بیان ہو چکا ہی اب شعر مذکور کا لطف پاییگا اور اپنی ہی پر یہی شعر پڑہکر پچتاییگا کہ

کسی کہ شیطان بود پیشوا کجا باز گردد براہ خدا بنیاد اعتقاد سے تنہا اڑچکی ہین آپ ہمیشہ ہزار سیسے

قائم کیا ہی دین نبی ذو الفقار سی **قولہ** جناب سیدہ نسبت بجناب امیر خائف و پردہ نشین و فرار جیسا کہ حق الیقین مین

ہی ارشاد فرمائین اور تمام جہین کی آثار بتائین اور آپ انکو ہزار سی لڑاتی ہین جہوٹہی جہلکی بجاتی ہین سچ فرمائی

کہ منکر قول جناب سیدہ کا اکفر ہی یا اگر جو صحیح ہو وہی اپنی کو سمجہو **اقول** یہ سوء ظن مصداق ان بعض الظن

اثم ہی منتہی الکلام اور معرکۃ الآرا مین مسرود اور اجوبہ شافیہ ہکی تشیید اور معرکہ شکن وغیرہ مین دندان شکن موجود ہین مگر

اس خائن نی اعتراض مذکور تو بدون حوالہ کتب مذکورہ ذکر کیا اجوبہ شافیۃ الملجم کو چہوڑ دیا اگر مرد میدان تہا تو اون

جوابات کا رد اور اپنی گہر والونکی مدد کرنا تہا اب اسکا جواب لو نہین کتابو نمین دیکہ لی ہم اس قابل کی تطویل لاطائل

پر کہان تک گزری ہوی باتونکا اعادہ اور اقوال مردودہ کی ردکا پہر ارادہ کرین ہان خاص ہمارا جواب بنا بر تفنن

طبع اولی الالباب یہ ہی کہ جناب عائشہ نسبت بحضرت عثمان کما فی نہایۃ ابن اثیر اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا ارشاد

فرمائین حضرت خلیفہ اول کی بیعت کو خود بانی بیعت فلتہ ٹہرائین اور اسکی شر سی مسلمانون کو بچائین اور وقت فرار

الی محل و صعود جبل بکر گود کرتی ہوی فوایت ۱ تو دوگانتی اثریہ کا دم بہرتی ہوی راہ لین اپنی تئین نرکو ہی کی

تشبیہ دین اور وحید غیر سعید ان تینون کو خلیفہ بناتا ہی جہوٹہی جہلکی غلط بیہودہ ناپرانہ ربانہ بجاتا ہی سچ کہی یہ

تشبیہ نعثل اور نرکو ہی کی خائف اور پردہ نشین کی تشبیہ سی گرم تر اور منکر اسکا منکر قول حضرت عائشہ و حضرت عمر

اور کافر بلکہ اکفر کا ہمرتبہ و ہمسر اور منکر قول جناب سیدہ فضبہ فدک مین کون تہا کچہ اسکی بہی خبر ہی یا نہین اگر بیخبر ہی

تو تہ خیر در نہ حال غیر ہی جب با خبر ہوکر بیخبر ہی تو اختیار ہی جو چاہی اپنی کو اور اون دو لفظون مین سی جو چاہی اپنی خلیفہ

کو ہی سے سمجہہ کر بات کرتی ہین سخندان وہ اونہی منہ ہین گرتی جو ہین نادان **قولہ** ہان بیعت مطابق عقیدہ

اہلسنت کی صحیح ہی اونکی نزدیک حضرت امیر کرار تہی نہ معاذ اللہ خائف و فرار شیخین کی دوست وفادار تہی نہ

تقیۃً ہم قول کی سزاوار **اقول** اگر بیعت مطابق عقیدہ اہلسنت ہوتی تو امام اہلسنت فخر الدین رازی اقرار صحابہ

حضرت امیر پر کیون مورد الزام ٹہرائی اور شیعہ بنائی جاتی لسان المیزان عسقلانی کی یہ بات بتائی تامل غور سی قال

فائدہ [illegible]

قال واستدعی ابن الطباخ ان الفخر کان شیعیًا یقدم محبۃ اہل البیت کمحبۃ الشیعۃ حتی قال فی بعض
تصانیفہ وکان علی شجاعًا بخلاف غیرہ انتہی یعنی ابن طباخ رکابی مذہب مدعی ہی کہ فخر رازی شیعہ تہا
اور اہلبیت کی محبت مثل شیعہ مقدم جانتا تہا تا اینکہ اپنی بعض تصانیف مین کہا ہی کہ حضرت مرتضی علی شجاع اور
بہادر تہی بخلاف اونکی غیر کی انتہی اللہ اکبر فخر الدین سا متنی متعصب جسکی اوصاف جمیلہ اور محامد باید صاحب
منتہی الکلام سی سنا چاہی جب اوسکی زبان پر قادر توانا نی محض اپنی قدرت کاملہ سی ایسا کلمۂ حق کہ جس سی سادات
ونکو سلی شجاعت مصنوعی یاروں کی نیست و نابود ہوگئی جاری کیا سنیون کو کچھہ بن نہ آئی مجبور اسکی کرا ایسی
متعصب پر تشیع کی تہمت لگائی کیا خوب جو محبت اہلبیت اور ان حضرات کی اعلم و افضل ہونیکا اعتقاد کرتی ہین
شیعون پر تعجب اور نہایۃ العقول مین باین عبارت نامعقول والعجب انہم یزعمون ان التقی والنقی و
الحسن العسکری کانوا عالمین بجمیع مسائل الاصولیۃ والفرعیۃ جملہا وتفاصیلہا الخ ان بزرگوار کی
اہانت ومنقصت یابن بی ادبی وتعصب کرتی با اینہمہ وہ محب اہلبیت اور شیعہ کہلائی اور کہنی والی کو کچھہ شرم نہ آئی
اور اسکی بعد کی فقرہ کا جواب یہ ہی کہ اگر سنیونکی نزدیک حضرت امیر کرار تہی نہ معاذ اللہ فرار تو کرار کو جاننی
کہ ذرا سی ننگ وعار ہو نہ اونکا دوست وفادار والعاقل تکفیہ الاشارۃ اور حسب افادہ وحید تقیہ کی
یہ دو قسمین جدید معقول ونامعقول کی معلوم ہوئین لیکن بنظر انصاف یہ تفرقہ بین القسمین بہت واضح اور صاف
ہی پس تقیہ حضرت امیر مثل تقیہ حضرت موسی مع فرعون قاضی بیضا قسم اول مین داخل اور تقیہ عبد اللہ بن عمر بیعت
یزید پلید مین جیسا کہ رشید الفضلا کہا کر بغرض رفع عار وندامت ودفع ملامت خلیفہ زادہ زاد اللہ بغضہ للصحابۃ
یہ تاویل علیل کرتی ہین قسم ثانی مین شامل ہی سو بات کرنی مین جو یون گہبراہی گا ہمکو کیا وہ آپ منہ کی کہا ہی گا
بشنباد اعتقاد سو عثمان سی ہمیشہ تہی نالان عایشہ دیتی تہی اوسکی قتل کا فرمان عایشہ جب قتیل وہ ہوا
تو طرفدار ہنگئی لڑنی علی سی چہوڑ کی اپنا وطن گئی قولہ عایشہ امیر المومنین سی لڑین جو امام سی لڑی وہ مسلمان نہین
اقول بیان وحید صید کی اشعار کو چہوڑ کر فقط خلاصہ مختصرہ پر اکتفا کیا اور حذر ترک نظم پر ایک حاشیہ بہی لکہدیا
جو باکل مہمل اور اوسکی بدبینی پر دال بلکہ اول ہی اسکی کہ مستحق لعن پر لعن وطعن اگر بدبینی ہی تو کتب اہلسنت مین جو
حضرت پیغمبر کی لعنت متخلفین جیش اسامہ پر اور بی بی عایشہ کی بدزبانی حضرت عثمان پر اور حضرت امیر کی لعن اہل شام

اور علماء و زبیرین عوام پر جا بجا مذکور ہی جب ان حضرات خصوصًا سید کائنات نی اہلسنت کی بڑی بڑی بزرگونکو زیر بار کلمہ بد کیا
تو اب وحید بیدین خیال کری کہ یہ بد زبانی اوسکی کہان تک جاتی ہی اور اوسکی سر پر کیا آفت لاتی ہی واللہ یہ بیدینی
قوم ایسی سی مقامات مین کالشمس فی رابعۃ النہار ظاہر و آشکار ہوتی ہی کہ یہ حضرات محبت اعادی رسول و آل رسول مین
ایسی منہمک ہین کہ اونکی معائب کی اصلاح مین ہرگز حفظ مراتب جناب پیغمبر کا انکو نہین ہی اہل انصاف غور کرین کہ پہلی تو اس
بیحیا فرقہ نی آبا و کرام حضرت بشیر و نذیر کی بیدینی و تکفیر مین اسقدر مبالغہ کیا کہ اپنی کتب معتبرہ کو اس مطلب واہی سی سراپا
ضلالت وگمراہی سی بہر دیا پہر جب سمجہی کہ رفع عار صنم پرستی امرای نامدار کیواسطی اثبات کفر آبا و رسول مجید حیدان نافہم
و مفید نہین تو اسپر یہی ترقی فرمائی کمال بی ادبی اور بیحیائی کی نوبت آئی جو قابل بیان نہین مگر بضرورت لکہتا ہون کہ
نسبت افضل الحبیبین اولین کہ یہ حیا بی نشان نہین واقدی اپنی طبقات مین سفیان ثوری سی ناقل ہی قال سمعت السدی
یقول فی قولہ تعالی و وجدک ضالا فہدی قال کان رای النبی صلعم علی دین قومہ اربعین عاما انتہی اس عبارت
منحوسہ کا ترجمہ میری جرأت سی باہر اور مطلب ارباب نفاق اس سی جو کچہ ہی وہ ظاہر و باہر ہی حیرت ہی کہ ایسی کلمات
قبیحہ کی کہنی والون پر صاعقہ کیون نگرا اور وہ دریدہ دہن و شریر بصورۃ قردہ و خنازیر مسخ کیون نہوگئی بس جنہون نی خدا
و معصوم دین حنیف کی نسبت بیدینی کا اثبات ہی تو زبدۂ نسل پیغمبر کو بیدین کہدینا کتنی بات ہی اور یہ کیا ہی اسنی تو اگلی جاہل کو
کلمہ فحش بہی کہدیا مگر الحمد للہ کہ خدای دانا نی اوسکا انتقام بخوبی لی لیا کما سیاتی فانتظر قولہ صاحب کامل بہائی خروج
عائشہ مین لکہتا ہی کہ عمار یاسر نی جناب امیر سی کہا کہ یا علی یہ لوگ اہل قبلہ ہین قتل انکا روا نہین امیر المومنین نی بہی اونکی
تکفیر کا حکم نہین دیا بلکہ اپنی محارب کو کتاب نہج البلاغہ مین بہائی اور صاحب الامام ارشاد فرمایا ہی اقول کامل بہائی
اسوقت موجود نہین مگر بظاہر اسمین بہی خیانت اس خائن کی ثابت ہوتی ہی اسلئی کہ باب مدینہ علم ہرگز محتاج تذکیر عمار نہ تہی
وحید نی ممدوح افقہکم علی کو قائل قول کل الناس افقہ پر قیاس کیا کچہ لولا علی لہلک عمر کا بہی خیال نہ آیا کہ ایسی
شخص کو جسکی محتاج حضرت عمر تہی تذکیر حضرت عمار کا محتاج بنایا ہان اگر حضرت عمار نی اس غرض سی کہا ہو تو عجب نہین
کہ عوام کی دلونسی یہ شبہہ جاتا رہی کہ اہل قبلہ کا قتل جائز نہین ہی پہر اس سی وحید کا مطلب حاصل نہوگا اور بہائی نی اس
کا جواب اگی آتا ہی کیون گہبراتا ہی قولہ اور مجالس المومنین مین ہی کہ حضرت عائشہ نی بحضور جناب امیر حرب سی توبہ کی
کی اس سبب سی لعن اونپر نچاہئی اقول مجالس مین تو یہی ذکر توبہ حضرت عائشہ بہت ڈہونڈہا مگر کہین نہ پایا ناقہ

ثانی ذکر عدم توبہ ولعن محاربین حضرت امیر جا بجا بعنوان مختلف نظر آیا از انجملہ عذر بارد توبہ اصحاب جمل و صفین میں یہ جواب جناب شیخ قزوینی مذکور ہی و مشہور ہست کہ ہنوز غبار معرکہ جمل ننشستہ بود کہ طلحہ و زبیر را کشتہ یافتند پس ہرگاہ مجرد تجویز روا دارند کہ طلحہ و زبیر در حالت نزع از عداوت و خصومت علی مرتضی توبہ کردہ و نجات یافتہ باشند باید کہ بنا بر این اصل کرم و تفضل نمودہ تجویز نمایند کہ ہشام بن الحکم و مومن الطاق وغیرہما در حال نزع از عداوت ابوبکر و عمر توبہ کردہ باشند و نجات یافتہ و الا چون این جماعہ اکابر شیعہ را کہ دشمن ابوبکر و عمر میدانند دشنام و لعن میکنند باید کہ طلحہ و زبیر و امثال ایشان را نیز کہ دشمنان علی بودند و بہ تیغ او کشتہ شدند حمایت نکنند کہ جواب یک تیمیہ راست و یک تیمیہ دروغ نباشد انتہی و از انجملہ جواب صاحب فضائح جسنی کہ اہل جمل و صفین کو تعبیر بہ افاضل ناس کیا تہا جنہیں شیخ ممدوح نے فرمایا ہی و نمیدانم کہ از افاضل ناس چگونہ باشند جماعتی کہ تیغ بر روی امام کشند و اورا دشنام دہند کہ ہرگز بر نبرد و ہی گفتند الا ان ابا الحسن قد اشرک علی بشرک شد با اینہمہ مسلمان و بہشتی و از افاضل ناس میباشند اما آنہا کہ گویند کہ امام منصوص باید دون اختیار بر تقدیر کافر و ملحد و رافضی باشند ای مسلمان اگر منکران امامت ابی بکر رافضی باشند منکران امامت علی چرا سنی و بہشتی باشند نہ برو و بر یک حد ہست کہ آنچہ رافضیان را لازم ہست در انکار امامت ابوبکر و عمر طلحہ و زبیر و عائشہ را ہم چنداں لازم ہست در انکار امامت علی انتہی بلکہ خود جناب قاضی اسی کتاب میں فرماتی ہیں کہ اکثر صحابہ خلفاء ثلاثہ بنا بر عدم احتیاج ایشان و تغلب خود باستعمال تیر و شمشیر ظاہر نبود مخالفت و محاربہ عائشہ و طلحہ و زبیر و معاویہ و صحابہ کہ با ایشان بودند مخفی نیست انتہی الغرض ان افادات سی صاف ظاہر ہی کہ جناب قاضی کی نزدیک محاربہ امیر کی فاسق اور ملعون ہوتی ہیں بلکہ اونکی کفر و نفاق میں کچھہ شبہہ نہیں پس کیونکر توبہ عائشہ کی قائل اور منع لعن کہ مائل ہوتی اور بفرض تسلیم توبہ جبتک حضرت امیر کا عفو فرمانا حضرت عائشہ کا آپ کی خلافت کا معتقد اور آپکا تابع ہو جانا ثابت نہ کرینگا توبہ زبانی سی حصول برات ایمانی اور براءت نیرانی دشوار ہی پہر ذکر توبہ بیکار ہی توجہ صاحب اگر توبہ کیجاتی توبہ حضرت عائشہ کی زبان سے زبان پر ہوتی وقت اپنی محدثات پر کہ وہی خروج اور بغاوت ہی کیوں حسرت و ندامت کی تقریر آتی دیکھی کتاب الاعلام میں یہ کلام انہا لما احضرت قیل لہا ندفنک مع رسول اللہ صلعم فقالت ادفنونی مع اخوانی بالبقیع فانی قد احدثت امورا بعدہ انتہی و نیز جب حضرت پیغمبر نے بسبب حرب مرتضوی میں خاص حضرت عائشہ سی خطاب ایاک ان تکونی کیا ہو اور با اینہمہ حضرت راکبۃ الجمل نے بلا عمل مال دیا ہو

ای عائشہ ۱۲

تو کیونکر مجاورت آنحضرت سے مشرف ہوئے اور بقیع میں دفن کرنیکا حکم نہ دیا مگر تعجب ہے کہ دفن بقیع میں جوار
حضرت عثمان کا حجاب نہ آیا جنکی حق میں مکرر اقتلوا نعثلا فرمایا اسی سے معلوم ہو گیا کہ میاں عثمان خاص بقیع میں
دفن نہیں ہوئے جیسا کہ وحید نے آگے چل کر غل مچایا اور جواب پایا ہے قولہ ای شیعو تمہے ہو جانے کا مقام ہے کہ مجتہدین
اسبق وجناب امیر مقبول حق کی کلام سے محارب آپ کے مسلمان قرار پائے اور تمہارا مفتی اپنی کتاب میں
میں کچھ اور ہی گال بجا رہا ہے راگ ملحدانہ گا رہا ہے لیکن کیا ہوتا ہے مفت ایمان کھوتا ہے اقول شیعہ تو کیسے
کیا ہونگے مگر اہلسنت اگر ضد سے نکریں اور انصاف پر آویں تو بیشک شیعہ ہو جائیں کہ حضرت رسول اور تینوں قول
کی ارشاد سے محارب حضرت امیر مثل محارب حضرت بشیر و نذیر مسلمان برائے نام مسلوب الایمان بد انجام قرار پائے اور
حضرت عائشہ کو اپنی شقاوت پر حسرت و ندامت کا اظہار اہلسنت کو اونکی توبہ ثابت کرنے میں اصرار ہے کہ جنگ جمل کا
اونٹ اس کل بیٹھتا ہے نہیں سمجھ میں آتا وحید کا نشہ غم و بیکار ہے بے ناحق کچھ اور ہی گال بجا رہا ہے راگ ملحدانہ
مانند مخنث زنانہ بے تال و سر گا رہا ہے مجتہدین اسبق کی قول سے وہ مسلمان قرار پائے اونکی کلام کو سند میں نام
لائے اور حضرت امیر کی مسلمان فرمانے کی وجہ آگے آتی ہے شارح نہج البلاغہ کی تقریر دلپذیر سے ایسے اسلام برائے
کی قلعی کھلی جاتی ہے اب سے ہمارے حضرت مفتی پر ناحق اعتراض اور اپنی قاضی کی چال و مقال سے کیوں اغماض
ہے جو صحبت امام اعظم سے راضی ہو کر وجہ کی بالکی ہونی پر مفتی بن راضی ہو گئے بنیاد عنقا وسے
طلحہ و زبیر دونوں بڑے نابکار ہیں دشمن علی کی عائشہ کی دوستدار تہے پہلے تو اکی دونوں بیعت علی سے کی پہر
عائشہ سے مل کے عداوت علی سے کی قولہ کتاب نہج البلاغہ میں جناب امیر طلحہ و زبیر کو مسلمان فرما چکے اور اونکے
اجماع پر بعد خلیفہ ثالث اپنی خلافت جتا چکے اقول حجت اجماعی کی وجہ تو قبل اسکی ہم بتا چکے لیکن باغیوں کے
اسلام پر بیہودہ بغلیں بجاتا ہے بار بار غل مچاتا ہے ہر چند اسکا پورا جواب تو ذکر حاکم شام اور استدلال بکلام معجز نظام
اخواننا فی الاسلام میں حسب وعدہ آتی گا لیکن چونکہ مثل دیگر حیلہ سازان وحید بہت مغرور و نازاں ہے لہذا
کچھ بیان سے اسکا سرور و غرور بزور قلم مبدل بہ رنج و الم کر دینا ضرور ہے پس آگاہ ہو کہ بغاة طغاة لاجرم خصوصا
طلحہ و زبیر ایسے مسلمان تہے جنکو حضرت امیر نے بموجب روایت ریاض النضرة و مطالب السئول ظالم ارشاد کیا
مصداق لعنة الله على الظالمين قرار دیا اور حضرت عمر نے تو وہ کلمہ سخت سنایا کہ دونوں کو چہٹی کا دودہ یاد آیا

آیا اور اوسکی شرح عنقریب آئیگی حقیقت حال اخوت کذائی و اسلام ربانی معلوم ہو جائیگی
قولہ خصوصاً حضرت زبیر برادر پہوپہی زاد حضرت امیر جنکی شان مین صاحب کشف الغمہ یون شہادت
دیتا ہی کہ جب جنگ جمل مین ابن جرموز لعین نی حضرت زبیر کی شہادت کا مژدہ جناب امیر تک پہونچایا کہ
میری بدخواہ کو شربت شہادت پلایا آپ نی فرمایا کہ مجکو خیر العباد سی یاد ہی کہ زبیر کا قاتل جہنمی ہی وہ یہ سنکر
غصہ مین آیا اور اپنی کو جہنم مین پہونچایا حضرت امیر نی فرمایا لقد صدق رسول اللہ ص بشر قاتل ابن صفیہ
بالنار اقول ظاہر ہی کہ کوئی قرابت دنیا مین مان باپ کی خصوصیت اور قرابت سی بڑہکر نہین ہی پس جب
خیال کیا جاے کہ حضرت زبیر کی والدین ماجدین حسب اعتقاد سراسر فساد اہلسنت معاذ اللہ کافر اور جہنمی ہوے
اور بمنزلت ابوت پیغمبر کچہہ انکی کام نہ آئی تو زبیر کو برادر پہوپہی زاد ہونا حضرت امیر کا کیا کام آئیگا اور
کب باعث روز جزا اور جزا دینی سی بچا سکیگا اور قاتل زبیر بسبب خودکشی مستحق جہنم ہوا نہ بسبب قتل زبیر اسلئے
کہ قتل زبیر تو ثمرہ دعای حضرت امیر تہا جیسا کہ کتاب مطالب السئول مین منقول ہی کہ جب زبیر نی بغاوت کی راہ لی
تو حضرت امیر نی ہاتہ اوٹہا کر یہ دعا کی کہ اللہم ان الزبیر بن العوام قطع قرابتی ونکث عہدی وظاہر
عدوی ونصب الحرب لی وھو یعلم انہ ظالم لی اللہم فاکفنیہ کیف شئت وانی شئت جب یہ دعای معصوم
موجب ہلاک مقتول معلوم ہوئی تو قاتل اوسکی قتل کی سبب کیونکر مستحق نار ہو سکتا ہی بلکہ وہ اپنی خونمین خود گرفتار اور بوجہ
اپنی تشبیہ بالنار ہوا اب اس کلام معجز نظام کی فقرات طیبات کی کچہہ رموز و کنایات بیان کیجاتی ہین جو بعید کیا بلکہ
اوسکی پیر کی بہی ہوش اوڑاتی ہین پس آگاہ ہو کہ قول حضرت امیر قطع قرابتی سی واضح ہوگیا کہ برادر پہوپہی زاد ہونا زبیر کا
اوسکی کجطرفی بسبب انحراف و بغاوت منقطع و مردود ہوگیا اور وحید عنید کا فخر و ناز اس کلمہ باعجاز سی بالکل بیسود ہوگیا
اور نکث عہدی سی معلوم ہوا کہ زبیر مورد کریمہ انما ینکث علی نفسہ تہا اور ظاہر عدوی سی ظاہر ہوا کہ بغاۃ
جنگ جمل وغیرہ عدوی امیر المومنین اور زبیر حضرت کا حریف اور اونکا ردیف اور نتیجہ انکا دعاوی محارب تہا اور
نتیجہ عداوت منشا بغاوت کتاب مفتاح النجا مین حضرت ام سلمہ رضہ یون مذکور ہی قال رسول اللہ صلعم لا یحب علیا
الا مومن ولا یبغضہ الا منافق اور اسسی بڑہکر یہ روایت ہی اخرج الدیلمی عن ابن عمر عن النبی صلعم علی
بن ابی طالب باب حطۃ فمن دخل فیہ کان مومنا ومن خرج منہ کان کافرا یعنی دیلمی نی ابن عمر سی اور اونسی عمر

سی روایت کی ہی کہ علی مدد وانہ حطہ ہیں جو اس در ہیں وہ آیا وہ مومن ہی اور جو اس سی نکل گیا وہ کافر ہے
چونکہ محاربین جمل وصفین باب حطہ سی خارج ہیں لہٰذا بغاوت میں داخل ہوی پس بالضرور حسب وعید من خرج
زمرۂ خوارج میں شامل ہوی **قوله** جسکو جناب امیر مسلمان فرمائین اور اوسکی قاتل کو جہنمی بتائین اوسکو
نابکار کہنا نطفہ حرامون کا کام ہی **اقول** کیہ اس لی تگی بیٹہ دل کو حضرت عمر کی قول کی بہی خبر ہی عمر ہون
نی بموجب روایت کتاب الامامة والسیاسة عبد الرحمن بن عوف کو فرعون امت اور طلحہ کو متکبر زن مرید اور زبیر
کو کافر الغضب اور بقول شارح نہج البلاغة یوما انسان ویوما شیطان فرمایا کیہ انّ مقبولین قوم کالمحافظة آبا
اب وحید صنید ذرا غور کری اور بتائی کہ بموجب اوسکی قول کالبول کی کون نطفہ حرام ہی اور طلحہ و زبیر
اور ابن عوف ثالث بالخیر کی نسبت ایسی الفاظ قبیحہ ایک نہ دو بلکہ زیادہ جو لفظ نابکار کی نگڑ دادا ہین کہنا
کسکا کام ہی اس سی بڑہ کر مناسب مقام نطفہ حرامونکی کام پر ایک معجزہ قرآنی اور کرامات سید سادات حضرت
مفتی عمرانی کا بیان اور قدرت یزدانی کا اعلان ہی وحید لی ادب مستحق وعید رب غریق سیلاب غضب
حریق نار ذات لہب بگوش دل سنی کہ نطفہ حرام کا پردہ فاش کیا جاتا ہی خداوند علام خود قرآن مجید مین فرماتا
ذرنی ومن خلقت وحیدا یہ آیت ولید پلید کی ضمن نازل ہوی گریبان تو وحید پر ہی لگا وصادق آئی
جتنی وعید کی اوسکی پیر کبیر کی زبانی بڑی تفضیح اور یہی وعید ان کی تفسیر کبیر مین تحت آیہ کریمہ یون تصریح ہوی
ذالک الوحید الذی لا اب له وهو اشد فی الطعن فی نسبه کما فی قوله تع عتل بعد
ذالک زنیم یہی ابو سعید ضریر نی کہا کہ وحید وہ شخص ہی جسکا باپ نہو اور یہ اشارہ ہی طرف طعن کی اوسکے
نسب مین جیسے کہ قول تعالی عتل الخ مین تصریح ہی کہ وہ تندخو اور زنا زادہ ہی انتہی اب وحید اور ولید مین
لفظا بہی کچہ فرق نرہا اور جس کلمہ فحش سی اوسنی حضرت مفتی کا قصد کیا تہا خدائی نام لیکر صاف کہا سہ بر اتقمہ
بیابان پر خدائی پایا ہیگا بانی کا تیری منہ پہ آیا یہ ہی مفتی عالم کی کرامات کہا تونی کسی اور کسی جیایا **قوله** اور
منکر قول امام جہنم مقام ہی **اقول** بیشک ہماری امام کی قول کی یہی شان ہی لیکن جب اہل جمل وصفین نامنین
تو ہمکا کیا علاج مگر اب لی کلمہ حق کہا یہ آپکا احسان ہی اب اپنی امام کی قول کی منکر کا تو حال کہتی کہ اوسکا کیا انجام
اور کونسا مقام ہی **قوله** باقی دوستی وعداوت کی کیفیت کتاب تحفة الشیاطین سی عیان ہی منظور ہی آگی

ہوں حال آشکار ہی گر فہم درکار ہی **اقول** محبت اور عداوت ایسی چیز نہیں جو چھپانی سی چھپ سکی ہمارے
نصیحت مصداق خود فضیحت بدیگران نصیحت اپنا عیب اوروں پر لگاتا ہی باتیں بناتا ہی وجہ اوسکی وہم
ہی آپ تنبیہ الخصام مولفہ افضل الانام کو دیکھی تو حال کھل جائیگا کہ اصل حال بکمال نہ ہونکی محبت و عداوت کا فقط
ابن طباخ کی اسی ایک فقرہ یعنی ان النحر کان شیعیا یقدم محبة اہل البیت لمحبة الشیخین [illegible] ہی آشکار
گر فہم صحیح درکار ہی **بنیاد اعتقاد ۵** جب مبتلا ہوی مرض الموت میں نبی ایک فوج جنگ روم
کی جانب روانہ کی سرداری کا اسامہ کو نام دلنشان دیا بوبکر اور عمر کو بھی ساتھ [illegible]
پاک رہی بغض و کینہ سی [illegible] مدینہ سی تا بعد انتقال رسالتمآب [illegible]
میں بوتراب کی کہتی رہی رسولخدا جلد [illegible] اور جو تخلف کری لعن خدا او سپر غضب **قولہ** ابوبکر نے
لشکر اسامہ سی تخلف کیا حالانکہ پیغمبر نی اوس لشکر کو خود رخصت فرمایا تھا اور بہت تاکید کی تھی کہ جہزوا
جیش اسامہ لعن اللہ من تخلف عنہ **اقول** فریقین نی تو حضرات شیخین کو متخلفین جیش اسامہ میں شمار
کیا ہی اور اشعار میں بھی اسکا اشعار کردیا ہی پھر معلوم نہیں کہ وحید نی تنہا حضرت ابوبکر کو کیوں لیا اور حضرت
عمر کو کیوں چھوڑ دیا **قولہ** جملہ لعن اللہ من تخلف عنہ کتب اہلسنت میں کہاں ہی جو محتاج جواب ہو **اقول**
علامہ شہرستانی کتاب ملل نحل میں بندای بلند پکار رہا ہی کہ حضرت پیغمبر نی یہ جملہ فرمایا اسیطرح شارح مواقف
ابوبکر جوہری ملا یعقوب لاہوری شارح بخاری نی اس جملہ کی تصریح کی ہی اب یا تو ان اشخاص کو زمرہ اہلسنت
اور کتب مذکورہ کو کتب اہلسنت سی بدلیل خارج کری یا ہم جو حضرت کی اس جملہ فرمانی پر پیش یاد کہیں تو چپ نہ رہے مر
قولہ جسکو آنحضرت صلعم نی عین وقت وفات کی واسطی انتظام دین کی امامت کی لیئے اہل اسلام پر نائب اپنا مقرر
فرمایا ہو اوسکو مخالفین میں شمار کرنا ملعون بددین کا کام ہی **اقول** یہ امامت حسب تصریح اکابر اہلسنت آنحضرت
کی بیہوشی اور غفلت میں فقط باجازت حضرت عائشہ ہوی وعید خدا سی ڈری حضرت پیغمبر پر افترا نہ کری
اگر بارشاد آنحضرت ہوتی تو کیوں ہوش میں آکر حضرت عائشہ اس کارسازی پر انکو صواحبات یوسف نہ
فرماتی اور حضرت ابوبکر کی جنبش نمازی پر اسقدر آزردہ ہوتی کہ باوصف قوت ضعف جو ضعف قوت فضل ابن عباس
اور حضرت امیر پر تکیہ کرکی مسجد میں تشریف لاتی اور حضرت ابوبکر کو بھی ہٹاکر خود بنفس نفیس امامت فرماتی

اور کتب اہلسنت مین مذکور ہی کہ فقط حضرت عائشہ نی یہ کارگزاری نہین کی بلکہ بی بی حفصہ نی بہی اپنی پدر
بزرگوار کی بارہ مین یہ اہتمام فرمایا تہا چنانچہ صاحب مدارج النبوة لکہتی ہین فرمود پیغمبر خدا شما ای زنان
صواحب یوسف اید در دل چیزی میدارید وظاہر چیزی دیگر میکنید انتہی اب ایسی پشیمانی کب لایق اعتماد
اور بمقابل شیعہ کیونکر قابل احتجاج واستناد ہی حضرات اہلسنت آپ ہی حضرت خلیفہ کو عہدۂ امامت سے
سرفراز فرماتی ہین پہر آپ ہی جیش اسامہ سی اونکو متخلف ٹہراتی ہین چنانچہ تفصیل اسکی عنقریب آتی ہی سارے
قلعی کہل جاتی ہی پس اگر وحید کی نزدیک اونکو متخلفین مین شمار کرنا ملعون بیدین کا کام ہی تو آپکی اکابر
پر یہ قصہ تمام ہی اور وحید کا کیا قصور کہ یہ تو سیدہی سی آپ ہی جادہ پر سالک ہی اور اسی وادی مین ہالک
والحمد لله على ذلك **قوله** اور جو من تخلف بالفرض حضرت نی فرمایا ہی ہو تو یہ تو بتلاو کہ لفظ من کے
عام ہی یا خاص اگر عام ہی تو حضرت حیدر کرار و دیگر اہل بیت اطہار اس وعید مین شریک ہین اور جو خاص ہے
ساتہ متعینات اسامہ کی تو جہزوا جیش اسامہ خطاب طرف متعینات کی نہین ہو سکتا **اقول** یہ بہی صاحب تحفہ
کی سخن سازی اور وحید کی زبان درازی ہی بہرکیف تشئید المطاعن وغیرہ مین جو خدمت گزاری شایان صاحب
کی گئی ہی وہی اونکی چہلی کہلی کیواسطی بہی کافی ہی بیان اسقدر سمجہہ لی کہ اگر لفظ من عام ہی ہو تب بہی
پناہ بخدا حضرت حیدر کرار واہل بیت اطہار اس وعید مین بنا بر ظن یہ وحید شریک نہو لی اسلئی کہ یہ حضرات
باتفاق فریقین ابتدا ہی سی شامل جیش اور داخل تعبیت اسامہ نہ تہی چنانچہ مدارج النبوة مین مذکور ہی حکم
عالی چنان صادر شد کہ اعیان مہاجر وانصار مثل ابوبکر صدیق وعمر فاروق وعثمان ذو النورین وسعد بن
ابی وقاص وابو عبیدہ بن الجراح وغیرہم الا علی مرتضی کہ ہمراہ نگردد دران لشکر ہمراہ اسامہ باشند انتہی اب جیسے
حضرت مرتضی اور اہل بیت بشہادة دوسری شاہ دہلوی کی اس عموم سی خارج ہین ویسیہی حضرات ثلاثہ
اس وعید مین داخل ہین کیا خدا کی قدرت ہی کہ ہرچند صاحب تحفہ اور وحید مین گانٹہی چہنی لیکن کچہہ بہی بنا
نہ بنی جنکو چاہتی تہی الزام تخلف سی بچائین صاحب مدارج کی صاف گوئی سی بچا نہ سکی اور کوئی وسیلہ
لنگڑی لولی ہی مثل فضل فضولی لا نہ سکی چنانچہ اونہی ابطال الباطل مین پہلی تخلف کا ثبوت دیا پہر یہ عذر بدتر
از گناہ پیش کیا ہی ومع ذلك استاذن عن اسامه وهو الامير في التخلف فاذن له یعنی حضرت ابوبکر

نے اپنے سردار اسامہ سے اذن تخلف طلب کیا اور اسامہ نے اونکو اذن تخلف کا دیا اتنی غنیمت ہے کہ
مہمل بات تونہین چہپائی گو اوسکی عذر مین ایک مہمل بات بنائی بہلا بیچارہ اسامہ کو یہ جرأت کہان تہی
کہ باوجود حکم قطعی حضرت پیغمبر وہ حضرت ابوبکر کو اجازت تخلف کی دیتی اور باوصف امارت بلای مخالفت
پیغمبر اپنی سر لیتی اور اگر بفرض محال اذن اسامہ تسلیم ہی کیا جای تو خلیفہ صاحب کی کیا مُنہ تہا جو حکم
معلومہ کی فرمانی کی وقت حضرت پیغمبر سے یہ عذر کرلی کہ آپ غیظ و غضب مین نہ آئین متخلفین کو لعنت
ملامت نفرمائین بندہ درگاہ اور خیرخواہ بلا اشتباہ نے بموجب اذن اپنی امیر کی تخلف کیا ہے قولہ باقی
جواب اسکا کتاب ذوالفقار علی براعدای اصحاب نبی کی صفحہ ۲۰۰ مین موجود ہے جسکو ضرورت ہو دیکہہ لی یا تحفہ
کی سیر کری اقول کتاب کا نام تو اسا ملبا چوڑا لیا کہ سننی والا گہبرا جای لیکن جب اوسکی مزخرفات دیکہی
تو بی اختیار ہنسی آجای بس اس تیغ گلی کو جسنی تحفہ وغیرہ پر اپنا قبضہ کیا تبرکاً نیام اہل خلاف غلاف مین رکہی
اور بجای تحفہ تنزیہ اور نقشبند وغیرہا کی سیر کری قولہ گر صلح حدیبیہ مین جو حکم آنحضرت خاص جناب امیرؑ کو
ہوا تہا کہ لفظ رسول کی محو کردو آپ نے فرمایا کہ یہ مجہسی نہوگا آیا یہ تخلف جناب امیر سے ہوا یا نہین اسکا کیا جواب
ہی ؎ فرق نے نامش بگفتار دم نگوئی گر دہر گوئی چہ غم اقول ایسی بی تکی بات وہی گاودی کہی گا
جسکو کسی سامری امت نے بہکایا اور یادگار عجل جسداً لہ خوار بنایا ہو یہ صاحب تحفہ کا دبل کیون
جو اوٹہالی دیتا ہی دوسری دہلوی کی لیک پر کیون نہین چلتا اور اس سخن ناصواب کا جواب پوچہہ لینا ہے
جو مدارج النبوۃ مین پکاری کہہ رہی ہین کہ ابای امتناع علی از محو لفظ رسول اللہ نہ از باب ترک
امتثال است کہ مستلزم ترک ادب است بلکہ عین امتثال وادب ناشی از غایت عشق و محبت است انتہی اور اگر
اسپر بہی شاخ نکالی تو اور کسی سی پوچہی گر وہ کبہی اسکا غدرانہ ملائین کی بلکہ اگر منصف ہین تو صاحب مدارج
ہی کی احکام پر جائینگی اب میان وحید بتائین کہ صلح حدیبیہ مین جو اعتراض حضرت خلیفہ ثانی نے حضرت
پیغمبر پر کیا اور اسقدر غیظ و غضب مین آئی کہ آپ کی نبوت ہی مین شک لای چنانچہ ابن قیم نے کتاب زاد المعاد
مین لکہا ہی قال عمر بن الخطاب واللہ ما شککتُ منذ اسلمتُ الا یومئذٍ فاتیتُ النبیّ صلعم فقلتُ
یا رسول اللہ الستَ نبیّ اللہ حقاً قال بلی الخ اسکا کیا جواب ہی ؎ ہر کہ بیہودہ گردن افرازد خویشتن را

بگردن انداز دے بیت یا د اعتقاد سے توڑا در مدینہ علم نبی کا در سرگرم اسپہ تہا کہ جلائے علی کا گہر

قولہ ملا باقر مجلسی نے حیات القلوب میں لکہا ہے کہ علی بن ابراہیم نے ابوذر سے روایت کی ہے کہ انکے روز میں
ہمراہ عمر بن خطاب کے ایک راہ پر جاتا تہا عمر کو مضطرب پایا اوسکے سینہ میں ایسی آواز سنی گئی کہ جیسا کہ کوئی
خوف سے مدہوش ہوتا ہے پوچہا کہ اے عمر تجکو یہ کیا ہو رہا ہے کہا نہیں دیکہتا شیر بیشہ شجاعت کو میرے جو نظر کے
تو جناب امیر نظر آئے پہر کہا کہ جب میں علی کو دیکہتا ہوں اسطرح ہراسان ہوتا ہوں **اور دوسرے**
روایت یوں ہے کہ خلیفہ دوم نے ایکمرتبہ شیعونکو بدی سے یاد کیا تہا اوس پر جناب امیر نے ناخوش ہو کر خلیفہ دوم
سے مخاصمت کی اور ایک کمان ہاتہہ میں تہی اوسکو زمین پر مارا وہ اژدہا ہو گئی خلیفہ کو اوس سے ایسا خوف
پیدا ہوا کہ بیخود ہو گیا تب آپ نے اژدہے کو اوٹہا لیا وہ پہر کمان ہو گیا مگر تادم مرگ وہ خوف خلیفہ کے دل سے نہیں گیا
نہی تعجب ہے کہ تنہا ایک کمزور آدمی کہ جسکو علی کی صورت دیکہنے سے ہراس و خوف پیدا ہو اور کمان کی خبر کر
بیخود ہو اور تادم مرگ وہ خوف اوسکے دل سے نجائے تو ایسا شخص خائف تنہا مدینۃ العلم شیر بیشہ شجاعت کا
کیونکر در توڑ سکتا اور گہر جلا سکتا ہے اوسوقت جلال ہاشمی کہاں گیا تہا کہ خلیفہ کو ہراس نہوا اور وہ کمان
ایران میں تہی یا قم اور کاشان میں یا قبضہ ٹوٹا تہا یا گوشے سے اوتری تہی شیعوں کی بدبینی میں تاب آئے
اور گہر جلنے اور رسن گلو ہونے میں کہاں چہپائی گئی العظمۃ للہ کتنا جہوٹ کا زور ہے ایک روایت شیر بیشہ
شجاعت کو حیوان بتاتی ہے اور ایک پہلوان **سے** مزن دم بجز راستی زینہار کہ کاذب بود خوار و بی اعتبار

اقول ہم مکرر کہہ چکے کہ یہ مثنوی بطور علم کلام نہیں ہے خاص عقائد شیعہ میں نظم کی گئی ہے پس اگر غیر شیعہ کے
نزدیک وہ عقائد مسلم نہوں تو اسمیں کچہہ شیعوں کا ضرر نہیں اور اخبار اہل بیت میں قصد احراق بیت منقول
ہے اور بمفاد اہل البیت ابصر بما فی البیت وہ نہایت مستند اور اہلسنت کی بحث اسمیں فضول ہے باینہمہ خدا کے
قدرت سے اکابر اہلسنت نے بہی اسکا اعتراف کیا ہے کہ حضرت عمر نے تہدید احراق بیت معہ اہل بیت شدو مد
سے کی چنانچہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ میں ہے فدعا عمر بالحطب فقال والذی نفس عمر بیدہ لتخرجن
او لاحرقنہا علیکم علی ما فیہا فقیل لہ یا ابا حفص ان فیہا فاطمہ فقال وان کانت انتہی یعنی حضرت عمر نے
لکڑیاں منگوائیں اور قسم کہائی کہ یا تو تم لوگ باہر نکلو یا میں اس گہر کو معہ تم سبکے جلا دونگا کہا گیا کہ اس گہر میں فاطمہ

[illegible]

ہین فرمایا اگرچہ فاطمہ ہیون (یعنی معاذ اللہ اونکو بہی جلادونگا) بلکہ خلیفہ صاحب تقاضای حرارت جلانے
پر تو اسقدر آمادہ و سرگرم تہے کہ تہوڑی سی آگ بہی ساتہہ لائے تہے جیسا کہ ابن عبد ربہ نے کتاب العقد مین ذکر کیا ہے
فاقبل ابی عمر بقبس من نار علی ان یضرم علیہم الدار انتہی فاعتبروا یا اولی الابصار باقی تعبیر
نسبت بجلال حضرت امیر وہی شبہہ دیرینہ اور تقویم پارینہ ہے جو جوابات تحفہ وغیرہ مین بتواتر مقطوع اور
مدفوع ہو چکا ہے مگر چونکہ فہم کلام اساتذہ کرام جہابذہ عظام جاہلونکا کام نہین لہذا چند اشعار نظم بانظام مولف
بنیاد اعتقاد حضرت مفتی علام جو زبان فارسی مین نہایت سلیس اور نفیس ہین لکہی جاتی ہین پہر اس نظم فارسی سے
اکے بعد کچہہ ہندی کی چندی بہی کہوائی کی عبارت آرائی وحید کی داد و بجائی کی نظم معجز نظام ہے
از چنین صبر باید آلہی تو چہ آگاہی و چہ میخواہی این نہ مقدور ہر ولی باشد خاصۂ مرتضی علی باشد
صبر بر ہر بلیہ از بشر شاق ست بر شجاعان زیادہ تر شاق ہست ہر قدر کار سخت تر باشد مدح و اجرش ہمانقدر باشد
نکتہ دیگری در ینجا ہست دانش ہر کہ از حق آگاہ ست کہ بود خشم از برای خدا موجب رحمت و رضای خدا
ور غضب از برای خود باشد نیست ممدوح بلکہ بد باشد پس بود نقل آن شقی رہند کہ تفو بر رخ علی افگند
مرتضی باوجود کینۂ او شدہ آندم جدا ز سینۂ او مولوی محمد شرافت حیدر زدہ این رقم برو بنگر
پس بسن ہر کہ در گلو انداخت مثل او بود کو تفو انداخت انتہی ما افاد ولقد احسن واجاد علاوہ برین
بزعم اہلسنت حضرت خلیفہ اول تو جناب امیر سے بہی اشجع تہے جیسا کہ صاحب صواعق وغیرہ نے لکہا ہے پس تعجب
ہے کہ جو ایسا بہادر ہو وہ ایک فاسق کافر کی مار کہائے ناک اور منہ سوج جائے ہاتہہ پاون کیسے کہان تک ہلا سے
اور مار ہی کس چیز کی جو اونکی شان اور ہمارے بیان بلکہ وہم و گمان سے خارج اور تصریح اوسکی اصطلح
داخل معارج ہے کہ ہمدران آوان کہ حضور رضہ ایمان آورد و پیش از آن بیکروز واقعۂ دیگر بظہور پیوست
و آنچنان بود کہ چون صحابہ سی و نہ نفر رسیدند ابوبکر گفت یا رسول اللہ چرا اسلام پنہان داریم و آشکارا
نہ کنیم فرمود ہنوز قوت نداریم ابوبکر مبالغہ بسیار فرمود حضرت رسالت پناہ صلعم بیرون رفتند و در مسجد حرام نشستند
و ابوبکر بایستاد و خطبہ خواند مشرکان را بغایت ناخوش آمد بتغلظت تمام برخاستند و ابوبکر را درمیان گرفتند و
عتبہ بن ربیعہ نعلین برگرفت و چندان بر روی ابوبکر زد کہ بینی وی از رخسار ممتاز نمی گشت انتہی افسوس صد حب

جسم نازنین کو حضرت ابو بکر نے نصرت حضرت پیغمبر میں ایسا بچایا کہ باوجود کثرت غزوات عہد سرور کائنات
کسی معرکہ میں پھانس تک نہ لگی کوئی اوچھا گھاؤ زخم نہ آیا اوسی جسم مقدس اور بدنی پاک کا عقبۂ ناپاک نے یہ
حال بنایا کیا اب بیان ہی وحید عقبۂ فاسق کا مرید یہی کہیگا کہ اوسوقت جلال ہاشمی کہان گیا تہا کہ کافر کے
بغلطت پیش آنے اور عقبہ بیباک کی ناک منہ سوجانی پر نہ آیا اور وہ شجاعت جو بقول ابن حجر حضرت امیر سے
ٹپکتی تہی خاک ہوکر جہڑ گئی تہی یا اوسپر اوس پڑگئی تہی خیر یہ یار غار کا قصہ در کنار پہلا جناب رسول مختار کے
اشجع ناس ہونی پر تو کسی معتقد باسلام کو کلام نہین کتاب ستار العیب مین مسطور ہی کہ شہر مدینہ شور وغا
شد و تیر بیابد بہاران یافت آنحضرت پیش از ہمہ برخاستہ و شمشیری حمائل کرده بر اسپ ابو طلحہ سوار شده سمت
آواز برفت و پیدا شد اکثر مردم که در عقب بود داشتند مراجعت و بجز مردم رادید که برآمده و اندر میروند نرسود برگردید که هم
ترسی نیست اتہی پہر اشجع عرب پر کفار ذکی نا منہہ سی کیا کیا اذیتین پاتین ہیں اور شہداء اور حضرت کے ان
ملاعنہ نے ظالمانہ مین شکستہ شده ودنس مبارک پر رکہہ دیا مگر آپ نے صبر ہی کیا اور یہ کیا ہی کیا یہ واقعہ الم
کو ولی کہ اوسمین لکہا ہی روز یکہ کفار یکبار بر سر آنحضرت ریختند و گفتند تو آن کسی که خدایان مارا عیب میکنی
فرمود آری منم آن کس که آن سخنان درحق آنہا گفتم و میگویم مردی را دیدم که گوشہ ردای وی را گرفت و در گردن آنحضرت
کرد و پیچید چنانکہ راه نفس بروی تنگ شد انتہی اسیطرح ستار العیب کی یہ روایت بہی نہایت درد ناک اور
عجیب ہی کہ عقبہ بن ابی معیط روزی در حال سجده پا بر گردن مبارکش نہاد تا انکہ قریب بود کہ چشمان مبارکش از
دیده برآید و روزی دیگر ہمین شقی چادر خود در گردن شریف پیچید و بشدت خفہ کرد انتہی کیون اسی دشمن مرتضوی
العیاذ باللہ حضرت نبوی کی نسبت بہی تو یہی کہیگا کہ اوسوقت جلال ہاشمی کہان گیا تہا کہ کفار نگونسار خصوصاً عقبہ
نا ہنجار کو ہراس نہوا اور وہ شمشیر غلاف مین ہتی یا کوه قاف مین یا قبضہ ٹوٹا تہا یا زنگ لگ گیا تہا یا جنگ جمل
کیواسطے حضرت ام المومنین کی سپرد کی گئی تہی مدینہ کی شور وغوغا سنی مین تاب نہ آئی فوراً زیب گلو ہوئی اور
گردن زدنی کی بے ادب پاون رکہنی اور چادر سی گلوی مبارک خفہ کرنے مین کہان ہوائی گئی العظمۃ للہ کتنا
جہوٹ کا زور ہی ایک روایت خاتم رسالت شیر بیشہ شجاعت کو جبان بتاتی ہی اور ایک پہلوان لیس اگر وحید کا
عقیدہ ہی کہ یہ امور نباہ بخدا منافی شجاعت اشجع اولین و آخرین حضرت خاتم المرسلین نہی تو اسلام ہی سی دست بردار ہی

ہی اور اگر موافق عقیدہ صحیحہ شیعہ یہ کہی کہ انبیا اور اوصیا کی حالات اور معاملات کو اور ونکی حالات و معاملات پر قیاس نکرنا چاہئی جضرات ہر حال مین پابند مشیت الہی اور ہر امر مین مستحق اجر لاتنا ہی ہین جبا و انکا محض طاعت اور صبر انکا عین شجاعت ہی پہر حضرت امیر پر جو برا ہین پیرو حضرت بشیر و نذیر ہین کیون طعن و تشنیع لایعنی باین تیز زبانی کیجا رہی ہی حالانکہ آنحضرت صلعم کا حضرت امیر کو ما مور بصبر فرمانا اور یہین وجہ تسلط خلفا پر آپ کا شجاعت نہ کرنا یا ر لوگون کو خوب معلوم تہا جبہی اون بی اندامیون پر کہل کہیلی اور حضرت کا خوف بالکل اونکی قلوب سی جاتا رہا چنانچہ صاحب ریاض النظرہ جو اکابر اہلسنت سی ہی کتاب مذکور مین حضرت امیر سی ناقل ہی یہ کلام ہی سنتی اور یا در کہنی کی قابل ہی قال قال رسول اللہ صلعم یا علی کیف انت اذا زھد الناس فی الاخرۃ و رغبوا فی الدنیا و اکلوا التراث اکلا لما واحبوا المال حبا جما واتخذوا دین اللہ دغلا ومال اللہ دولا فقلت اترکھم وما اختاروا واختار اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ واصبر علی مصیبات الدنیا وبلویہا حتی الحق بک انشاء اللہ تعالی قال صلعم صدقت اللھم افعل ذلک بہ اخرجہ الحافظ الثقفی فی الاربعین خلاصہ اسکا یہ ہی کہ حضرت بشیر و نذیر نی حضرت امیر سی فرمایا کہ یا علی کیا حال ہو گا تمہارا جب لوگ چہوڑ دین گی آخرت کو اور رغبت کرینگی دنیا کی اور کہا جاوینگی میراث آل کو اور دوست رکہین گی مال کو اور دین خدا کو ضائع و برباد کرینگی اور مال خدا کو ہاتون ہاتہ لیجاوینگی حضرت امیر نی عرض کیا کہ مین اون لوگونکو اور جو وہ اختیار کرینگی ترک کرونگا اور اختیار کرونگا خدا اور رسول اور عاقبت کو اور مصائب و آلام اور بلوای عالم دنیا اور اہل دنیا پر صبر کرونگا تا اینکہ ملحق ہون آپ کی ساتہہ فرمایا سچ کہا تمنی پہر دعا کی بار خدایا کر تو علی کی ساتہہ ایسا ہی حافظ ثقفی نی کتاب اربعین مین اسکا اخراج کیا ہی تہی چونکہ اہل جمل و صفین مترو ک نہین ہوی بلکہ حضرت امیر نی بخوبی اونکی دار و گیر کی محاربات فرمائی اور جبابرہ بنی امیہ حضرت امیر کی شہادت کی بعد وجود مین آئی تو اب لامحالہ مصداق حدیث مزبور بجز از عہد خلفاء ثلاثہ اور کوئی زمانہ نہین ہو سکتا پس انہین حضرات کی تغلب اور تسلط پر حضرت امیر نی حسب اقرار خود و نیز بموجب دعای حضرت بشیر و نذیر صبر کیا اور یار لوگ خوب جانتی ہی کہ عہد و پیمان مرتضوی مین خصوصا جب بضمیمہ دعای حضرت نبوی ہو کبہی تخلف نہوگا اور کیسی ہی سختیان ان پر کیجائین گی اذیتین دیجائینگی کبہی زبان سی اف نکرین گی غیظ و غضب و شجاعت ہاشمی کو کام نفرماوینگی بلکہ داد صبر خدا داد و مکر و حق تسلیم و رضا ہی بجا لاوینگی اسی بہروسی اور اطمینان پر یہ شدت طغیانی اور دست درازیان

اوّل دنانی کی نہین ورنہ ان بزرگوار کی شجاعت تو طشت از بام اور غزوات عہد نبوی مین مشہور خاص و عام ہے
وعید بطلن عقل کی دشمن کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ وہ کہان نہ ایران مین تہی نہ قم اور کاشان مین نہ اوسکا قصبہ
تونا تہا نہ گوشی اوتری تہی بلکہ وہ رب اعلیٰ اور صاحب قاب قوسین او ادنیٰ کی حلقہ اطاعت مین تہی الموٴلفہ
یہ وہ کہان نہین ہے جو کھینچ کر خطا کرے کھینچنے کا حکم ہے جو نہ پائے تو کیا کرے بنیاد اعتقاد سے
لکھتی ہین سنیون کی محدث بڑے پیشاب کرتا تہا خلیفہ کہڑی کہڑی مانع اس امر سے ہوئے سردار انبیا لیکن نہ
اونکی قول پہ اونسے عمل کیا نہی جاری اوس خلیفہ کی عادت اسطرح کہتا تہا ہے ڈبر کی حفاظت اسطرح مقولہ
جہوٹہی کو کیا کہیے اقول بیان تو اسکی لیاقت اور دیانت کی قلعی بالکل کہل گئی یہ اپنی مذہب کی کتب سے البتہ نا طلب
ہے اب اس جہالت کی کوئی حد ہے حضرت عمر کا کہڑی کہڑی پیشاب کرنا پہلی اپنی کتب فارسیہ ہی مین دیکہ لیا ہوتا
جب نہ پاتا تب ہی شربت کا سا گہونٹ پیا ہوتا اور یہ کہا ہوتا کہ جہوٹہی کو کیا کہیے ہم کہتی ہین کہ وہ شوق سے
لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہیے عجب نہ ہے کہ وہ بیکار نجاسی کی ہر پہر کر اسی پر آپ کی آئی کہ روایت بول حضرت خلیفہ
بعض کتب فارسیہ اہلسنت مین جسکی تصریح آگی آتی ہے با ینعبارت وارد ہے و بول کردن ایستادہ یا از بقایا
عادت جاہلیت بود یا بجہت عذر یکہ او را عارض شدہ بود و در عذر عمر وجہ دیگر نیز گفتہ اند کہ وے گفتہ کہ استناد
بول کردن نگاہ دارندہ تر است و بر ایستادہ بود کہ در آنوقت او را علتی عارض بود کہ بدان ملاحظہ داشت کہ چیزی
از جانب دیگر بر آید با وجود آن نہی کرد از آن حضرت رسول عمر را چنانچہ در حدیث وارد شدہ یا عمر لا تبل قائماً
اور شہار فصیحہ مین گویا خلاصہ اسی روایت صحیحہ کا ہے قولہ ایسی اون بڑی بڑی مجتہدون کا نام کیون نہ بتایا اونہو
یہ ہم کیا جانتی تہی کہ تم اپنی مشہور مجتہدون کو بہی نہین جانتی اور نہ اونکی تصانیف دیکہی ایسی مشہور روایت سنی پہر بہی
جہالت مناظرہ پر آمادہ ہو گئی بڑی شرم کی بات ہے جواب سنو اون بڑی محدث کا نام جنسی ہمنی یہ روایت نقل کی
ہے شیخ عبدالحق ہے قولہ وہ کہان کی ہین اقول بتقریب اختیار اسکی جہالت پر ہنسی آتی ہے ارے بی خبر سے
دہلی جو ایک شہر ہے ویران ہو گیا وہ رہنی والی ہین ادہی ادہری دیار کی قولہ اور کس کتاب مین یہ روایت
لکہی ہے اقول شرح مشکوٰۃ شریف مین [illegible] کنز العمال وغیرہ دیگر کتب معتبرہ اہلسنت مین ہے یہ روایت وارد
کا لکہنا اوسکا بیکار ہے فارسی ہی سمجھی تو [illegible] عبارت عربی کا سمجھنا تو بہت دشوار ہے قولہ تمہاری بناوٹ

ہی جو صحابہ رسول مقبول پر بی ولیل الزام ہی ے کون سنتا ہی کہانی تیری ای یار غلط کیوں لعل میں لیتی
تو طومار غلط اقول جب شرح مشکوٰۃ میں دیکھی کا تب آنکہیں کہلیں گی اور دیکھنی پر بہی اگر اسکی نزدیک صحابی
رسول مقبول پر بی ولیل الزام ہی اور بناوٹ کا کام ہی تو یہ ایسی ہی مجتہدوں کی بناوٹ اور ہیر پہیر اور زیادہ
شارح مشکوٰۃ کا اندہیر ہی او نہیں سی اسکا انتقام لی بلکہ اپنی شور ذکور کو یوں اولٹ دی ے تو نی کس شخص
پہ کی بول کی بوچہار غلط کون سنتا ہی کہانی تیری ای یار غلط بہ بنیاد اعتقاد ے کہو ریہ میں رفقہ خلیفہ
شر اکیا کتی نی ایک پاوں بہی اوسکا جدا کیا خلاصہ وحید خلیفہ سوم تین روز تک بعد شہادت شر اکی
اور کتی نی ایک پاوں بہی جدا کر دیا قولہ جہوٹی پر خدا کی مار پنجتن کی ہیکار کتب اہلسنت سی بخز توقف دفن
اسکا ثبوت لاو ورنہ طوق لعنت اپنی گلی میں لٹکاو اقول یہ ہر جگہ اپنی جہالت سی منہ کی کہاتا ہی یہ باتیں بنا
جاتا ہی خیر ہم بتائید الہی کتب اہلسنت ہی سی اسکا ثبوت لاتی ہیں اور طوق لعنت جہوٹی کی گلی میں لٹکاتی ہیں
حیوۃ الحیوان دمیری شافعی اور نہایہ ابن اثیر میں ہی کہ حضرت عثمان بعد واقعہ تا گزیر تین روز تک دفن نہیں
ہوی اور نہ اون پر کسینی نماز پڑہی اور تاریخ الفی میں ہی کہ میت عثمان مقام حش میں ڈال دی گئی اور اسیجگہ
رہی کہ کتوں نی ایک پاوں کہا لیا اور شرح نہج البلاغہ حدیدی میں ہی کہ جب دختر عثمان نی اپنی باپکی لاش
پر نوحہ کیا تو طلحہ وغیرہ نی ڈہیلی ماری اور حضرت عثمان کو جو خطاب حضرت عائشہ نی دیا تہا وہ کہکر پکاری اسیطرح
دیگر اکابر اہلسنت مثل واقدی وغیرہ نی لکہا ہی کہ بعد واقعہ عثمان تین روز تک تمامی اہل مدینہ اور اکابر صحابہ
اونکی میت کو ایک مزبلہ پر پڑا رکہا کہ طعمہ کلاب شغال ہوی او کسینی اہل اسلام میں سی اونکی تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ
پر التفات نہ کیا بلکہ اگر خویشان عثمان سی کوی ارادہ اسکا کرتا تہا تو وہ لوگ مانع ہوتی تہی تا اینکہ مروان نی تیسری روز
میت مزبلہ سی اٹہا کر مقابر یہود میں دفن کی انتہی محصل ما فی ہذہ الروایات اب استعلام بر حاشیہ وحید کا جواب
واضح ہو گیا کہ میت عثمان کا مقابر یہود میں دفن ہونا اوسکی مورخین او علما ہی لکہ گئی ہیں پس یہ اعتراض جناب
مفتی صاحب پر نرہا بلکہ جو کچہ اونسی کہا اپنی علما کی نسبت کہا چنانچہ نہایہ میں ہی کہ منجملہ اوصافی کا لیحہ سیارہ معلوم
حش کوکب میں دفن ہوا بعد اسکی تحقیق لغت حش میں جو عبارت نہایہ میں لکہی ہی وہ اس معتبر قوم کی شرمیں
دینی کو کافی ہی قال و فیہ ان ہذہ الحشوش محتضرۃ ای تحضرہا الجن والشیاطین یعنی الکنیف و مواضع

حاشیہ وحید

قضاء الحاجة الواحد حش بالفتح اصله من حش البستان لانهم كانوا يتغوطون في البساتين انتهى مختصراً اسكا
ہی کہ حشوش مقامات حضور جن وشیاطین اور مواضع قضاء حاجت ہین اب کہتے ہین یہ عالی فہم قضاء حاجت سی حاجت
سوائی نہ سمجھی بلکہ پاخانہ پہرنا مراد ہی واحد اسکا حش ہی بالفتح اصل اسکی حش البستان ہی اسلیے کہ عرب اکثر باغونمین قضاء
حاجت کیا کرتی تہی پس خلیفہ ثالث ایسی مقام مین دفن ہوی نہ بقیع مین بلکہ کلام ابن ابی الحدید فدفن في الحائط ہنا ک
سی صاف ظاہر ہی کہ جنت البقیع اور اس کورستان مین ایک دیوار حد فاصل تہی کہ حضرت خلیفہ اوس مقبرہ کی دیوار مذکور
مین دفن ہوی اور اگر اس مطلب کی زیادہ توضیح اور تصریح منظور ہو تو حجج الکرامۃ مولوی صدیق حسن قنوجی بہوپالی
کی صفحہ ۱۹۳ مین یہ عبارت دیکہی در شبانگاہ آنروز کہ اورا قتل کردہ بودند جبیر بن مطعم وحکیم بن حزام وعبد اللہ
بن الزبیر وبعضی دیگر از اصحاب آمدند واورا یعنی میت عثمان را از انجا کہ افتادہ بود برگرفتہ بہ بقیع بردند واز دفن او
درینجا نیز جماعہ از ایشان مانع آمدند تا در حش کوکب کہ بستانی بود در شرقی بقیع تعلق بابان بن عثمان داشت بردند وجبیر بن مطعم
وجماعہ دیگر با وی نماز گزاردند ودر ہمو ضع قبری حفر کردند واورا در وی نہادند ودر وی را بر بالای آن افگندند ودفن
اورا بآن پوشیدند وبرگشتند وابن حش کوکب موضعی بود خارج بقیع کہ مردم از دفن موتی در وی کراہت میداشتند
آوردہ اند کہ روزی عثمان رضی اللہ عنہ درانجا استادہ بود وی گفت باشد کہ مردی صالح ہلاک گردد ودرینجا مدفون شود
بدانجہت مانوس مردم شود واول کسی کہ دران زمین مدفون گشت عثمان بود رضی اللہ عنہ بعد از وی مروان در وقتیکہ از
جانب معاویہ عامل مدینہ شد آنموضع را داخل بقیع گردانید انتہی پس یہ حمید کا حاشیہ محض ہیچ ولچر ہی محققین اہلسنت بہی
پکارتے ہی کہتی ہین کہ حضرت عثمان بقیع مین دفن نہونی پائی اور مجبوری اونکو تین روز کی بعد پوشیدہ حش کوکب مین جو
خارج از بقیع ایک مقام عرب کی پاخانہ پہرنیکا تہا دفن کیا اور اوسپر ایک دائرہ گرا کر چہپا دیا بعد اسکی جو مروان نی عہد معاویہ
مین اس موضع ناپاک کو جنت البقیع مین داخل کرکی یہ گوہ کا ٹوکرا اپنی سر پر لیا اس سی دفن عثمان بقیع مین ہرگز نہ سمجہا
جایگا اور نہ بقیع کہ جسمین مزارات مقدسہ حضرات معصومین ہین حش کوکب اور نہ حش کوکب کبہی بقیع کہلای گا
علاوہ جس موضع مین کہ لوگ دفن موتی سی کراہت کرتی تہی اوسی کی نسبت حضرت عثمان نی خاص اپنی دفن کی پیشین گوئی
کی وحید الفہم براہ نادانی یہ کرامات عثمانی کیون میٹ رہا ہی اور جنۃ البقیع مین اونکی دفن ہونیکا جو بہاد عوے
کرکی مروان کی ٹوکرا کا گوہ یہ کیون سمیٹ رہا ہی اب اس بالاغرائی لایعنی کو بشرط حیا مولف تمامی نی جانی ہمارا کہنا مانی

قوله اب ہماری سوال کا جواب دو کہ امام حسینؑ علیہ السلام کی نعش پر معرکہ کربلا میں کیا گذرا اور کتنی روز لاشیں بیکفن
پڑی رہی اور کیا کیا بےادبی اشقیانے اوسکی ساتھ کی اقول ابتدا اگرچہ قوم یزید نے بدعوی خون عثمان حضرت امام حسین
کو شہید کیا اور وحید مرید یزید نے اہانت نعش خلیفہ کا قصاص نعش حضرت امام علیہ السلام سے لیا اب اسکا جواب
سنیے کہ نعش پاک نور دیدۂ صاحب لولاک مع لاشہای دیگر شہدا علیہ وعلیہم آلاف التحیۃ والثنا زمین کربلا پر تین روز
اور بنا بر مشہور چالیس روز تک افتادہ رہی مگر یہ افتادگی بمصلحت اعلان رفعت شان حضرت امام زمان تھی چنانچہ
بموجب روایات مقاتل فریقین انواع کرامات ومعجزات اور غرائب امور اوس نعش مقدس سے ظہور میں آئی رسے
دن کو طائران اولی اجنحہ اپنی پروں سے اوسپر سایہ کرتی تھی رات کو ستارے آسمان سے ٹوٹتی تھی ہوا تھا اور جنون
مرثیہ پڑھتی اور نوحہ وماتم کرنیکی آوازیں آتی تھیں حضرت آدم ونوح وموسی وعیسی حضرت سید انبیا کی ساتھ تشریف لائے
تھی اور بکمال درد ویاس جثہ بلاراس امام اشرف ناس کو اپنی اپنی سینوں سے لگاتی تھی اور نوحہ وزاری بیحد اور
اونکی قاتلوں کی حق میں دعای بد فرماتی تھی ودرندے اوس جثہ مقدسہ کی حفاظت کرتی تھی جب ہوا چلتی تھی تو تمام
صحرای کربلا اور وادی نینوا رائحۂ مسک وعنبر سے مملو ومعطر اور تاریکی شب میں اوسکی نور خداداد سے روشن اور منور
ہو جاتا تھا اشقیا کی لیے اولی یعنی بعد شہادت گھوڑے دوڑانی وغیرہ جو سزائیں حیرت الناظرین دنیا میں علاوہ عذاب الیم
یوم الدین ہوئی اوسکو اور کتب درکنار اپنی پیر ومرشد کی سر الشہادتین میں بھی دیکھ لو اور اگر عبارت عربی نہ سمجھو تو اوسکے
ترجمہ کو بغور دیکھو اور اپنی کج فہمی سے ایک کو دوسرے پر قیاس نکرو ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک اب اگر کچھ بھی
حیا وغیرت ہو تو جیسا ہم نے تمہاری سوال مہمل کا جواب دیا ویسا تم ہماری سوال لاطائل کا جواب دو کہ حضرت عثمان کی نعش
کیوں تین روز تک مزبلہ پر پڑی رہی اور طعمۂ کلاب وشغال ہوتی رہی اور اہل مدینہ نے کیوں میت خلیفہ کی تجہیز نہ ہونے
دی اور اکابر صحابہ نے باوجود نص حرمۃ المسلم اعظم من حرمۃ الکعبہ باوصف کلہم عدول ہونے کی کیوں اس حکم
سے عدول کیا اور خود متولی دفن وکفن ہونا کیسا بلکہ خویشان عثمان کو بھی اونکا گور وکفن کرنے نہ دیا اور سبب اسکا ظاہر
یہ ہوا کہ حضرت امیر نے پہلی تو بنا بر روایت ریاض النضرۃ واقعہ قتل عثمان سنکر لیشیت تم وام سافا العدلیسی ... العقل
کہ حضرت امام حسن کی رخسار نازک پر طمانچہ مارا اور حضرت امام حسین کی سینہ پر گھونسا لگایا اور لڑکا یہ فرمایا کہ تم
دروازے پر موجود رہے اور لوگوں نے امیر المومنین یعنی عثمان کو قتل کیا پھر بعد اس جوش وخروش کی ایسی ساکت اور خموش ہوئی

تین روز تک خبر ہی نہ لی کہ امیر المؤمنین مقتول پر صحابہ عدول کی ثابتہ ہی کیا گذری اور اگر بغرض محال کہے
کہ قتل عثمان کی خوشی خانہ گزین ہوئے تو یہ بھی نہ بنیگا اسلئے کہ یہ تو خود اوپر کہہ چکا ہے کہ حضرت امیر اہلسنت کی نزدیک
کرار تہے نہ معاذ اللہ خائف و فرار حضرات شیخین کے دوست وفادار تہے نہ تقیہ نامعقول کے سزاوار پہر اوس وقت جلال
ہاشمی کہاں گیا تہا کہ قتل عثمان کی خبر سنتے ہی تاب نہ آئی حسنین کو خلاف عادت بلا قصور مارا ابن طلحہ و ابن زبیر کو
ملامت کیا [illegible] شورے پہر یہ بات کیسی ہوئی کہ تین دن تک [illegible] خوف کے قدم گہر سے باہر نہ نکالا تجہیز و
تکفین کیسی نماز جنازہ [illegible] ایسا یعنی میت خلیفہ کو ٹیڑی کہنی سے جیفہ بنایا سڑ ڈالا پہر اسپر بہی صبر نہ آیا تا اینکہ اونکی
نسبت قتلہ اللہ فرمایا جاتا ہے یہ وہی علی ہیں جو ہمراہ جنازہ [illegible] مدینہ سے مدائن جا کر حضرت سلمان فارسی کے
تجہیز و تکفین کر آئے اور واقعہ عثمان میں تو اپنے شہر کا معاملہ تہا [illegible] جانا تہا نہ آنا اور نہ طے منازل بسبب میں زحمت
اوٹہانا فرض کیا کہ بغلط مشہور واجب کفایہ تہی اور بعض سنت لیکن جب کوئی خبر نہ ہوا تب تو آپ پر تمام اور انصرام اون
امور کا لازم تہا جنکو صاف [illegible] ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible] اہل بیت کا لاہی آپ وحید کو چاہئے کہ [illegible]
جواب ان جملہ شقوق کا بہت سرسری سمجھ لیجیے **قولہ** اور قاتل امام جناب امیر کا کون تہا **اقول** شاید کیا
اس بات کا ہے کہ تہا بر مشہور حضرت ام البنین زوجہ امیر المؤمنین اوسی قبیلہ سے تہیں جسمیں شمر ملعون قاتل امام تہا
[illegible] نسبت دشمنان اہلبیت حب حضرت بشیر و نذیر کی سالی ہاسری ہونیکا بنا بر خصوص و خاصت عاقبت اعدائی
[illegible] لحاظ نہیں کرتے تو بہلا امیر کی سالی سسری ہونیکا کیا لحاظ کرین کے اہلسنت البتہ والدین ماجدین پیغمبر و امام کی
[illegible] اہلبیت کی محض بغرض فاسد باتیح وجہ صحابیت اور اس قسم کی رشتہ داری باوصف عداوت وانواع مظالم
[illegible] شرور وفسق وفجور رعایت اور حمایت کرتے ہیں خصوصا معاویہ و یزید جو بالاعلان دشمن خاندان اور قاتل
[illegible] رسالت تہے اونکی حق میں جو کچھ [illegible] یہ فرقہ کرتا ہے ناظر کتب قوم پر مخفی نہیں اور یزید کی مظالم کا کیا ذکر
اونکی باپ نے اہلبیت کی نسبت کس بات میں صرفہ کیا تا اینکہ بموجب روایت ربیع الابرار حضرت امام حسن کو بتوسط جعدہ
ملعونہ زہر دیا پہر آپکی شہادت پر تکبیر خوش ہوہو کر کہیں سجدہ شکر ادا کیا اب خود ہی سمجھ لی کہ قاتل امام حضرت بشیر و نذیر
کون تہا **قولہ** اور بلانے والے کوفہ سے شیعہ علی تہے یا شیعہ عمر ۵ گویا وہ جو سچ بولو سند ہوسکی جو معقول [illegible]
اقول جواب اسکا بالتفصیل موجب تطویل ہے مگر بعبارت مختصر حضرت سید حضرت سلطان العلماء طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ

اس مقام میں کافی اور وافی ہی کہ احدی از عقلا فضلا من الفضلا تجویز نمی نماید کہ مثلاً اہل دین کہ مستحق خلود
نار بہ سبب شیعیان اند معدود شیعہ باشند چہ ہو توای کریمۂ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی و بدلول
قاعدہ مسلمہ کفرہ وجوب محبت اہل بیت از ضروریات دین و منکرش ولو فعلا از دائرۂ اسلام خارج و باغی امام
یعنی الخاص پس چگونہ کافر را شیعہ حقیقی قرار توان داد انتہی ما افادہ واجاد پس معلوم ہوا کہ بلانی والی کوفہ سنی اور
قتل امام کے شیعہ حقیقی علی تھی نہ شیعہ حسن بلکہ شیعہ آل ابو سفیان ۔ از حسب اطلاع شما ہم صاحب شیعہ اولی ہیں نہ سبحان اللہ
اہلسنت مقلد عترت کی رعایت یزید پلید کی حمایت کریں شہادت امام پر اوسکی خوش ہونی کی تاویلیں فرماتیں مستحق
دعا بی اللہم اغفر للمومنین جا کر اوسکو مومن بنا لیں میں شبہا پی جیسے وہ بنا رہی ہی کہ خاص قاتل حسین سلی جاتو
لیتی ہیں اور ابن سعد نحس و شوم اور شمر ملعون و ظلوم پر بھی جلم ثقات رواۃ جاری ہی پھر اسپر نہ کچھ ننگ نہ عار بلکہ التحیت
ہونی کو تیار کبھی تو انصاف پر آؤ سچ بتاؤ کہ معاویہ و یزید کو سنی خلیفہ برحق اور امرائے اثنا عشر میں داخل جانتی
یا شیعہ اونکی منع طعن اور اثبات ایمان میں سنی جان دیتی ہیں یا شیعہ قاتل امام شمر نطفہ حرام کو بصراحت قتل امام
بموجب کلام ھو الذی قتل الحسین وھو تابعی ثقۃ سنی قابل اخذ روایت اور ثقہ جانتی ہیں یا شیعہ اثبات خلافت
یزید اور نفی امامت امام شہید کو سیوطی لم یقتلوا الحسین امر بل قتل فیل ذلک کی سنی قائل ہیں یا شیعہ نقل کفر کفر نباشد
اول خارج فی الاسلام الحسین بلکہ اس سی بھی بڑھکر ما قتل الحسین الا بسیف جدہ لان الخلیفۃ والحسین
باغ علیہ خاص حضرات اہلسنت کا اعتقاد ہی یا شیعیان عترت کا یہ بہت بڑی بڑی کی بہت یا ابن زیاد عینو تم
خانگی باپی چھپاؤ بہتیا و عقادی یہ قرآن بہت سی آگ میں رکھکر جلا دی پانی میں جوش کر کی بہت
بہا دی قولہ جواب اسکا بشرح و بسط تحفہ میں موجود ہی ہمکو اوسکی اعادہ کی ضرورت نہیں اور حریحہ فہمی کا یہ
ہو تو اپنی کتاب کی سند بھی لو روی الکلینی عن زید بن جھم الہلالی عن الصادق علیہ السلام انہ قراہ ولا تکونوا
کالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان یکونوا ائمۃ ھی ازکی من ائمتکم
فقلت جعلت فداک ائمۃ قال ای واللہ قلت ائمۃ فقال ارنب قال وما اربی واومی بیدہ فطرحہا
انتہی بیان آپ کی یہ بیت بلی یہ ہی وہ فصاحت سہی کہ جو لاجواب ہی لا ریب کتاب خدا کی کتاب ہی
یا وہ جو جلایا گیا اگر بیت اول صحیح ہی تو معلوم ہوا کہ جو جلایا گیا وہ قرآن نہ تھا اور بیت ثانی میں آپ جھوٹی ہیں

اور جو بیت ثانی صحیح ہی تو بیت اول آپ کی دروغ نویسی پر براہین کی اور خدا کا کلام وانا لہ لحافظون باطل ہو کر الزام
ذات احدیت پر آتا ہی دونو طرح سی آپ کی کلام نی آپ کو جھوٹھا بنایا ہے ہی اگر جلانی کا نام لو تو وہی الزام امام کو دو اگر
ایک محرق القرآن ہین تو دوسری مسقط القرآن ہوی **اقول** رد جواب تحفہ مسروقہ شریعہ و تشیید المطاعن وغیرہ میں
مفصل و مکمل موجود ہی مگر تم معذور ہو کہ تمہاری عقل و فہم ہی مفقود ہی خیر بدعت حضرت عثمان یعنی احراق قران
کی ثبوت مین اپنی بہت بہاری کتاب صحیح بخاری کی سند ہمسی لو لیکن ہم اس روایت طویلہ کا ایکہی فقرہ با ترجمہ لکہتی ہیں
کہ تمکو صحیحین مین دفتہ ہو وامر ای عثمان بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق یعنی حضرت
عثمان نی بجز اوس قرآن کی جو خود مرتب کیا تہا باقی کل قرآنونکی جلانی کا حکم کیا اور صاحب فتح الباری شارح صحیح بخاری
کا ہی کہنا ہو کرد و امر بحرق ما عداہ ای عن کل مصحف یخالف المصحف الذی ارسل بہ فذلک زمان حرق المصاحف
فی العراق بالنار یعنی حضرت عثمان نی حکم دیا کہ جو قرآن اونکی بہیجی ہوی قرآن کی مخالف ہوں وہ جلادی جاین
پس یہ وہ زمانہ تہا جسمین قرآن مجید عراق مین اگ سی جلای گئی اور شیخ عبد الحق دہلوی بہی شرح مشکوۃ مین فرماتی
ہین وظاہر آنست کہ آنچہ نزد حفصہ بود بعد از وفات وی عدہ رد نیز سوختہ شد یعنی اور سبب احراق مصاحف
یہی تہا کہ قرآن مرتب کردہ حضرت عثمان رواج پائی اختلافات قرات و ترتیب مصاحف متعددہ کا جہگڑا
بالکل اوٹہ جائی باقی اون مصاحف محرقہ کی قرآن ہونمین کیا کلام ہی اسیوجہ سی امام اہلسنت فخر رازی نی بجواب
طعن احراق قرآن نہایۃ العقول مین یہ عذر بارد نامقبول پیش کیا ہی واما احراق سائر المصاحف فذلک
بالحقیقۃ نہایۃ التعظیم لئلا یسقط المنبذ منہ علی الارض فینالہ نوع استخفاف یعنی لیکن جلانا تمام قرآنو نکا
پس یہ درحقیقت نہایت تعظیم ہی تاکہ اونمین سی پراگندہ ہوکر زمین پر نہ گری کہ ایک قسم کا استخفاف ہو پہنچی پس اگر وہ
مصاحف محرقہ مثل قران مروج کی قرآن نہوتی تو امام اہلسنت کبہی اونکی تعظیم واکرام مین یہ اہتمام نفرماتی اور کبہی لفظ
مصاحف کا اطلاق اونپر نکرتی اور نہ استخفاف سی بچاتی پہر بہی اگر قرآن جلانی سی انکار کی لو تو یہ الزام اپنی امام
کو دو مگر وہ الزام نہ کہاینگی بلکہ باتفاق دیگر اکابر جو اثبات احراق قرآن مین اونکی ہمداستان ہین تمہین کو
جہٹلاینگی پہر کیف بنا و مستفاد کی دونو بیتین صحیح ہین اور مصاحف محرقہ و غیر محرقہ دونو مصداق ذلک الکتاب
لاریب فیہ ہین اور بیت اول و ثانی مین نہ کوی تخالف ہی نہ منافات ہی پہر قول بیدل وحدکہ اگر بیت اول

ہیچ ہی تو معلوم ہوا کہ جو جلایا گیا وہ قرآن نہ تھا مجذوب کی بڑ اور خرافات ہیں اگر فصاحت قرآن اور عدم احراق
جن کی بتلاتی ہیں تو اوسکو بیان کرو اور اگر نہیں ہی تو تم دونو عوضیں اپنی قول سے آپہی جھوٹی ٹہری اور [illegible]
مصاحف کی جلائی سے اگر کلام خدا و انا له لحافظون باطل ہوکر الزام ذات احدیت پر آتا ہی تو اہل سنت اون کی [illegible]
جنکا دین و ایمان اثبات حرق قرآن بلکہ اوسکو کمال تعظیم و تکریم قرار دینے سے خاک سیاہ ہوا جاتا ہی شیعہ تو
اپنی دین میں تو یہ کلام حق برحق ہی اور قرآن جمع کردہ حضرت امیر جسکی ترتیب بقول ابن سیرین وغیرہ مطابق نزول
ہی اور جو تعین علم کشتیبا حضرات ائمہ اہل بیت کی پاس محفوظ رہا اور بنابر ارشاد سید کونین و مفاد حدیث ثقلین
قرآن و اہل بیت میں کبھی جدائی نہیں ہوئی اور نہ تا قیام فزع اکبر اور ورود حوض کوثر اون میں افتراق ہوگا
اور اس زمانہ میں وہ حضرت حجت خدا صاحب زمانہ کی پاس موجود اور خدا قرآن اور بقیہ عترت سید الانس و جان
دونوں کا حافظ ہی رہا یہ قرآن مروج بس اگرچہ اوسکی ترتیب موافق تنزیل نہیں اور بموجب تصریحات فریقین فی الجملہ
آیات نقصان بھی ثابت ہوتا ہی لیکن جسقدر ہی بلا شبہ کلام خدا اور واجب العمل ہی اور ہم بغیبت امام عصر
اسی کی نسبت پر مامور ہیں اب روایت کلینی علیہ الرحمہ میں خیانت کرنے کی شکایت اور اصول کافی کی کتاب الحجۃ
باب الاشارة والنص على امير المؤمنين میں بایں الفاظ یہ روایت ہی محمد بن یحیی عن محمد بن الحسین عن محمد
بن اسمعیل عن منصور بن یونس عن زید بن الجہم الہلالی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعته یقول لما
نزلت ولاية علي بن ابي طالب كان من قول رسول الله صلعم سلموا على علي بامرة المؤمنين فكان مما اكد الله عليهما
في ذلك اليوم يا زيد قول رسول الله صلعم لهما قوما فسلما عليه بامرة المؤمنين فقالا امن الله او من رسوله يا
رسول الله صلعم فقال لهما رسول الله صلعم من الله ومن رسوله فانزل الله عز وجل ولا تنقضوا الايمان بعد
توكيدها وقد جعلتم الله عليكم كفيلا ان الله يعلم ما تفعلون يعني به قول رسول الله صلعم لهما وقولهما
امن الله او من رسوله ولا تكونوا كالتي نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا تتخذون ايمانكم دخلا بينكم ان
تكون ائمة هي ازكى من ائمتكم قال قلت جعلت فداك ائمة قال اي والله ائمة قلت فانا نقرأ اربى قال ويحك
ما اربى واومى بيده فطرحها انتهى بقدر الحاجة اب عبارت مذکور کتاب و کلینی سی واضح ہوگیا کہ میان وحید لکھنوی
حضرات کو جنمیں حضرات شیخین کا ذکر خیر ہی بالکل اڑا دیا [illegible] ابتدا کی وہاں پر فقط انہ قرأ اور جہاں پر ختم کیا وہاں نقطہ

اهانۃً اپنی طرف سے بڑہایا کیونکہ دونوں شد ہیر خیال آیا کہ وحید نے سوا دسی یہ تسوید بیت بعید ہی کہ وہ بسبب قلت لیاقت اس
علم کا رہی ہی عاری ہیں [illegible] صاحب تحفہ کی یہ کارگزاری ہی خدا کی قدرت سے وہ ال مسروقہ مطبوعہ دہلی ہی وہ کتاب
[illegible] ہی چند وقتوں جو وحید خود غلط نے غلط سلط لکہی ہیں اوسی اضافہ کی ساتہ لکہی
[illegible] فراست [illegible] صاحب تحفہ پر لکہی [illegible] اونکی جناب ہوا [illegible] وحید بیچارے نے شاہ جی کی اغماض
اور [illegible] پردہ ہو گیا [illegible] خود شاہ صاحب کو یہ بہی خیال نہ آیا کہ ضمیر مونث نطفہ کیطرف ہی توجہ قرآنی اور
بر خلاف قرآن او [illegible] مگر قرآن کا تو حدیث پر جس کا ہین ذکر ہی نہیں پہر انقلاب ہی ہبود اور مثل مخالفہ
[illegible] مردود ہو جاتا [illegible] کیف چونکہ لفظ نطفہ مونث سماعی ہی لہس ضمیر مونث نطفہ ہی کی او سکی طرف پہرتی ہی اور
مرجع ہی اوسکا [illegible] گذشتہ وقت تکلم خصوصاً جب کسی امر غیر مرضی میں کوئی اصرار اور بحث کریں تو اسکا بلا تامل
اگر [illegible] رسوم و معمول ہی سو وہ یہ ہی حضرت امام علیہ السلام نے بہی سائل کی تعجبانہ تکرار استفسار
اور بحث و تکرار پر فرمایا [illegible] کی سعادت قرآن کا [illegible] ہین آس غبانہ پاس کہا بسم اللہ الامم
[illegible] اورکو قرآن کا جلد [illegible] گشتہ اپنے خیر آباد **قولہ**
[illegible] امام [illegible] **اقول** [illegible] نان و آتش کندہ
[illegible] اور آدم بازاری ہی بیزاری ہی سزاوار ہی مگر
بصورت کیا جاتا ہی [illegible] صاحب کا محرق القرآن ہونا تو معتمدین اہلسنت نے بیان کیا اور حضرت امام کا مسقط القرآن
ہونیکا پر وہ مرید یعنی [illegible] وحید دونوں نے بہتان کیا اس افترا پردازی اور [illegible] سازی پر بہی جو متنبہ ہوتے
[illegible] بلکہ [illegible] اور سیر عتبہ بن ربیعہ والی [illegible] سے منبجہ کیا ہی [illegible] گفتگو کا اماموں پر جو تہمت
[illegible] منسوب جاتی جو وہ حاکم تہا شام کا جسکا سگا نزدیک ہی قاتل امام کا **قولہ**
[illegible] سلام علی ادخل فیہ من الزیغ والاعوجاج جسکو جناب ابو الائمہ ابنا بہای بتا شت
اوسکو جو شخص ایسا کلمہ [illegible] وہ خود لطعنہ حرام ہی اور منکر قول امام **اقول** یہ معجزہ تو اخوان مسلمان کبہی نہ بہی
سر کیا گیا مگر الحمد للہ کہ وعدۂ سابقہ کی ایفا کا وقت آگیا ہیں متوجہ ہو کر سنئے کہ حضرت امیر نے ابتدائی خطبہ میں قبل
از عبارت مرقومہ بہ تفصیلات طیبات ارشاد فرمایا ہی ان لم تفعلوا عند رفعہم المصاحف حیلۃ وغیلۃ و مکرا و

وخدیعۃ اخواننا واہل دعوتنا استقالونا واستراحوا الی کتاب اللہ سبحانہ اس کلام بلاغت نظام سے ظاہر ہے
کہ مسلمین عہد حضرت امیر اخواننا کا اطلاق اہل بغاوت پر کرتے تھے لہذا آپ نے بھی معاشاۃً معہم اخواننا فرمایا
مگر اسمیں اہل بغاوت کی کچھ فضیلت نہیں ہے چنانچہ عنقریب معلوم ہوگا علی ہذا اطلاق اسلام بھی باغیوں پر بمقابلہ
مشرکین وعبدۂ اصنام کیا جاتا تھا چنانچہ ابن ابی الحدید شارح نہج البلاغہ نے شرح خطبہ مذکورہ میں اسکی تصریح
اسطرح کی ہے فان قلت انہ قال نقاتل اخواننا من المسلمین وانتم لا تطلقون علی اہل الشام المحاربین له
لفظۃ المسلمین قلت انا وان کنا نذہب الی ان صاحب الکبیرۃ لا یسمی مؤمنا ولا مسلما فانا نجیز ان نطلق
ہذا اللفظ اذا قصدنا به تمییزہ عن اہل الذمۃ وعابدی الاصنام انتہی اس کلام عمدہ سے بخوبی ثابت ہوتا
ظاہر ہے کہ اطلاق اسلام بغاۃ اہل شام وغیرہ پر برسبیل حقیقت نہیں کیا جاتا بلکہ بنا بر قصد تمییز انہیں اہل ذمہ وعبدۂ اصنام
وامثالہم سے انہ مجازاً اطلاق اسلام ان پر کیا گیا ہے پس ایسی اخوت اور اسلام سے باغی [illegible] کی [illegible] خود [illegible]
نہیں ہو سکتی [illegible] فخر وسیادت [illegible] العمات کا کام ہے [illegible] بعض حضرات [illegible] بعض حضرات [illegible]
نور اللہ مرقدہ ذکر کئے جاتے ہیں کہ وہ اہلبیت اطہار کی نسبت کیا خوب فرماتے ہیں [illegible]
باغیان ندانسته باشد ہمچنانکہ خواندن کافران [illegible] الی عاد [illegible] واذکر [illegible]
واذکر اخا عاد وامثال آن دلالت بر سلامت ایمان ندارد [illegible] در [illegible] وجود [illegible]
بنو [illegible] مصاحب گوید وخارجی [illegible] اگر چه علی او را برادر خواند وان الذین امنوا [illegible]
واحلال باشد که امانت واذا لہم الذین کفروا [illegible] باشد و رضی اللہ عنہم [illegible] رضای آبد
بپدر که من نکث فانما ینکث [illegible] مشعر ببدی نباشد وقول اخواننا انکاه دلالت [illegible] کہ بغوا
علینا ورذیل نباشد انتہی افاد واجاد اور لطفہ حرام کو خدای علام خوب جانتا ہے [illegible] ذریعے میں
وحید جانتا ہے بہرکیف یہ کلمہ حاکم شام کی نسبت خود جناب مفتی صاحب نے نہیں فرمایا بلکہ ثابت ہے کہ کتب معتبرہ میں آیا
ابو المنذر کی کتاب مثالب میں یہ طرفہ مطالب دیکھے کان معاویۃ لاربعۃ الی ان قال وکانت ہند امۃ من
المعلمات المغ [illegible] بیان [illegible] وحید والد ماجد [illegible] ابو المنذر کی [illegible] عبارت [illegible] ان جاریہ کی
تفصیل اور شرارت نہ ترجمہ فقرات نہ شرح علامات بلکہ ان سب باتوں سے منہ موڑا وحید ہی [illegible] عہد [illegible]

چھوڑا اب بیان بھی اپنی لقمہ بابا اور اسکا قول اسکی بعض اکابر یعنی ابو المنذر وغیرہ پر صادق آیا اب اسکی ساتھی
ابو المنذر کا منادی پکارتا ہی کہ کیسا ہاتھی اپنی ہی فوج کو مارتا ہی قولہ یزید کی سگی ہونی سی امیر معاویہ خارج از
ایمان نہیں ابوطالب کی بیدینی بھی جیسا کہ تفسیر البحار و دمین ہی جنابا امیر کا نقصان نہیں اقول یزید
کی سگی ہونی سی نہیں بلکہ خلیفہ بحق اور امام وقت پر خروج و بغاوت اور محاربہ کرنی سی یہ خرابی آئی کہ ایمان
و اسلام نی رخصت پائی اور سپر طرہ یہ بھی ہوا کہ یزید پلید کی حمایت و رعایت کی اور اسکو اپنی حیات میں [illegible]
علی الفاسد اپنا جانشین کیا اہل حل و عقد سی اسکی بیعت کروائی اوسکی خلافت سراپا آفت کی [illegible]
ہوا کہ یزید کی سگی ہونی سی نہ صرف بلکہ اوسکی خلیفہ بنانی سی یہ نقصان ہوا اور حبیب اللہ و دشمن خاندان نبی [illegible]
ابی حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کو جو بڑی مربی اور سرپرست اور عضد رسول مقبول تھی اور اسلام [illegible]
تصریح حضرت امیر و نیز بقول ابن اثیر علماء اہل بیت کی نزدیک ثابت و برقرار اور بمقتضای نص [illegible] فی ما کنت
متخذ المضلین عضدا اور بموجب اشعار ایمانی ع وابیض یستسقی الغمام بوجہہ ثمال الیتامی [illegible]
و آشکارا ہی بیدین کہا تو ہمکو کہ اپنی نسبت سخت کلامی کا جاتا رہا پھر کیف ملای قزوینی علیہ الرحمہ کی چند ابیات
در بارہ مربی سید کائنات برعایت اختصار لکھی جاتی ہیں جو صاحب فضائح کی رد میں [illegible] فرمائی ہیں بحمد اللہ
اظہر کفر ابوطالب رضہ خواجہ ناجی را از کجا معلوم شدہ از انجا کہ چون رسول علیہ السلام طفل از [illegible]
و ہمہ اعمامش از وی تبرا کردند ابوطالب اورا بگرفت و بخانہ برد و تربیت کرد و خدمت بجا آورد تا بزرگ شد یا از انجا
کہ چون رسول دعوت کرد قوم را بدین اسلام و شریعت و احکام و ہمہ اعمام و خویشان از و تبرا کردند ابوطالب [illegible]
اہلبیت و شر کفار قریش و صنادید مکہ ظاہرا و باطنا از وی دفع میکرد یا از انجا کہ چون علی در نماز اقتدا بمصطفی صلعم
پسر دیگر خود جعفر را گفت یا جعفر صل جناح ابن عمک تا او نیز اقتدا کرد یا از انجا کہ در وقتیکہ ابوطالب نامہ [illegible]
می نوشت این ابیات غرا را در حق حضرت مصطفی گفتہ بالنیان نوشت ع تعلم ملیک الحبش ان محمدا نبی
کموسی والمسیح بن مریم یا از انجا کہ در مرض الموت کہ بجوار خدای تعالی میرفت و در وصیت حضرت رسالت این ابیات
نظم فرمود ع اوصی بنصر النبی الخیر مشہد علیا ابنی و شیخ القوم عباسا یا از انجا [illegible]
برادر ابوطالب در قید حیات بود حضرت رسالت را مہاجرت از مکہ حاجت نیفتاد و چون آن سید بزرگوار [illegible]

شہید ہو رفت رسول مختار را مہاجرت ناچار شد انتہی اور تفسیر ابی الجارود کی عبارت جو اسکی نسبت لکھی سو اسمین بہ دلالت
جبتک نہ لکھی یہ زبانی عبارت آپ کی ایسی باتیں شخص کی جسکی چوری اور دغابازی بیان ہوئی اور شخص مسلمان یہ
ہوتی آپ ہی قابل اعتبار نہیں اوسپر یہ دعوی کہ کہ حضرت ابوطالب کی نسبت سی کچھہ جناب امیر کا نقصان نہ
مگر امیر المومنین معاویہ اور دیگر اہل شام کی فقدان اسلام سی بسبب اخوت ضعیفہ آپ کا بڑا نقصان اور نہایت تعجب
سی ان هذا الشئ عجاب فلا یسعه الا الخوارج والنصاب ماشاء الله جب امام کی ابوت جیسی
قرابت کا نہیں حضرت ابوطالب کی کچھہ کام نہ آئی تو یہ اخوت برای نام حضرت معاویہ و دیگر اہل شام کی کیا کام آئیگی
بلکہ دغابازی پر ہی محاربہ امام کیا اور یہی رنگ لائیگی قولہ معاذ الله جسکو امام اپنا بہائی کہیں انکو اوس قدر
اور پہر یہی موجب ہو دو محب اہل بیت ہونی کو تیار خدا انکی قرب سی بچاوی ۵ صحبت مین نہ انکی کبھی
بس ذات سی کیا بچائی اقول جناب اسکا جواب تو ہو چکا خیر کہیں اور یہی سنو کہ حضرت امیر نی مثل اہل شام
خوارج بد انجام کو بہی بہائی فرمایا ہی حالانکہ اہلسنت بہی خوارج کو بسبب آخرت کا فر جانتی ہین بس یہی حال اونکا
ہی جانین انکی مسلوب الایمان کہنی کا برا نہ مانین ورنہ باوجود نص قطعی حربک حربی کفر محاربین امیر المومنین
انکار اونکی خلافت وامامت کا اقرار حضرت امیر کی پدر بزرگوار کی کفر پر مبالغہ و اصرار حضرات اہل بیت کا قول
اسلام مین انکی نزدیک محض بی اعتبار ہے اہل بیت کی دشمنوں کی دوست بلکہ ہمراہ دوست ہوکر اس پر
دی ... محب اہل بیت ہونی کو تیار خدا انکی قرب سی بچاوی انکی اولاد ... نہین ... ۵
ایسی ہی الزام سکو شرم آئی ... اعتقاد و ۵ بوبکر جب خلیفہ ہوا بعد
چہینا فدک کو فاطمہ زہرا سی کی جفا کہنی لگا کہ صدقہ ہی یہ حق ترا نہین مال نبی کو ترکہ بناتا ہو نہین
اہل بیت کو تاراج کردیا آل نبی کو قوت کا محتاج کردیا جبتک جیا نہین بنت رسول خدا ہی غمگین رہی
اور خفا رہی تا زندگی خلیفہ سی ہرگز نہ بات کی پہر کہہ گئین غیر ہی نکرنا وفات کی شیر خدا انکی حسب وصیت عمل کیا
بوبکر کو جنازہ پہ آنی نہین دیا آزردہ جسی ہو گئی دختر نبی تا حشر اوس سی راضی نہوگا خدا کبہی وحید
ان اشعار سی فقط اخیر کی چار شعر و حکایہ خلاصہ کیا قولہ اپنی زندگی بہر جناب سیدہ ناراض و ملول رہین اور
خلیفہ اول سی بات نہ کی جسکی دختر نبی آزردہ ہو اوسکی خدا راضی نہوگا حالانکہ کافی کلینی مین حضرت امام جعفر صادق

فرماتی ہیں ان العلماء ورثة الانبیاء وذلک لان الانبیاء لم یورثوا درهما ولا دینارا وانما اورثوا
من احادیثهم فمن اخذ بشیء منها فقد اخذ بحظ وافر امام کی قول سی ثابت ہوا کہ انبیا درہم و دینار کا
وارث ہی نہیں کرتی جب اسکا وارث نہ کیا تو زمین کا وارث کیونکر کرینگی اور پہر حصر کر دیا کہ اونکی توریث [illegible]
جب توریث انبیا علم میں حصر ہوگئی تو زمین جائداد کیونکر میراث میں آگئی سوای حضرت میراث [illegible]
کہان رہا اب بہی اگر آپ کی نزدیک نارضگی وقوت سی محتاج کر دینا باقی رہا تو [illegible]
تمام خیالی کو بہی گا دور کئی دیتا ہی وہ عبارت یہ ہی کہ جب دیکہا ابوبکر نی جبتک فاطمہ [illegible]
اور وہ کلام کیا بعد اسکی مقدمہ فدک میں گران گزری یہ بات ابوبکر پر تو ارادہ کیا اونکی [illegible]
اور کہا سچ کہا ای بیٹی رسول اللہ کی اپنی دعوی میں لیکن دیکہا میں نی رسول اللہ کو کہ تقسیم کرتی تہی فدک [illegible]
انکو اور محنت کرنی والونکو اوس میں سی پہر فرمایا فاطمہ نی تقسیم کر فدک میں جسطرح کرتی تہی باپ میری [illegible]
نی قسم خدا کی البتہ کرونگا میں اوسیطرح پس کہا فاطمہ نی ای اللہ گواہ ہو تو کہ [illegible]
تہی اونکو فدک سی اور باقی تقسیم کر دیتی تہی فقیروں اور محتاجوں اور مسافرونکو [illegible]
جناب سیدہ کی ظاہر کی اور قوت بہی خلیفہ اول نی دیا اور خدا ہی رضامندی سیدہ پر گواہ ہوا [illegible]
سے ساری خدشی تہی جس بہائی میں اوڑ گئی چٹکیاں بجانی میں **اقول** بلا شبہ [illegible]
تہی یا اہل مطبع نی غلط لکہا ہی صحیح اور کلام معصوم ہی لیکن غیر معصوم کی [illegible]
معلوم ہی جبہی اس حدیث شریف کا ذکر کیا ورنہ کلام امام ہمیں پر اوس سی استدلال [illegible]
تمہاری مضر اور ہماری مفید ہی اب ہم پہلی عبارت حدیث لکہتی ہیں پہر مطلب پر آئینگی [illegible]
اس کلام بلاغت نظام سی ہی تمکو سمجہا دینگی محمد بن یحیی عن احمد بن محمد بن عیسی عن محمد بن خالد عن
ابی البختری عن ابی عبد اللہ ع قال ان العلماء ورثة الانبیاء وذلک ان الانبیاء لم یورثوا درهما
ولا دینارا وانما اورثوا احادیث من احادیثهم فمن اخذ بشیء منها فقد اخذ حظا وافرا [illegible]
نفی میراث انبیا جو اہلسنت کا مطلب ہی ہرگز ثابت نہیں مگر صاحب تحفہ نی عوام کی دہوکا دینی کو نفی [illegible]
استدلال کیا اور ہم نی بہی بوجہ اپنی پیر کی قول کو صحیح مان لیا بڑی عقلمند ہو کہ [illegible]

باتین بہی آتی اب آنکہین کہول کر دیکہو کہ حدیث شریف کی ابتدا ہی فقرہ سی حضرت امام نی براہ اعجاز تم لوگون کی
شبہہ فاسدہ کو باطل کر دیا اور فرمایا بدرستیکہ علما ورثہ انبیا ہین پس چونکہ باعتبار حقیقت لفظ وراثت کا استعمال مال مین
ہوتا ہی یہ احتمال تہا کہ عوام گمان کرتی کہ علما انبیا کی مال کی بہی وارث ہونگی اور جب علما وارث مال کہلاتی تو خلفا
بہی وارث ہو جاتی پہر حدیث موضوعی لا نورث کی بہی کچہہ ضرورت ہوتی لہذا حضرت امام نی اس زعم باطل کو یون
نفی فرمایا ان الانبیاء لم یورثوا درہما ولا دینارا یعنی یہ وراثت یون ہی کہ انبیا نی علما کو درہم و دینار کا
وارث نہین کیا ابن ابی الحدید کی شرح نہج البلاغہ اور مروج الذہب مین مذکور ہی کہ لوگون کا اعتقاد یہ تہا کہ سوای بنی امیہ کی
اور کوئی پیغمبر کا وارث نہین و انما اورثوا احادیث بلکہ اونکو اپنی احادیث کا وارث کیا پس نفی میراث درہم
و دینار اور حصر میراث احادیث جو کلام امام مین خاص بنسبت علما کی ہی اوس سی نفی میراث درہم و دینار و زمین و عقار
بنسبت ورثہ حقیقی انبیا کی کب لازم آتی جو تمتی یہ طرحی جاتی سبحان اللہ حدیث معصوم مین تو نفی میراث مال
خاص بنسبت علما کی ہی تم لوگ عموما میراث انبیا اور خصوصا میراث سید انبیا کو خلاف نصوص قرآنی جو صریح وراثت
انبیا پر دال ہین مثل دوال بہات کی جتنا کی جاتی ہو امام کی طرف خدا و رسول سی بہی نہین شرماتی ہو اور اگر عمدا یہ جعل
نہین کی تو شاید یہ مغالطہ اس راہ سی ہوا کہ کلام امام لم یورثوا مین ضمیر مفعول جو علما کی طرف راجع اور محذوف ہی
شاید تم نی اوسکو مراد نہین لیا اور نفی میراث کو عموما ورثہ وغیرہ سی متعلق کر دیا حالانکہ یہ کار سودای محض علمی ہی
اصلی ہی اور حذف مفعول کلام فصحا مین بکثرت واقع ہی اور سیاق حدیث بہی اسپر قرینہ واضحہ ہی کہ حضرات انبیا علما کو
درہم و دینار اور زمین و عقار کا وارث نہین کرتی بلکہ اونکی توریث فقط اخذ احادیث مین منحصر ہی اس سی صاف
ظاہر ہی کہ ورثہ حقیقی حضرات انبیا کی کیا درہم و دینار اور کیا زمین و عقار اور بساتین و اشجار جملہ متروکات انبیا کی
وارث ہوتی ہین اور قدرت خدا تو یہ ہی کہ اکابر اہلسنت بہی علی الرغم حضرت صدیق اسکی تصدیق بنص قرآنی
کرتی ہین چنانچہ صاحب کشاف اور بیضاوی نی تفسیر آیہ اذ عرض علیہ بالعشی الصافنات الجیاد تصریح کی ہی
کہ حضرت سلیمان نی ہزار گہوڑی میراث پدری مین پائی تہی دیکہو اس جگہہ پر تو وارث اور مورث دونو انبیا سی ہین
پس اگر حدیث نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث صحیح ہوتی تو بعد وفات حضرت داود حضرت سلیمان کیون اونکا
متروکہ لیتی بلکہ وہ مثل صدقہ اون پر حرام اور وہ مال اور مانند فدک باغ لوگون کا مال ہوتا اور موید اسکی فتوی ہی

ای یہ روایت ہی قال جاءت فاطمة الی ابی بکر تطلب میراثها وجاء العباس بن عبد المطلب یطلب میراثه
وجاء معهما علی فقال ابوبکر قال رسول الله صلعم لا نورث ما ترکناه صدقة وکان النبی یعول فقال
علی ورث سلیمان داود وقال زکریا یرثنی ویرث من آل یعقوب قال ابوبکر هو هکذا وانت والله تعلم
ما اعلم فقال علی هذا کتاب الله ینطق فسکتوا وانصرفوا انتهی اس روایت عمدہ اکابر اہلسنت سے صاف ظاہر
کہ جب حضرت ابوبکر نے نفی میراث انبیا پر حدیث لا نورث سے استدلال کیا تب حضرت امیر نے آیات قرآنی سے میراث
انبیا کو بتنبیہ ہذا کتاب الله ینطق اسطرح ثابت کر دیا کہ حضرت خلیفہ نے بقول خود ہو بکذا اوسکو تسلیم فرمایا اور بجز
سکوت و صموت اور کچھ بن نہ آیا پس ہرگاہ حضرت امیر جو مصداق علی مع القرآن والقرآن مع علی ہیں اور جنکا
دعوی باتفاق فریقین بالاعلان علم اور معرفت قرآن مین یہ تہا کہ کوئی آیت قرآنی ہنین ہے مگر یہ کہ مین جانتا
ہوں کہ جس بارہ مین نازل ہوئی اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ سہل مین نازل ہوئی یا جبل مین دن کو آئی یا رات کو
[illegible] ایضا وحدیث انا مدینة العلم بعینہ معرفت پیغمبر ہی ان آیات مین میراث سے میراث مال ہی قرار دی [illegible]
[illegible] ابوبکر پر انہی سے استدلال فرمایا تو قول میراث علم جو بعض مفسرین اہلسنت نے ان آیات کی تفسیر مین لکھا ہے مردود
[illegible] باطل ہوا اسیطرح حدیث جعفری مین نفی وراثت مالی فقط علما کے ساتھ مخصوص ہے
[illegible] بموجب تفسیر حضرت امیر ان آیات بینات سے مخصوص ہی لہذا ہی حضرت میراث انبیا کی
تو قرآن اور اہل بیت جنکی اطاعت اور تمسک پر ہم اور تم بلکہ تمہارے خلفاء راشدین سب کے سب مامور ہیں دونو سے
ثابت کر دیا اب حق بدستور باقی رہا اور جو کچھ خلاف قرآن و اہل بیت کہا جو کہا اب بھی اگر آپ کے نزدیک
[illegible] اور قوت سے ممتنع کر دینے مین شبہہ باقی رہا ہو تو صاحب صحیح بخاری اس سے ہی حیا جوئی ومکاری کو
بہی [illegible] وہ عبارت یہ ہی عن عائشہ رض ان فاطمة رض ارسلت الی ابی بکر تسأله میراثها
من رسول الله صلعم قال ابوبکر ان رسول الله صلعم قال لا نورث ما ترکناه صدقة وابی ابوبکر ان
یدفع الی فاطمة منها شیئا فوجدت فاطمة علی ابی بکر فی ذلک فهجرته فلم تکلمه حتی توفیت وعاشت بعد
النبی ستة اشهر انتهی خلاصہ اسکا زبانی حضرت عائشہ یہ ہی کہ جناب سیدہ نے اسکو بھیج کر میراث پیغمبر کا جو
آنحضرت کا حق تہا حضرت ابوبکر سے سوال کیا خلیفہ نے اوسکے جواب مین حدیث لا نورث بیان کی اور بتقلید

دینی سی بھی انکار کیا پس حضرت فاطمہ خلیفہ اول سی ناراض ہوئین اور اونسی کنارہ کیا اور پھر مرتی دم تک اونسی
بات نہ کی اور چہ مہینی بعد پیغمبر کی زندہ رہین تھی اب اس سی بڑھ کر اور ناراضگی اور قوت سی محتاج کر دینا
کیسا ہوتا ہی شاید اتنی کسر باقی رہگئی کہ خدا نی خلیفہ صاحب کی رای سی موافقت نہ کی ورنہ اگر حق تعالی بھی
مانند اونکی اہل بیت پیغمبر سی قطع نظر کر لیتا اور مطلق رزق ندیتا تو چہ مہینی کا بھی زمانہ نہ گزرتا بہت جلد
معصومہ مظلومہ کا جھگڑا تمام ہو جاتا اور مجلاج السالکین نہ کوئی ہماری کتاب نہ تمہاری ہی یہ فقط صاحب تحفہ کا
ایجاد اور کارگزاری ہی شاہ صاحب نی تو اگلون سی زیادہ اسمین دستگاہ بہم پہونچای ہی وہان تو فقط ایک
حدیث ہی گھڑی تھی ان ذات پاک نی پوری کتاب کی کتاب بنای ہی ؎ وہ تو مرشد ہی تھی یہ ولی نکلی سبحان اللہ حدیث
صحیح بخاری جسکی نسبت اصح الکتب بعد کتاب الباری تمام سنیونکی زبانون پر جاری ہی بموجب روایت حضرت
عائشہ جو اپنی پدر بزرگوار کی حال سی بخوبی واقف تھین اس بات پر ناطق ہی کہ خلیفہ صاحب نی فدک وغیرہ
سی کچھ بھی حضرت فاطمہ کو نہ دیا اور وہ ایسی ناراض ہوئین کہ تا دم مرگ پھر خلیفہ سی کلام نہ کیا اور ناراض ہی
دنیا سی گئین ایسی حدیث صحیح اور معتبر کی مقابلہ مین ایک کتاب مجہول کا نام لیکر یہ ٹڑ ہانکی جو بالکل خلاف بیانات
معتبرین سی اور مخالف روایات طرفین ہی وہ ایسی کتاب کہ جسکی نام اور مصنف کا نہ سنیونمین کہین پتہ و نشان ہی
نہ شیعونمین نہ اوسمین بنای ہوی کتاب کی عبارت لکھی فقط اپنی گھڑی ترجمہ پر یہ نازش و افتخار اور روایت صحیح کے
مخالفت پر یہ مبالغہ و اصرار کہ صاف اس حدیث نی رضامندی جناب سیدہ کی ظاہر کی اور قوت بھی خلیفہ اول نی
دیا اور خدا بھی رضامندی سیدہ پر گواہ ہوا آزردگی باطل ہوی کمال بیحیائی اور ژاژخائی ہی اللہ اکبر ایسی ہی
مقامات سی ہٹدھرمی ان مدعیان اسلام کی ظاہر ہوتی ہی جب کوئی حدیث فضیلت یا حقیت اہل بیت کی کتب معتبرہ
اہلسنت سی سند لکھی جاتی ہی تو کہتی ہین کہ ہم ان روایات کو نہین مانتی صحاح ستہ کی احادیث کو معتبر جانتی ہین
پس اگر اتفاقاً وہ حدیث علاوہ صحیح بخاری دیگر صحاح مین نکلی تو یہ عذر کیا جاتا ہی کہ ہماری نزدیک اصح صحاح صحیح بخاری
ہی پس جو حدیث اوسمین ہو وہ واجب التسلیم اور جو اوسمین نہو وہ بمقابلہ اوسکی صحت سی عاری ہی اور اگر خدا
کی قدرت سی کوئی ایسی حدیث جسمی اہل بیت کی مظلومیت اور صحابہ کی زیادتی نکلتی ہو اور صحاح کی طرح خود صحیح بخاری
مین نکلی اور اوسکی برخلاف کوئی روایت مجہولہ پای گئی یا درصورت ضرورت بنای گئی تو اس مجہول یا

اتفاق اور مشہد ضرور ہے میں افتراق اور صحیح بخاری بالائے طاق ہو جاتی ہے ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا پھر اسپر کچھ حیا آتی ہے نہ شرماتی ہیں خصوصا میاں وحید تو اور خوش ہو ہو کر اسنہ بخائینند جا بجا یہ ثبوت لینے
آگے کھاتی اور تالیاں چٹکیاں بجاتی ہیں ؎ جو کہ ملت تھیا اسنے نالی ہیں کس کس کی چٹکیاں بجاتی ہیں علیا و اعتقاد
ہے ؎ جہوٹہا کرے بتول کا دعوی جو یا یقین صدیق ہم کہیں اوسے ہرگز روا نہیں خلاصہ وحید **قولہ** جو جناب سیدہ
کی وہ دعوی کو جھوٹہا کہے اوسکو صدیق کہنا ہمکو روا نہیں بعد اسکے کہا کہ جناب صدیق اکبر نے کہاں دعوی کو جھوٹہا
کیا اپنے مجتہد کا کلام اور ہر کے جواب میں دیکھو تم دونوں میں جو سچا ہو اوس سے تولا اور جو جھوٹہا ہو اوس پر تبرا کرو
اقول یہ تو سچ ہے کہ جناب صدیق اکبر یعنی حضرت امیر نے جنکا یہ فرزانہ ہے خاص ہے یہ لقب مبارک ہے ہرگز دعوی سیدہ
کو جھوٹہا نہیں کیا بلکہ اونکے دعوی کی تعیین ہو کر آیات فرمائی ہے خلیفہ صاحب کو الزام دیا اور اگر صدیق اکبر حضرت ابوبکر
کو کہتے ہو تو اونکا بھی مضایقہ نہیں نہ فدک کی بابتہ یہ بھی تذکرہ ہے اب سنو وہاں دعوی کو جھوٹہا کیا جہان بخاری شریف
میں یہ عبارت ہے قال ابوبکر ان رسول الله قال لا نورث ما ترکناه صدقه وابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمة شیئا
حضرت فاطمہ نے میراث پیغمبر کا دعوی کیا خلیفہ صاحب نے کہا پیغمبر کی میراث ہے نہیں اور کچھ بھی سیدہ کو نہ دیا پھر اور جھوٹہا
کرنا کیسا ہوتا ہے اپنی بڑی محدث کا کلام اور ہر کے جواب میں دیکھو تم دونوں تو دیکھے ہیں اور تم جھوٹے اب تولا و
تبرا کو موجب تفریق خود آپ میں تقسیم کر لو آور ہماری کس مجتہد کا کلام ہے اور ہر کتاب ہے جسکا حوالہ دے رہے ہو اگر محتاج واسطے کو
کہتے ہو وہ تو ایسا مجہول اور جا گزین زاویہ خمول ہے کہ تم اوسکا نام و نشان بھی نہیں بتا سکتے اور تم کیا ہو خود ہمارے
شاہ صاحب نہ بتا سکے کتاب بنائی کو تو بنائی مگر مصنف کی بنائی میں کچھ بن نہ آئی پھر تمہاری بنائی ہوئی مجتہد اور
شاہ صاحب کی بنائی ہوئی کتاب کا کیا اعتبار فاعتبروا یا اولی الابصار **قولہ** اور جو کچھ اور ثبوت زیادہ بطور دیگر
منظور ہو تو جلی **اقول** کتاب نہج الکرامہ کا بھی سنو وہو انه لما وعظت فاطمة ابابکر فی فدك کتب لها کتابا ورده
علیها انتہی جبکہ باغ فدک سپرد کر دی تو دعوی کو کہاں جھوٹہا جانا اب ہے اگر نا تو تو شیخ جلی ہو اور منکر کلام جناب سیدہ
دہلی **اقول** میاں یہی حسب عادت عبارت علامہ ناقص لکھی اور حسب دلخواہ بھی مناسب نہ تھی کہ اسمیں خلیفہ صاحب
اور اونکے خاص صاحب کی نسبت بڑا الزام آتا ہے سچ ہے ناقہم آدمی اپنی بھی کلہ اوٹہنی پر بوین ہے منہ کی کہاتا ہے
جواب جبیرا ہے تو سنے کہ یہ عبارت علامہ علیہ الرحمہ نے [illegible] حضرت عمر میں یوں تحریر فرمائی ہے ولما وعظت

فاطمة عليها السلام ابا بكر في فدك كتب لها كتابا وردها عليها فخرجت من عنده فلقيها عمر فخرق الكتاب
فدعت عليه انتهى یعنی جب حضرت فاطمہ نے مقدمہ فدک میں حضرت ابوبکر کو نصیحت کی تو حضرت ابوبکر نے
فاطمہ کو پھیر دیا اور سند لکھدی حضرت فاطمہ وہ سند لیکر ابوبکر کے پاس سے نکلیں کہ حضرت عمر مل گئے اور وہ
سند حضرت فاطمہ سے لیکر پھاڑ ڈالی پس حضرت فاطمہ نے اونکے حق میں بد دعا کی انتہی یہ عبارت گویا مستنبط
سبط ابن جوزی کی عبارت سے جسکو برہان الدین شافعی نے سیرۃ حلبی میں اسطرح نقل کیا ہے ان ابا بكر كتب لها
بفدك ودخل عليه عمر فقال ما هذا قال كتاب كتبته لفاطمة بميراثها من ابيها فقال فماذا تنفق على المسلمين
وقد حاربتك العرب كما ترى ثم اخذ عمر الكتاب فشقه انتهى یعنی حضرت ابوبکر نے وثیقہ فدک حضرت سیدہ کو
لکھدیا اور حضرت عمر حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور اوس تحریر کو پوچھا کہ یہ کیا ہے حضرت ابوبکر نے کہا کہ یہ سند ہے جو میں نے
فاطمہ کو اونکے پدر بزرگوار کی میراث میں لکھدی ہے حضرت عمر نے کہا پھر مسلمانوں پر کیا نفقہ کروگے حالانکہ تم
دیکھتے ہو کہ عرب تم سے برسر پیکار ہیں پھر حضرت عمر نے وہ وثیقہ حضرت ابوبکر سے لیکر پھاڑ ڈالی انتہی اب بموجب ان
روایات فریقین کیا بلکہ خاص اہلسنت کی کیونکر حضرت ابوبکر فقط وثیقہ لکھدینے کے باعث مواخذہ سے بری ہو سکتے ہیں
اصلیٰ کہ جب وہ حضرت عمر کے الزام دینے پر چپ ہو رہے اور تابع اونکی رای کے ہوگئے اور وہ سند پھاڑ ڈالی گئی بلکہ
تنبیہ حضرت عمر بعقیدہ فماذا تنفق على المسلمين حضرت ابوبکر نے فعل کتابت کو ایک امر لغو اور فضول سمجھ لیا اگر وہ کتابت
پھاڑی نجاتی تو یقیناً چین لے جاتی تو اب استدلال ایسی کتابت سے کب درست ٹھہرا اور فدک کا رد کرنا کب ثابت
ہوا البتہ اس سند کے لکھدینے سے بقدرت قادر مختار میراث پیغمبر حضرت ابوبکر ہی کی زبان مبارک سے ثابت اور بعض
کے دست و قلم سے جاری ہوگئی اور میراث پیغمبر کا صدقہ ہونا لغو اور اوس بنا پر ہوئی حدیث لانورث باطل اور
علیہ صحت سے عاری ہوگئی بیشک ہم خلیفہ صاحب کی اس انصاف اور اپنی حدیث کے بطلان کی اعتراف پر اونکی تعریف
کرتے ہیں اور اگر حضرت عمر کی دھمکی میں نہ آتے اور پھر دوسری سند لکھکر مع فدک حوالہ جناب سیدہ فرماتے تو ہم بہت
شکرگزار ہوجاتے فقط حضرت عمر ہی کی شکایت رہتی کہ کیسے بد لحاظ اور گستاخ آدمی تھے جنہوں نے خلیفہ رسول
سے بے ادبی فضولی کی کہ اونکی لکھی ہوئی سند پھاڑ ڈالی اور حاربتك العرب کی دھمکی دی اور فماذا تنفق على
المسلمين کی اوس میں شاخ نکالی لیکن اگر حضرت عمر کہتے کہ خلیفہ رسول کبھی کیا حضرت سیدہ نے اونکو خلیفہ کیا تھا بلکہ ہمیں

اپنی کار سعادتی سی بمقام سقیفہ اونکو خلیفہ بنایا سبسی پہلی خود بیعت کی پہر اورونسی کروائی تب اونہون نی خلافت پائی پہر
اپنی ساختہ و پرداختہ خلیفہ کی سند پہاڑنی مین گستاخی کیسی بی ادبی کیا یعنی تو جاسی ہاں لیکا کہ جناب سیدہ کا دیکہہ
اس سند پکڑنی کی شور اشوری نی حضرت عمر کی سینہ نعدی بہی کیا انکی دکہائی اب آگی جو جناب شور مچاوگی تو بہ نہین
سنہ کی کہاوگی قولہ اور جو جناب خلیفہ اول کی اس منصفی اور عدالت پر بہی صدیق اونکو نہین کہتی تو جوابی مین جاو
جہنم مین نکلو اقول ہمنی جناب خلیفہ اتنی انصاف پر کہ اونہون نی میراث پیغمبر کا اعتراف کیا اور سند لکہدی تعریف
کی اور اگر وہ اسی بات پر قائم رہتی تو بیشک ہم اونکی شکر گزار ہوتی اور ہمیشہ منصف کہتی مگر صدیق کہنی مین جب سے
کلام ہوتا ہی کہ پہلی حدیث لانورث بنائی اور میراث پیغمبر کی مٹائی پہر عمر پر سند اونکی ثابت فرمائی پر ہم کیا جانکر اونکو
صدیق کہتا وہ اس جہوٹی دعوی مین تمہاری طرح مورد الزام ہوتا اور جو اپنی جاو کیکا روز موہی وعید یاد رہی سی
کا یاد حیدرت بیشماری کا اب دست تاسف ملو اور آگی چلو قولہ تمہاری تو تصنیف کیا ہی ہم تمہاری امام کی منہ
اونکو صدیق کہلا کر اونہین کی زبانی دونو جہان مین تمکو جہوٹا بناتی ہین کشف الغمہ مین ہی کہ انہ سئل الامام ابو جعفر
محمد بن علی الباقر عن حلیۃ السیف ھل یجوز فقال نعم قد حلی ابوبکر الصدیق سیفہ بالفضۃ فقال الراوی
اتقول ھکذا فوثب الامام عن مکانہ فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل لہ الصدیق
فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والآخرۃ پہر اوسی کتاب مین ہی ان ابا عبد اللہ جعفر الصادق قال ولدنی ابوبکر
الصدیق مرتین انتہی ہم امام کی قول سی خلیفہ اول کی شان مین صدیق کی لفظ ثابت کر چکی ایک تم جو صدیق
نہ کہوگی تو اونکی صدق و کمال کو کیا خطرہ سگ اگر دیکہہ کر کی ماہ مین ہونکی ہر چند مہ کو خوف نہین اقول روایت
ہماری کتب معتبرہ مین نہین ہی صاحب کشف الغمہ نی ابن جوزی کی کلام مین اسکو نقل کیا ہی اور دیباچہ کتاب مین
مین روایات مخالف کی نقل کرنیکا عذر بہی کر دیا ہی پہر ابن جوزی نی جو امور پر افترا کیا اوسکو ہمین صحیح مانو اور
کہنا آپ وحدت جانو ہم ابن جوزی کی قول سی حجت پکڑنا آداب مناظرہ کی خلاف بلکہ خلاف انصاف بہی ہی یہان
بہی صاحب تحفہ کی قول پر عمل کیا کشف الغمہ مین دیکہہ نہ لیا پس تمہاری تو تصنیف کیا ہی کہ تم ہماری امام کا نام سنکی
اب ہم تمہاری امام کی منہ سی ایک حدیث صحیح سناتی ہین اور اونہین کی زبانی دونو جہان مین تمکو جہوٹا بناتی ہین
تفسیر کبیر مین ہی عن النبی صلعم قال الصدیقون ثلثۃ حبیب النجار ومومن ال فرعون والثالث علی بن ابی طالب

دعوا فضلهم انتهی جب حسب تنصیص حضرت خاتم نبوت و تصریح امام اہلسنت علاوہ حضرات انبیاء مرسلین کے فضیلت
اہلبیت میں منحصر ہو گئی اور فضل الشیعہ بھی حضرت امیر المومنین ہی کو تھی یہ جو تھی صدیق کہلاتی تھی نکالی حضرت
آدم کو یعنی دیا ان یہ بات اور بھی کہ مثل فدک اور خلافت انکو بھی لے لیا اب تم جا تو وہ تمہارے امام جنکو کسیکو تنہا
کسیکو سمجھا بنالی ہی کیا کام آوے حضرت امام جعفر صادق جبتک ہمارے امام میں تھی جو چھپا کر کلمہ حق کہدیا تو بیلدا
کیا اپنا ہی نقصان کیا خیر وہ اب کبھی تمسک والاعت اہلبیت کا نام نہ لینا ہمیں کو تمسک ثقلین رہی دونو مگر
تھی جو ہمارے امام میر اقتدا اور جہانتک شبہ ہو کیا اسیر شہزادے اور اپنے امام کی امن گوارا نہ کرو جو تمہارے گلی اپنی صورت
گردن پر گھوڑے تھی مار کر اتار جاوے وہیں سگ لقمہ دوختہ بہ پیشیاد عتقاد و سعال حسین لله وہیں گر
رشتہ گردن لازم ہی لاکہ جلد کا نفر قسم کر دون گل کر دوا اپنی کا چراغ فراجیف لوٹا حسین علی ولی کا بہار حیف
جب فوج کو سفند کو قصاب کرتی ہیں معمول ہی کہ پانی بھی سیراب کرتی ہیں قطرہ و پانہ شاہ کو کشنہ طلب کیا
پیاسا ہی مارا شمر نے کیا غضب کیا **قوله** بیشک یہ معرکہ قیامت خیز ایسا ہی ہوا جیسا آپ نے لکہا لیکن امیر یوسب
سنیون کو چاہیے نہ شکوہ کیونکہ بقول شیعہ جناب امیر شیعہ تھے اور شمر ملعون حضرت امیر کا سالا قاتل امام تہا اصحاب
کوفہ اوسکی معین مددگار **اقول** سچی بات چہپائی اور جہوٹی باتیں بنانی ہیں کیا قاتل امام تو یزید
آپکا خلیفہ زادہ ہوا شمر ملعون اوسکی تحریک و تحریص سے قتل امام پر آمادہ ہوا اور شیعیان آل ابوسفیان یعنی
بدکردار بہی اوسی فاسق و فاجر کی معین و مددگار تھی تمہی اپنی خلیفہ زادہ بلکہ خلیفہ مستجمع شروط خلافت کی حمایت
وحمایت کی اس میں کیا ذکر ہی گیا کوفیان منحوس اور شمر ملعون و مذموم کو حضرت امیر کا سالا بناکر یزید شریر کا آئینہ بنا کر
اوسی ناشدنی گردن زدنی کو الزام دیا افسوس اس بیحیائی پر یزید مردود بدانجام جو قاتل امام رضا ہی قتل سید شباب جنت
بلکہ لعنت ملامت سے اہلسنت بچاتے ہیں اوسکو برسر اور وقت دعائی اللہم اغفر للمومنین اہلسنت شہر ائین اوسکی مید
قدرکو خلیفہ کہیں اور اور اوس منحوس شر الآخر موس کو وہ وائرہ امام منصوص میں داخل کرکے خلیفہ و امام اہلسنت بناتے ہیں
بلکہ بکمال وقاحت یزید ایسے بدکردار کی حق میں کلمہ رضی اللہ عنہ مثل زبان پر جاری کریں عمر سعد بدنہاد
اور شمر ملعون بانی فساد کو ثقہ کہیں قاتلان حسین کی جنبہ داری کریں صحت بیعت و خلافت یزید اور وجوب قتل امام حسین
کیواسطے حدیث اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منہما اہلسنت بناتیں پناہ بخدا قتل امام کا حکم حضرت پیغمبر کی نسبت ولوگ جہوٹ

بیبات اس شناعت پر بہی کفایت نہ کی ہمارے امام ریحانۂ رسول مقبول کو باغی وخارجی کہا ماقتل الحسین
الا بسیف جدہ کہا کیا شور وغل ہے حضرت پیر دستگیر یعنی شیخ المشایخ عبد القادر گیلانی بہی روز شہادت
امام شہید اہلسنت عید کرین با اینہمہ دشمن امام اور مرید یزید کہنے پر برا مانین بجا ہے اور سپر چہپا کی چہوری
دیکہی کہ مصیبت امام پر افسوس سنیون کو چاہئے نہ شیعون کو سبحان اللہ حضرات اہلسنت تو آج تک اس رونے پیٹنے
مین منع تعزیہ داری اور گریہ وزاری مین امام مقبول ہارے جن صدہا کتابین تصنیف ہو گئین مجلس میلاد اور جمعیت
تراویح حضرت عمر کا ایجاد تو سنت ٹہرائی گئی اور امام مظلوم کی مصیبت پر رونا حضرت خیر الانبیا کی رونے مین شریک ہونا مجالس
برپا کرنا بدعت بنائی گئی اگر سنیان وحید ہی سے کوئی اونکی پیروی کی قسم دیکر مصیبت امام پر رونے کی تحقیق کرے توجہ
تو ابہی ناک بہون چڑہائی جائین وا غوثاہ وا غوثاہ کہکر الغیاث مچائی جائین جیسا کہ قول گذشتہ مین امانت عثمان
صحابہ نبی کی قصاص اوسکا نعش حضرت امام حسین سے لیا اوسکا سوال بخیال ہمارے امام ہونے کی ہے جیسی کہ باب
کلام آئندہ مین حدیث سے پر اعتراض کرنے سے اپکی اور سب سنیون کی افسوس کرنیکا یہی حال کہا جائے گا الغرض
کوئی منصف اہلسنت کی قول فعل کو اہل بیت کی بارہ مین مطابق نہ پائیگا بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ ولو القی
معاذیرہ اور حضرت امیر شیعہ کیسے بلکہ امام اور پیشوائے شیعہ ہین یہی وجہ ہے کہ جب بموجب روایات صحیحہ سنیہ جسکا ذکر اگلی
آتی کا حضرت امیر اور جناب بشیر ونذیر امام مظلوم کی مصیبت پر روئے تو شیعون نے اپنی پیغمبر اور امام کی پیروی کو
واجب جانا مصیبت امام پر رونے والے ہین میان غوث کا جو بیکار امام کی سعایت اور انکی دشمنونکی حمایت پر
تیار ہو گئی کہنا مانا اور رسالے سے شرینکا ذکر کیون بار بار کیا جاتا ہے جب حنفی سالے سے شرنکا حال بر خلاف اہل فضل
اسکی ہیچ مدان ہو چکا تو رشتہ کی سالی سے شرنکا کیا ذکر لیکن چونکہ آپ کی خوشی اسی ذکر خیر مین ہے لہذا اور سنیے گروہ
کی امیر معاویہ جو شہری کہبت کی نانی اور حنفی سالے حضرت پیغمبر کی ہے اونہون نے اور سالے مسعود کی دیکہا دیکہی آپکے
پیغمبر پر دست دراز کی بلکہ مزید بر آن امام وقت سے محاربہ سازی کی اور یزید پلید نے بیٹا اونہین سے سیکہا بس
شمر ملعون سالے مجازی کا فضل اونہین سالے حقیقی کی فعل کا نتیجہ ہی بلکہ اونکی ماخیزادہ کا چونکہ شمر سالا ہی ٹہر گیا
تہا اس سے اوسی ادنکا پہنچا ہی اب جو اوس سالی مجازی کو کہا وہ اونکو بہی کہوگی یا یہان سکوت ہی ادلی ہی جب
رہوگی قولہ طالبان دقاقان امام مین سے کوئی رشتہ دار شیعون نہ تہا کہ سنی انکار کیا جاتا یہ عجب بات ہی کہ آپ یہ کہتے

ذوات برادری کی لوگ امام کو طلب کرکی بیعت ہی کریں اور قتل کرادیں اور آپکو تاسف ہوے کیا یا حضرت شیعیو
بی ستمگاروں کا آپہی قتل کریں آپہی افسوس کریں **اقول** یہ فضول بیہودہ مثل وہابی نظیر بلکہ زعفران زار کشمیری ہے کہ
طالبان وقاتلان امام میں سے کوئی رشتہ دار شیخین نہ تہا کہ سنی شمار کیا جاتا اب ہم آپکی جواب میں فوائد جدیدہ
کا بیان الزامات سدیدہ کا اعلان کرتے ہیں **اقول** تو یہ فرمائیے کہ سنی شمار کئی جاتی ہیں رشتہ دار شیخین کی تخصیص
کس واسطی ہے کیا رشتہ دار ذو النورین آپکی زعم میں سنی نہیں بلکہ شیعہ شمار کئی جاتی ہیں ہاں چونکہ رشتہ دار
حضرت عثمان طالبان وقاتلان امام میں شریک وعلی ہذا رشتہ داران خلیفہ پنجم بلکہ اونکا فرزند نا رشید یزید پلید نے
سرانجامی قتل امام اور اس فعل حرام کی تہی اگر اس مصلحت سے ان معزز خلیفوں کی رشتہ دار و نکا ذکر نہیں کیا تو بڑی ہی گہات
کی کو سمجہنے والی کہیں گی کہ شہد بری کی بات کی و دوم یہ کیا ضرور ہے کہ رشتہ دار شیخین سب کی سب خلفا سلف
سنی ہی شمار کئی جائیں کوئی اونمیں شیعہ نہو اگر وہ قاطبۃ سنی ہی شمار کئی جاتی تو محمد بن ابی بکر سنیونکی ہم مشرب
کیوں رافضی کہلاتی سوم یہ تو کہئی کہ فقط طالبان وقاتلان امام حسین میں کوئی رشتہ دار شیخین نہ تہا یا جناب امیر کی
کی محاربہ میں بہی جو بالنص ابوہما افضل منہما حضرت امامین سے بڑہکر تہے کوئی رشتہ دار شیخین نہ تہا یا اونکو
محاربہ مرتضوی میں جنگی حرب حرب پیغمبری معافی کا پروانہ مل گیا تہا بہرکیف براہ انصاف اتنا ضرور بتا دیجئی کہ حضرت
ام المومنین عایشہ اور طلحہ و زبیر جنہوں نی خلیفہ وقت سے محاربہ کیا اور یادش بخیر حضرت عبد اللہ بن عمر جنہوں نی
بیعت مرتضوی سے اغماض صریح اور بیعت معاویہ و یزید میں اسراع قبیح فرماکر علی الاعلان بیعت یزید پر باستشہاد حدیث
ینصب لکل غادر لواء یوم القیمۃ غیظ و غضب فرمایا اور بنا بر ظن بد خود بیعت یزید یا مقتول کو مستوجب لعنت خدا
ورسول ٹہرایا امام شہید کو حرب یزید سے منع کیا اور جب نمانی تو بموجب فقرہ منحوسہ [illegible]
یہ سب بزرگوار طینت یا بعض انہیں سے رشتہ دار شیخین بلکہ پارہ جگر صاحبین تہے اور سنی شمار کئی جاتی تہی یا نہیں اور
رشتہ دار کیسے جب فقط جنہونی بنای شہادت حضرت امامین تو خود حضرات شیخین ہی کی ڈالی ہوئی اور یہ مادہ اونہیں کی بپا کی
نکالی ہوئی خلافت بیت نبوت سے اونہیں کی کہوئی ہوئی یہ کشتی خضر و الیاس ہی کی ڈبوئی ہوئی ہے اگر خلافت خاندان
نبوت سے نہ نکالی جاتی تو ہرگز نوبت معاویہ و یزید تک کیوں پہنچتی اور شہادت حضرت امام کی کیوں نوبت آتی ہے
کہ شخصی سوال کرد و از کرگ کشتہ شد حسین کجا گفت اندر سقیفہ اش کشتند بہر دنیای جیفہ اش کشتند چہارم فلاں و فلاں

لیو ہلی پیغمبر وامام کی رشتہ دار ہوتی ہیں نہ کوئی شرف اور فضیلت اور نہ ان حضرات کی لئی ایسی ضمانی امور سے
کوئی منفعت ہی جب رشتہ دار سےعلی کسی کی ہیئت کی ہولی نہ ٹہری تو ایسی رشتہ دار مرتضوی کا ذکر فضولی ہی بس
شمر لعینوں کی بد اعمالی اوس کی جان پر ہی نہ علی عالی کی کہ شان ہم وحید ہی سی فسم وبکیہ جہنی ہیں کہ اگر شاہ نجف بروز
محشر کہ طرف موجود ہوئی اور اہل بیت سجاد ہیں وقاتلین امام اجمعنا نقاتل اخوانا فرماتی تو آیا بہ نسبت اخوت قاتلین
امام کو عذاب آخرت سی بچاتی لا واللہ لا اصطلح سمجھنا چاہئی کہ صاحب حضرت امیر صاحب حضرت بشیر و نذیر ہی اور اسکی
حقیقی علاقہ تزوجیت پیغمبر اور آنحضرت وصی پیغمبر کچہہ کام نہ آئیگا دیکہیی غافل ہم مکرر ہشیار کرچکی اب اگرچہ ہو کہا کہا ہی تو
سمجہا ہی گا کہ جسم جو عمدہ فوائد اور بہترین موارد ہی وہ یہ ہی کہ مسئلہ امامت جو مختلف فریقین کی نزدیک اصول دین
سی ہی امامیہ یہ اعتقاد ہی کہ امام مثل پیغمبر معصوم اور منصوب من عند اللہ ہونا چاہئی اور اہلسنت کی نزدیک نصب امام
خلق ہی اور شروط تحقق امامت وخلافت نزد اہلسنت اجماع اور بیعت اہل حل و عقد اور استخلاف اور قہر وغلبہ ہیں اما
عدالت امام شرط نہیں حتی کہ امام فسق وفجور اور جور وظلم کرنیسی ہی معزول نہیں ہوتا جب یہ تقریر تنقیح مسئلہ امامت
میں مابین شیعہ واہلسنت ذہن نشین ہوچکا تو اب انصاف سی کہنا چاہئی کہ طالبان وقاتلان امام بلکہ جملہ اہل کوفہ
وشام اور لشکریان یزید بد انجام یزید کو خدا کی طرف سی منصوب امام جانتی تہی یا اجماع خلق اور بیعت اہل حل وعقد
بیعت عبد اللہ بن عمر اور استخلاف پدر اور قہر وغلبہ سی موافق اصول موضوعہ اہلسنت اوسکو امام مفترض الطاعۃ
اور خلیفہ واجب الاطاعۃ سمجہتی تہی شق اول تو ایسی بدیہی البطلان ہی کہ وحید کیا کوئی سنی بہی اسکا قائل نہیں
پس شق ثانی متعین ہوگئی اور مثل آفتاب نیمروز ظاہر ہوگیا کہ طالبان وقاتلان امام معصوم نے بنا بر انہیں اصول اہلسنت
کی یزید پلید کو خلیفہ کیا بلکہ خلفاء ثلاثہ سی افضل قرار دیا اسلئی کہ حضرات ثلاثہ میں شروط مذکورہ خلافت سی ایک ایک شرط
پائی گئی بلکہ حضرت خلیفہ اول کیواسطی بیعت واحد مطلع بمنزلہ بیعت اجماع ٹہرائی گئی اسی تکمیل شرائط اور تحصیل فضیلت
سی اوسکو خلیفہ جامع الشرائط جان کر اوس نالائق کا ساتہہ دیا امام معصوم مظلوم کو العیاذ باللہ اپنی امام ملعون سے
باغی ٹہراکر شہید کیا وہ سب کی سب سنی متعصب اپنی اصول مذہب کی پابند تہی نہ شیعہ یہ غیرت وحید اپنی جمہور
چہپاتا ہی شیعوں پر تہمت لگاکر باتیں بناتا ہی شیعہ اوس امام مظلوم کی رفقا اور انصار تہی کہ دنیا کی عداوت جو
اور دشمنان امام اہل بیت نی بموجب انہیں اصول موضوعہ اور قواعد مقررہ کی یزید کو مستحق خلافت سمجہکر اوس کو دار کا

ساتھ دیا گو وہ شیعہ خالص اور عاشق صادق امام علیہ السلام اون کی قسم کو لعن طلب اتفاقاً ہم دعایت
جانا کتی بہوک پیاس اور انواع اندوہ و یاس کی صدمی سہی مگر اون سی جدا سی علیحدہ ہی نہ ہوی دست حق پرست
کو دست فاسق سے بیعت نہ دیا جان اپنی عزیز کو اپنی امام معصوم منصوب من عند اللہ پر نثار اور راہ خدا میں فدا
کیا فیا لیتنی کنت معہم فافوز فوزاً عظیما اللہ اکبر کیا عجائبی اور عجیبہ سرای ہی کہ قاتلان امام علیہ السلام
سنی ہوی یا شیعہ ٹہری واہ میاں اولٹی سمجھ والی واہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ بلکہ ذرا نا انصافی کو
انصاف سے بدل کر او چشم بصیرت کو دست عبرت سے مل کر تم او ہمارے تمام اہل محلہ دیکھیں اور غور کرین
کہ یہ واقعۂ شہادت محک امتحان حق و باطل اور مدار تفرقۂ مذہب شیعہ و سنی واقع ہوا ہی اس لئے کہ بنا بر اصول
شیعہ حضرت امام حسین علیہ السلام اون کے زمانہ میں امام مفترض الطاعۃ تہی اور بموجب اصول مذکورۂ اہلسنت یزید پلید
مدعی خلافت سوا اس کے جو سنی تہی اونہوں نے اپنی اصول مذہبی کی موافق یزید طالب خلیفہ کو بطیب خاطر و طبیعہ
اپنا پیشوا اور خلیفہ بنا کر اوسکا ساتھ دیا اور حضرت امام کو مطابق اپنی قواعد و اصول کی اپنی خلیفہ سے باغی ٹہرا کر
شہید کیا اور جو شیعہ تہی اونہوں نے اپنی عقیدہ صحیحہ کی مطابق فرزند رسول کو من جانب اللہ امام مفترض الطاعۃ
اور معصوم اور اون کی تحسین و شئوم کو منقلب اور علوم یقین کر کے جمیع مصائب و آلام میں شریک و ناصر امام رہے اور قبل از
شہادت امام اپنی جانوں کو دیدیا پس اگر امامت اور شہادت حضرت امام حسین کی حق اور صحیح ہی تو بلا شبہہ مذہب شیعہ
حق اور مذہب اہلسنت جسکی بنا پر یزید ملعون نے دعوی خلافت کیا اور اکابر اہلسنت نے دست بیعت اوسکی دست ظلم
میں دیا باطل اور فاسد ہی اور اگر خلافت یزید حسب اصول اہلسنت لاحول ولا قوۃ حق اور العیاذ باللہ امامت حسین
باطل ہی تو آپ کی شہادت اور مذہب شیعہ بہی باطل ہی یہی ہیں ہو سکتا کہ اہلسنت بخلاف اپنی اصول مسلمہ کی خلافت
سے انکار اور شہادت حضرت امام حسین کا بموجب اپنی اصول کی اثبات اور اقرار کر سکیں اتنا تو انصاف سے کہو
مذہب اہلسنت ارباب عیاذ جست کی نزدیک کسقدر موجب ندامت و خجالت ہی اور اس تقریر فقیر کو غور سے دیکہو کہ کیسا صاف
صاف تصفیہ مذہب شیعہ و سنی اور کیا دودہ کا دودہ اور پانی کا پانی ہی اب جانا کہنا مانو یا نہ مانو مگر ایسی نا منصفو قاتلان
حسین کو شیعہ ٹہرانا تو یہ عجب بات ہی کہ یعنا و صیلۃ واحدۃ آپ ہی کی ذات برادری کی لوگ یعنی شیعہ اولی حضرت
کو طلب کر کی بیعت سی پاکریں اور پہر اپنی اصول کی مخالف قتل بہی کر ڈالیں اور آپ کی مذہب میں اونپر بیعت کی

ہی ہو پہر تمنی کس منہ سے یہ کلمہ کہا کہ اسپر افسوس سنیوں کو چاہیئے نہ تمکو اب سنیوں کی مذہب کی قلعی کہل گئی اوسی دن کلمہ طیبہ
کر شرما و آرزوئے محال نہ کرو فضول باتیں نہ بناؤ ۵ کبہی بہر منہ سے یہ کلمہ نہ کہنا اگرچہ ہو باحیا خاموش رہنا بڈھیا عقلا
۵ ثابت ہے مولوی کتاب مبین سے نکلیگا ایک دابۃ ایکدن زمین سے ظاہر کریگا خلق پہ ایمان کا فساد
یعنی کہ انکو تہا نہ اماموں کا اعتقاد منقول ہے کہ دابۃ الارض حضرت علی ہوناہے یہہ بہت سے حدیثوں سے منجلے
کہتی تہی خود علی کہ میں ہوں صاحب عصا میسم ہے میری پاس میں ہوں خازن خدا نکلینگے اور راہ میں
زمین پر کرینگے نقش اہل زمین کی جبین پر پہنی ہوئی انگوٹہی سلیمان کی ہاتہ میں ہوگی چہڑی بہی موسے
عمران کی ہاتہ میں ان اشعار سے فقط شعر سوم کو وحید نے لکہا اور اول و آخر کو اپنی بے تکی بات کیوجہ سے چہوڑ دیا
قولہ دابۃ الارض حیوان ہوگا جناب امیر کو حیوان مطلق بنانا اپنی حق میں یہ شعر پڑہا ہے ۵ انسان کا نہیں
یہ عقیدہ حیوان ہے بوالاعیہ **اقول** یہ امر ناحق نے بنسبت قرآن ناطق کیا کہا کہ دابۃ الارض حیوان ہوگا
یہ کیسا خبط و جنون ہے کہ منکر آیت عظیمہ اور آیہ کریمہ اذا وقع القول علیہم اخرجنا لہم دابۃ من الارض
تکلمہم ان الناس کانوا بایاتنا لا یوقنون ہے امام اہلسنت فخر رازی نے تفسیر کبیر میں لکہاہے کہ علامات قیامت سے
خروج دابۃ الارض ہے اور اوسکے بیان میں کئی طرح سے مفسرین نے کلام کیا ہے اور زمخشری نے تفسیر کشاف میں لکہا ہے
کہ خروج دابہ کوہ صفا سے ہوگا اور وہ عصاء موسی اور انگشتر سلیمان لئے ہوگا عصا پیشانی یا بین دو چشم مومن لگائیگا
جس سے ایک نقطہ نور پیدا ہو کر ایسا پہیلیگا کہ تمام ستارہ درخشندہ کیطرح منور ہو جائیگا اور انگشتر سلیمان سے کافر کی ناک پر
نقش کریگا جس سے ایک نقطہ سیاہ پیدا ہو کر پہیلیگا اور کافر کی تمام منہ کو سیاہ کردیگا اور تفسیر مدارک میں ہے کہ نکلیگا کوہ صفا
سے اور کلام کریگا لوگوں سے عربی میں کہ آدمی ہماری آیات کا یقین نہیں رکہتے اور وہ کہیگا کہ آگاہ ہو لعنت خدا کے
ہے ستمگاروں پر الخ پس جسکے ہاتہ میں بنابر روایات اہلسنت عصاء موسی اور انگشتر سلیمان ہو اور وہ اوس سے عجائب امور
ظاہر کرے اور صنعت کتابت وغیرہ لوازم ماہیت انسانی بہی رکہتا ہو اور وہ آخر زمانہ میں ایک امر عظیم اور آیات
عجیبہ اور اسرار غریبہ خالق کائنات سے ہو اوسکو بعد شہر کے حیوان مطلق کہدینا اسی حیوان مطلق کا کام ہے خصوصا صاحب وہ
تصنیف صاحب اسکے نطق بہی جو جزو حقیقت انسانی ہے رکہتا ہو اور ادراک کفر و ایمان مردم اور زبان عربی میں آیت
کلام بہی کرے تو اب اوسکی جامع صفات کمالات انسانی ہونیمیں کیا کلام ہے پس یہ فضیلت و کمال اگر احادیث آل

جو شفیق کتاب رحمن اور عالم علوم ظاہریہ و باطنیہ قرآن ہین مراد دابۃ الارض سی حضرت مظہر العجائب مظہر
الغرائب ہون او شیعہ نی بموجب انہین احادیث و روایات بلکہ حسب ارشاد خود جناب ابو الائمہ صاحب العصا و
المیسم جسکی تصریح خاتمہ روایت زمخشری مین بہی ہو چکی ہی کہ تحت فقہ ایہ مذکورہ یہ سمجہی ہین کہ بعضی قرأت تکلمہم کو تکلمہم
مشتق کلم سی لیا ہی یعنی جرح کی اور مراد اسکلمہ نشان کرنا عصا و میسم سی ہی اسکا اذعان کیا ہو تو سنیونکو ہمارے ہی امور
اعتقادیہ مین بحث کرنیکا کیا منصب ہی خصوصاً جب حضرات اہلسنت بہی اسکی قائل ہون جیسا کہ جناب عفراب یا طاہر شیرانی
عماد الاسلام مین فرمائی ہین کہ احادیث کثیرہ سنی و شیعہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ مراد دابۃ الارض سی حضرت امیر ہین تو نزاع
اس قیل و قال لاطائل کا النسب ہی اور اگر مقصود طعن تشنیع ہی کہ جناب امیر کو دابہ کہنا مستهجن اور شنیع ہی پس
ہر چند طعن مشترک الورود ہی باینہمہ قول معترض اوسکی اہل نحلہ کی تصریحات تشبیہات سی مردود ہی چنانچہ بسبب
تصریح اکابر سنیہ حضرت بشیر و نذیر جناب امیر کو کبہی اسد اللہ اور کبہی سیف اللہ فرمائی ہی اور حیوۃ الحیوان مین ہی
کہ سید کونین نی احد الحسنین کو اپنی اور بعوضہ کی ساتہہ اور بموجب روایت ہدایۃ السعداء خود اپنی نفس نفیس کو بہار
نعم الجمل جملکما نعم المرکب رکبت یا علام جمل اور مرکب کی ساتہہ تشبیہ دیہی اب اس حیوان ناطق سی کوئی
پوچہی کہ ان تشبیہات اور اطلاقات سی حیوان مطلق سمجہنا لازم ہی یا نہین بنا بر شق اول حضرت امیر کیسی اسنی جناب
بشیر و نذیر کی ساتہہ تمسخر و استہزا کیا لیس دار و گیر سخت کا سزاوار ہی اور بنا بر شق ثانی یہ تعریض نامعقول فضول و بیکار
ہی ہمان تشبیہ حضرت ثانی وقت صعود جبل و خطاب حضرت راکبۃ الجمل بلفظ نقل البتہ قابل دید بلکہ نادیدنی و شنیدنی ہی
اور اس سی بڑہکر ہمارے خاتم الاولیا ابن عربی کا قول بیدل لائق لا حول رأیت ربی علی صورۃ الفرس ہی
نقل کفر کفر نباشد کسکو گہوڑا بنایا اپنی منہ مین لگام نہ دی عظمت و جبروت حی لا یموت کا کچہہ خیال نہ آیا وہان تو
فقط لفظ دابہ کہنی پر حیوان مطلق بنایا اور یہان تو بعینہ صورت مجسم فرس موجود ہی اب کس تعریض عریض کا خیال آیا
خدا سی ڈرو حیوان مطلق بنانی پر شرما و جبوہی کی دم مین نہ دا باندہو اسی طرح کو حیوان صاہل بنا و دم سی کان
نہ کا نٹہو تہان پرنہ شرماوے ابن عربی سی یہ کہو صاحب اپنی منہ مین لگام دو صاحب بنیاد اعتقاد سے
کوثر پہ کوئی دشمن حیدر نہ ہوئیگا غیر از محب ساقی کوثر نہ ہوئیگا ہوگی رسائی حب علی کی سبب مجہی بہر بہر جام و سنگی
امیر عرب عجمی قولہ یہ عقیدہ مطابق مذہب اہلسنت کی ہی نہ مخالف کی ساقی کوثر پیغمبر ہی انا اعطیناک الکوثر

جناب بشیر و نذیر ہیں نہ حضرت امیر اور اگر بقول شیعہ بھی صحیح ہے تب بھی کوثر و اسطی سنیوں کی ہی نہ غیر کو کیونکہ سعید

شیطانیہ معہود ہیں اور امیہ کی دشمن جناب امیر کا سا نہ کوفہ میں انہیں قوم نے چھوڑا امام حسن سے بمقابلہ امیر

معاویہ نخاسی منہ موڑا جناب امام حسین کو بلا کر کربلا میں مبتلای بلا کیا نہ یہ شہید کا خون اپنی گردن پر لیا جناب

حسن مثنی کو متبنی بنایا جناب سیدہ کو اہل بیت سے خارج بنایا اسی دوستی پر امیر عرب سے جام کوثر لینے کو تیار

ہو تم تو دشمن امیہ ہو تم کوثر سے محروم ہو ہاں سنی البتہ کوثر پاوینگے کہ اہل بیت کی دوست اور حب علی کے

معہود ہیں اور علی و سنی حروف میں بھی برابر ہے تیر الکنت نے کیا قول خراب بات ہر چند بنائی نہ بنے

اقول عجب نافہمی سے مناظرہ ہے جب اسکو حضرت امیر کی ساقی کوثر ہونے سے انکار ہے تو یہ عقیدہ جوابات

مزبورہ سے ظاہر ہے مطابق مذہب اہلسنت کیونکر ہوا اور اگر اس راہ سے کہتا ہے کہ ساقی کوثر بلکہ قسیم جنت و نار

ہونا حیدر کرار کا خود روایات اہلسنت ہی سے ثابت ہے تو پھر انکار اسکا موجب تکذیب اپنی بعض بخار پر بلکہ مشعر

عداوت حضرت امیر ہے پھر دشمن حیدر کجا اور جام کوثر کجا کوئی با ایمان اسکو مستبعد نہ سمجھیگا کہ مالک کوثر موہوب

عطیہ الہی حضرت بشیر و نذیر اور ساقی کوثر اونکی طرف سے حضرت امیر ہیں اور اگر بقول وحید ساقی کوثر حضرت پیغمبر ہی

صحیح گو یہ آپکی نائب حضرت مظہر العجائب کا عہدہ ہے جب بھی باعتراف اکابر اہلسنت کوثر اور جنت واسطے شیعوں کے

اور نار جحیم اور آب حمیم واسطے سنیوں کی ہی کیونکہ سنی دشمن رسول و اولاد رسول ہیں پیغمبر اور وصی پیغمبر کی ماں باپ

کو کافر جانتے ہیں بلکہ معاذ اللہ حسب تصریح امام سہیلی جو بقول علامہ ذہبی و یافعی و ابن خلکان وغیرہم امام و پیشوای

اہلسنت ہے آنحضرت صلعم کی بعض اجداد یعنی کنانہ پر تہمت زنا کرتے اور نضر بن کنانہ کی نسبت نعوذ باللہ یہ داغ

لگاتے ہیں وکنانۃ تزوج امرأۃ ابیہ خزیمۃ وہی برۃ بنت مر فولدت لہ النضر بن کنانۃ انتہی اور نسب پیغمبر

میں ایسا سخت عیب لگاتے ہیں قبل از نبوت چالیس برس تک کما نص الواقدی فی الطبقات کفر کا اطلاق آنحضرت پر کرتے ہیں

بلکہ بعد از نبوت بھی بموجب روایت اہلسنت جیسا کہ سیوطی نے باسناد صحیح سعید بن جبیر سے تفسیر در منثور میں نقل کیا ہے قرأ

رسول اللہ صلعم بمکۃ النجم فلما بلغ ہذا الموضع افرأیتم اللات والعزی ومنات الثالثۃ الاخری

القی الشیطان علی لسانہ تلک الغرانیق العلی وان شفاعتہن لترتجی قالوا ما ذکر الہتنا بخیر قبل الیوم

فسجد وسجدوا انتہی شیطان کو حضرت کی زبان وحی ترجمان پر مسلط کرتے ہیں بتوں کی تعریف اور شفاعت کا کلمہ

جنگ جمل میں حضرت عائشہ کی ساتھہ وصی پیغمبر سی لڑنی جائیں حواب کی کتی کتنا ہی بہونکیں شور وغل مچائیں
مگر یہی کہی جائیں کہ حواب نہیں اور پہر اسپر جہوٹی قسم کہائیں معاویہ باغی جنکو بی ادب شریر بمقابلہ حضرت
امیر عرب بلقب امیر یاد کرتا ہی ساتھہ دین جناب امیر کا ساتھہ چہوڑیں بطمع طعام وجائزہ حاکم شام حسن مجتبی سی
منہ موڑیں پہر نہ کچہہ حیا آوی نہ شرمائیں الٹی تہمت شیعوں پر لگائیں. حالانکہ لقب سنت جماعت امام حسن کی
اور معاویہ ہی کی موافقت ورعایت میں پایا ہی طالع المقدور براد صدیق حسن قنوجی کو دیکہو کہ کیا تمہارا کیا تمہاری
آگی آیا ہی چنانچہ ذکر صلح حضرت امام حسن میں لکہتی ہیں اہل کوفہ نی اپنی بیعت کی کچہہ دن چہہ مہینی خلیفہ رہی معاویہ
نی ان پر چڑہائی کی انہوں نی معاویہ سی صلح کرلی اس بات پر کہ بعد معاویہ کی یہی خلیفہ رہیں اہل مدینہ وحجاز سی
کی بابت کچہہ مطالبہ نہو یہ ماجرا ۴۱ھ میں ہوا حسن کوفہ سی مدینہ میں آگئی انکی بی بی جعدہ نی زہر دیکر مار ڈالا یہی انکو
یہ حادثہ ۴۹ھ میں ہوا یا ۵۰ھ میں اس سال کو جسمیں درمیان امام حسن اور معاویہ کی صلح ہوئی جماعت کہتی ہیں
لقب اہلسنت وجماعت یہیں سی نکلا ہی لوگوں نی ایک خلیفہ پر اجتماع کیا اسلئی اس سال کا نام عام الجماعۃ ٹہرا پس دونوں
گروہ اہل سنت وجماعت ہوئی تہی جب اپنی بڑی پایہ وگرامی سنی کی بیان سی حقیقت مذہب اہلسنت وجماعت معلوم ہو
تو جو کچہہ عقیدی انکو کی نسبت جبتک مارا وہ سب اہلسنت ہی کا کام اور سعایت اہل بیت اور رعایت دشمنان اہل بیت میں
انہیں کو اہتمام ہی اپنی پیشواؤں کی حق میں باوجود ایذادہی واہانت وقتل وغارت اہل عصمت وطہارت خطائی
اجتہادی کی تاویل یزید پلید کی مغفرت اور خلافت اور امام شہید کی خروج وبغاوت پر اقامہ دلیل کریں زید شہید سی
دشمن سی مکر اونسی بغاوت وعداوت کرنیکو سب شیعوں کی درخواست کریں اور جب وہ بنا بر تقیہ ومصلحت وقت انکی
پر راضی تو اونکا ساتھہ چہوڑکر شہید کرائیں جناب سیدہ کو خلیفہ اول سی ناراض ہونی اور ہجران کرنی پر کما فی شرح مسلم
بحرالعلوم وکذا یجب علیہم دائی علی اہل البیت، الزلۃ دہی وقوعہم فی الذنب من غیر تعمد کما وقع من سیدۃ النساء
من ہجرانہا خلیفۃ رسول اللہ حین منعہا فدک خاطی ٹہرائیں اونکی عصمت اور طہارت عن الذنوب کو باوجود
نص قرآنی خیال میں نہ لائیں حضرت عائشہ کو اونسی افضل جانیں پیغمبر کا انہا مطلق نہ مانیں الغرض کہاں تک کہا جائی
اہل بیت کی ساتھہ اہلسنت کی بیشمار ہی محبت دو بیندار ہی، کہ بلا تکلف آل رسول پر صلی اللہ علیہ وسلم حکم جاری ہی چنانچہ
تحفہ. شعر مطبوعہ دہلی کی ص ۶۳ میں مذکور ہی کہ صادق حلوائی مجتہد قال اقول رسالہ منطق کا لکہتا ہی کہ جیسا قال الع

ہی جو آل رسول پر دیباچہ مین اپنی رسالہ کی درود نہین لکہا ہی تو وجہ اسکی یہ ہی کہ آل رسول کی نوبت
رفض مین یہان تک پہونچی ہی کہ وہ کافر ہوگئی ہین اہی اہل انصاف دیکہین اور غور کرین کہ اہلسنت
کو آل رسول سی کیا محبت ہی پہر اس حیا و حمیت کو دیکہی کہ اس دوستی نامعقول اور اس گفتار و کردار پر
حضرت امیر عرب سی جنکو سقایت کوثر سی ہی بطور خلافت رسول معزول کیا جام کوثر لینی کو تیار ہوگئی ہین پس
اہی سنیو اپنی حالات و مقالات کو دیکہو جن آل رسول کی حق مین مطلقا کفر کا فتوی لگایا ہی شیخ یہ وہی ذات
ہین جنکی نسبت حضرت رسول نی اکرموا اولادی الصالحون لله والطالحون لی فرمایا ہی کسی شاعر نی انہی
شاعری کا اصل حضرت رسول سی لیا اور اسی مضمون کو نظم مین یون ادا کیا ہے سادات نور دیدۂ اشراف
عالم اند از حرمت محمد و از عزت علی گر در طعام معدۂ دوزخ بود ولی کامرواز محبت شان نیست منتفی
از بہر انکہ سید کونین گفتہ است الصالحون لله والطالحون لی اب کچہہ تو خدا و رسول سی ڈرو اور اہلبیت
کی ہر موقع پر حمایت اور اصحاب کی جا و بیجا رعایت و حمایت پر تہین انصاف کرو ہے یک قریب عہد و عدو
دوست لشکنتی ببین کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی حالانکہ یہ اہل بیت پیغمبر جنسی آپ لوگونکی عداوت ظاہر بلکہ
اظہر ہی وہی حضرات ہین جو بموجب حدیث ثقلین تا ورود حوض کوثر قران سی جدا نہونگی پس جب کوثر جاے
ورود آل ہی تو تم السی دشمنونکا گذر وہان محال ہی ہان شیعہ البتہ کوثر پر جائین گی اور بہر بہر کر جام کوثر
پائین گی کہ بموجب وصیت پیغمبر ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی تمسک و اطاعت ثقلین کو فرض جانتی
ہین اور بمفاد تتمہ حدیث ہی لا تقدموہما فتہلکوا انکی تقدیم و ترجیح اہل بیت پر مسلم نہین مانتی پس
جو اہل بیت پر اورونکو مقدم کیا ہر واقعہ مین انکو چہوڑا اونکی دشمنونکا ساتہہ دیا وہ ہرگز شیعہ نہین بلکہ ہمارے
ہم مذہب ہین اور اطلاق اسم شیعہ اونپر بفرض محال ویسا ہی ہی جیسا کہ اطلاق کافور زنگی پر اور چونکہ ہم
اور نقل ہنکی یہ مرحلہ بخوبی طی ہو چکا ہی زیادہ تفصیل اور توضیح کی حاجت نہین اور حسن مثنی کی نسبت جو الزام دیا
وہ بدون تصحیح نقل بحوالہ کتاب لائق التفات و جواب نہین کچہہ عجب نہین کہ سنی اونکو مثنی لکہا ہو اور تم لوگون نی
اسی غلط فہمی سی حجت پکڑی ہو اسطرح جناب سیدہ کا اہل بیت سی خارج کرنا بحوالہ الشافی شرح کافی جو حاشیہ مین
... تمام شافی مین ڈہونڈہ ڈالی نہین اوسکا پتہ نہ لگا چونکہ خیانت ... اسی کافی کی حدیث

ثابت ہو چکی ہے کہ اپنا مطلب بنانے ہمارے امام پر تہمت لگائی کو اصل حدیث میں کئی لفظوں کا اضافہ کیا کچھ
خوف خدا اور شرم و حیا کو دخل نہ دیا تو ملا خلیل شارح کافی کی عبارت کا اولٹ پھیر کتنی بڑی بات ہے ہمکو بعض سنی
کہ یہاں بہی کسیکی کہنے میں تم آگئے اور شافی میں خود نہیں دیکہا دوسرے کی اعتماد پر دہوکہا کہا گئے اور اگر خود شافی
میں دیکہہ کر لکہا ہے تو اوسکا ٹہیک پتہ و نشان بتاو کہ ہم بہی دیکہیں کہ اونہوں نے عامہ سے کسیکا قول نقل کیا ہے یا
خلاف جمہور علما و اجماع شیعہ خود ہی یہ احتمال لکہدیا ہے بہر کیف اگر اون پر یہ افترا ہے تو انصاف کرو اور اگر در حقیقت
بلا نقل قول دیگر خود ہی ایسا لکہہ دیا ہے تو وہ معصوم نہیں اونکی لغزش کو معاف کرو اب رہا احتجاج بمطابقت عدد
یہ تو بالکل پوچ اور استدلال بے سند ہے معہذا قرآن میں وان من شیعته لابراهیم آیا ہے رب جلیل نے حضرت
ابراہیم خلیل کو شیعہ فرمایا ہے پھر شیعہ شیطانیہ کہتے وحید کو کچھ روح حضرت ابراہیم سے بہی حجاب نہ آیا اور کیونکر آتا کہ
انکے اکابر نے تو آنے سقیفہ وغیرہ کہنے پر کئی جگہہ حضرت ابراہیم کو معاذ اللہ جہوٹہا بنایا ہے پس ہر گاہ شیعہ اس لقب پا کر
میں حضرت خلیل سے پیغمبر جلیل کی شریک ہیں تو شیطانیہ کی ہمعدد ہونے سے نہ شیعہ بد اور نہ حب علی کی ہمعدد ہو کر سنی
سنی نیک ہیں بلکہ تفحص سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر بد و نیک کی عدد ایک ہیں دیکہو جشن اور بخشش تسمن اور
سنی اور رنگش سیاہ اور سپید عدد اور حروف میں برابر اور خاص و حمید اور یزید جملہ حرکات و سکنات
میں مساوی مگر یزید بقدر شروط ثلاثہ انعقاد خلافت عدد میں وحید سے بڑہکر ہے اب ایک وجہ یہ بہی سمجہہ لیکہ اگر ہمعدد
ہونے سے سیاہ سپید یا سپید سیاہ نہیں ہوسکتا پہر شیطانیہ کی ہمعدد ہونے سے اگر شیعہ بد ہو جاتے تو حب کی ہمعدد
شیطان اتا ہے وہ کیونکر یہ مرتبہ پاتے سن ایسے جیسے حب علی ہے شرف اوسکا عدد سے جلی ہے خدا ہے
نگاہ رو سے آگاہ زبانسے کیسکی کیسکی دل سے ہے چاہ شہرہ کیا گر عدد میں ہو مطابق مگر بغض علی سے ہو منافق
بنیاد اعتقاد سے حیدر قسیم جنت و نار جحیم ہیں نازش کا ہے مقام کہ مولے قسیم ہیں قولہ قرآن
آپ کی نزدیک مخدوش محبت اہل بیت جیسی ہے اوپر کی قول سے ظاہر کسیکو کافر بنا دکسیکو فسق کردیا
پاوے کوئی رہائی مدسے نکو دو نوجہا نہیں جو ہنہا بناوے پہر نہیں مولے کی قسیم ہونے سے زبان کرد خاطر
آپ کو ضرور ملی کی کیونکہ یہ بد عقائد آپ کی کتاب بنیاد اعتقاد سے لکہی گئی اور انسکو آپہی نے
اور اپنی کتابوں کی دلیل کہیں نہیں لکہی کیونکہ تحفہ وغیرہ موجود ہے جنکا اعادہ کی ضرورت کیا ہے جسکو

اوسکی مجتہدون نی باطل کیا تو ہمکو اپنی کتب کی دلیل پیش کرنا کیا فائدہ سے دشمن آل عبا ہو تم لوگ

اقول اس عبارت سراپا خسارت کی ہر فقرہ کا جواب جداگانہ دیا جاویگا ہر بات پر اوسکا مواخذہ کیا جاویگا

قولہ قرآن آپ کی نزدیک مخدوش اقول اب ہم سمجھی کہ آپ لوگ جب اپنی عیوب خانگی دیکھتی اور نی

نشرماتی ہین تو یہ ہین خیال کہ مبادا شیعہ ہمپر طعن کرین آپ پہلی شیعون ہی پر اون عیوب کی تہمت لگا

دیتی ہین اری صاحب شیعون پر اتہام نہ کیجیی اپنی گہر کی خبر لیجیی محاضرات مین یہ روایت ہی کہ ابن مسعود نی

قرآن سی پہلی بسم اللہ غلط کی سورہ فاتحہ اور معوذتین کو نکال ڈالا مسند امام احمد بن حنبل مین عبد الرحمن

بن یزید سی مروی ہی کہ عبد اللہ بن مسعود معوذتین کو قرآن سی حک اور محو کرتی تہی اور کہتی تہی کہ یہ قرآن سی

نہین ہین تفسیر در منثور مین ہی کہ ابی بن کعب فاتحہ اور معوذتین اور اللہم ایاک نعبد و اللہم ایاک نستعین

قرآن مین درج اور داخل اور ابن مسعود ان سبکو قرآن سی خارج کرتی تہی اور نہین لکہتی تہی اسی پر امام

فخر الدین رازی کو حیرت اور اضطراب اور یہ مسئلہ اونکی نزدیک سخت مشکل اور لاجواب ہی چنانچہ سیوطی نی اتقان

مین بعد ذکر تواتر قرآن کی لکہا ہی ومن المشکل علی ہذا الاصل ما ذکرہ الامام فخر الدین الرازی قال نقل

فی بعض الکتب القدیمۃ ان ابن مسعود کان ینکر کون سورۃ الفاتحۃ والمعوذتین من القرآن فہو فی غایۃ

الصعوبۃ لانا ان قلنا ان النقل المتواتر کان حاصلا فی عصر الصحابۃ بکون ذلک من القرآن فانکارہ یوجب

الکفر وان قلنا لم یکن حاصلا فی ذلک الزمان فیلزم ان یکون القرآن لیس بمتواتر فی الاصل انتہی یعنی

اس اصل تواتر پر وہ سخت اشکال ہی جسکو امام فخر الدین رازی نی ذکر کیا ہی کہ بعض کتب قدیمہ مین منقول ہی کہ ابن مسعود

سورہ فاتحہ اور معوذتین کا قرآن سی ہونی سی انکار کرتی تہی پس یہ امر نہایت سخت ہی اسلئی کہ اگر ہم کہین کہ نقل متواتر

عصر صحابہ مین انکی قرآن سی ہونی کی حاصل تہی پس انکار ابن مسعود موجب کفر ہی اور اگر کہین کہ اوس زمانہ مین

نقل متواتر حاصل نہ تہی پس لازم آتا ہی کہ قرآن اصل مین متواتر نہو انتہی اب اس سی زیادہ اور کیا قرآن مخدوش

ہوویگا کہ سورتکی سورتی نکل گئی اور تواتر قرآن مین بٹہ لگا یا ابن مسعود کی ایمان مین مزید برآن موجب حیرت

ناظرین دوسری روایت اتقان کی ہی قال اول من جمع القرآن ابو بکر وکتبہ زید وکان الناس یاتون

زید بن ثابت فکان لا یکتب آیۃ الا بشاہدی عدل وان اخر سورۃ براءۃ لم یوجد الا مع خزیمۃ بن ثابت

فقال التبوا فان رسول الله صلعم جعل شهادته شهادة رجلين فكتب وان عمر اتى باية الرجم فلم يكتبها
لانه كان وحده انتهى یعنی پہلے جسنے قرآن جمع کیا وہ ابوبکر ہین اور کہا اوسکو زید نے اور لوگ زید بن ثابت کے پاس
لاتے تہے پس وہ کسی آیت کو نہ لکہتے تہے مگر شہادت دو عادلون کی اور آخر سورہ برات بجز خزیمہ بن ثابت اور کسی کے
پاس نہ پایا گیا پس ابوبکر یا زید نے کہا لکہو کہ حضرت پیغمبر صلعم نے خزیمہ کی ایک شہادت بمنزلہ دو مردونکی شہادت کے
قرار دیا ہے پس وہ لکہی گئی پہر حضرت عمر آیہ رجم لائے پس وہ آیت زید نے نہ لکہی اسلئے کہ وہ اکیلے تہے انتہی سبحان الله
حضرت عمر ضمن بخلاف دیگر صحابہ عدل تقدیری موجود یہ تقدیر کی خوبی دیکہیے کہ اونکی شہادت تو مردود بلکہ کلیہ
الصحابة كلهم عدول سے ہی اونکی باب مین عدول ہو اور خزیمہ کی تنہا شہادت جو باعتقاد اہلسنت کیہ حضرت عمر
سے شرف ومنزلت مین مناسبت نہ رکہتے تہے مقبول ہو خیر انہم بر سر علم مگر یہ تو بتاو کہ حضرت خلیفہ ثانی آیہ رجم کو
آیہ قرآنی جانتے ہین تمہارے نزدیک کاذب ہے یا صادق بنا بر شق اول مہر حضرت عمر کی مار اور بنا بر شق ثانی سے
نقصان قرآنی بسبب اخراج بعض آیات جو یقینا قرآن سے تہی ظاہر وہویدا ہے اب اس سے ثبر کر اور کیا قرآن محرف
ہوگا قوله محبت اہل بیت جیسی ہے اوپر کے قول سے ظاہر کسیکو کافر بناو کسیکو قتل کرواو کوئی شے ایذا باوی کوئی معا
بدسے تمکو وہ نوجوان مین جو شہا بناوے پہر تمہین مولی کی قسیم ہونے پر ناز کرو اقول محبت اہلبیت جیسی سنیونکو ہے
اور شیعہ ہونا اہل کوفہ وشام کا بلکہ دیگر دشمنان ائمہ کرام کا یہ دونو مطلب اس سے قبل ایسے طے ہوچکے ہین کہ اگر سنیونکو
کچہہ بہی حیا وغیرت ہوگی تو صادق حلوائی کا حلوانہ ہر بار کر کے کبہی محبت اہل بیت کا نام نہ لینگے اور جب بہ سبب تعصب کے
اکثر اکابر اہلسنت شیعہ خاص لقب موالیان علی جاولاد علی کا ہے تو جو باتین سنی اہلبیت پر نسبت شیعہ اور محبون پر نسبت اہلبیت
افترا کی ہین وہ اہلسنت ہی کیواسطے مخصوص ہین کہ حضرات اہل بیت مین سے العیاذ بالله کسیکو باغی وخارجی ٹہراتے ہین آپ
حیا سے شہید کراتے ہین کسیکی ساتہہ اپنی پیشواؤنکو لڑواتے ہین اور پہر ہمارے مین اہل بیت کو بتاویل عاطل خطائے جہتادی مستحق اجر
واحد بتراتے ہین کوئی بحرامات لسان اپنی ایذا باوی کوئی اونکی عداوت پر ہر نماز کی قنوت مین اللهم العن فلانا وفلانا
فرماوے صحابہ کی ارادت وموافقت مین اہلبیت کی مخالفت واجب بتاتے ہین اقوال صحابہ کے مقابلہ مین قول اہل بیت کو
ہرگز نہ مانتے ہین پہر باوجود تقدیم وترجیح اغیار اہل بیت اطہار سے جائزہ وانعام کی امید وار اور حضرت ابو الائمہ کی قسیم
جنت ونار ہونے پر بظاہر باغ وبہار اور دل مین جو ہنکر سراپا شعلہ وشرار ست منہ کیسا نہی ہیا با وجود مین وندگی نشر

[illegible] حضرت عمر جنکی رای کی موافق قران نازل ہوا کرتا تہا اور
[illegible] کیا آپ ہی یہ خبر آپ کو دیکہی تہی یا حضرت معاویہ جو شیعیان امیر المومنین کی دشمن تہی
[illegible] ارشادات لکہی ہین تو کوئی سند ہماری کتب کی پیش کرو ورنہ اپنی کتب سے
[illegible] سی بتوں [illegible] کو بہشت نعیم شیعون کو بعد نار جحیم کو دشمنان علی کی کتاب مودة القربی مین
من مودت [illegible] قال رسول الله صلعم اذا كان يوم القيمة يأتيني جبرئيل وميكائيل بحزمتين من
المفاتيح خزنة من مفاتيح الجنة وحزمة من مفاتيح النار على مفاتيح الجنة اسماء المؤمنين من شيعة محمد
وعلي وعلى مفاتيح النار اسماء المبغضين من اعدائه فيقولان لي يا احمد هذا مبغضك وهذا محبك
فادفعها الى علي بن ابي طالب فيحكم فيهم بما يريد فوالذي قسم الارزاق لا يدخل مبغضه الجنة ولا محبيه
النار ابدا انتهى ديكہو محبت حضرت امیر کی یہ جزا اور عداوت حضرت امیر کی یہ سزا ہی کہ شیعیان علی کی اسماء مفاتیح
جنت پر اور دشمنان علی کی نام مفاتیح نار پر لکہی ہوئی حضرت پیغمبر کی پاس آوینگی اور جبرئیل و میکائیل سی ملائکہ مقرب
دشمن علی کو دشمن پیغمبر اور محب علی کو محب پیغمبر جانینگی اور آنحضرت وہ کنجیان حضرت علی کو دینگی کہ جسکو چاہین
داخل جنت کریں اور جسکو چاہین دوزخ مین بہیجین پہر حلف فرمایا کہ علی اپنی دشمنونکو ہرگز داخل جنت اور اپنی دوستونکو
داخل نار نہ کرینگی پس جب حضرت پیغمبر نی بحلف ارشاد فرمایا کہ دشمن علی جنت مین اور محب علی دوزخ
مین ہرگز داخل نہ کیا جاویگا تو شیعون کو جو باعتراف اہلسنت دوست خالص حضرات اہل بیت کی ہین نار جحیم سی کیا
خوف و بیم اور تمکو بجز نار جحیم اور آب حمیم اور عذاب الیم کیا ثمرہ جنت نعیم ہی بلکہ بموجب نص قرانی یوم ندعوا
كل اناس بامامهم انشاء الله ہمارا حشر ہماری ائمہ طاہرین کی ساتہہ اور تمہارا حشر ان کی معاندین کی ساتہہ
تم ہر حال مین مقلد اور ناصر و معین ہو ہوگا [illegible] بروز حشر کہلیگا ابہی چہپا ہی تم کو دوست کون ہی عترت کا اور
عدو ہی کون قولہ کیونکہ یہ جو عقاید آپ کی کتاب بنیاد اعتقاد سی لکہی گئی اون سبکو آپ ہی کی کتب سی ہمنی باطل
قول یہ عقاید جو مثنوی شریف بنیاد اعتقاد مین نظم کیگئی وہ سب حضرات معصومین اور اکابر دین سے
منقول اور ماخوذ ہین انکار وان بزرگوار ون کا رد ہی پس یہ ہرگز کتب شیعہ سی باطل نہین ہوسکتی یہ آپکا خام
تصور خام ہی [illegible] جنون وسرسام ہی قولہ اور اپنی کذابونکی دلیل مین ہمنی لکہی کیونکہ تحفہ وغیرہ موجود ہی

اعادہ کی ضرورت کیا ہی **اقول** یہ تو وہی مثل ہوئی کہ دروغ گو یم بر روی تو صاحب تحفہ نے تو جو کچھ کہا وہ
ہی سی جو پایا اور اخذ کیا اور اسی پر بنی ہر جگہ ہمکو الزام دیا پہر کہتی ہو کہ ہمکو اعادہ کی ضرورت نہین اور اعادہ
کسی جانور کا نام ہی غرض چوری اور سینہ زوری کی مثل آپ ہی پر تمام ہی **قولہ** جبکہ مدعی کی مدعی کو اوسکی مجتہدین
نی باطل کیا تو ہمکو اپنی کتب کی دلیلین پیش کرنا کیا فائدہ ؎ دشمن آل عبا ہو تم لوگ بانی کذب و دغا ہو تم لوگ
اقول کیون جہوٹہہ بولتی ہو کونسی ہماری مجتہدون نی ہماری دعوی کو باطل کیا کسی ایک مجتہد کا نام تو بتا
اگر ... صاحب کی بنائی ہوئی مجتہد کو کہتی ہو تو ایسی گمنام تمہاری ہی مجتہد ہونگی ہمسی کیا کام باقی اور جو روایات
کتب امامیہ سی تحفہ نی لکہی یا اوسمین غلطی اور افترا کیا یا اپنا مطلب ثابت کرنی کو مہمل روایت مین قیود و جملہ شرطیہ
کچھ کا کچھ کر دیا ہی بات ہی البتہ باوجودیکہ یہ خانہ خاص ہماری مذہب کی تہی مگر آپ کی ہفوات کی رد مین اپہی
کی کتب سی ثابت کی اور جواب مین اپنی کتب کی دلائل کہین نہین تہی جبکہ مدعی کی دعاوی باطل کو اوسکی پیشوا اون
اور مجتہدون نی باطل کیا تو ہمکو اپنی کتب کی کیا ضرورت تہی اور واقعی تمکو اپنی دلیلین پیش کرنی مین کچھ فائدہ نہ تہا
پہر کیون ایسی مہمل دلیلین پیش کی اور ذلیل ہوئی ؎ چہ کاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی جو شبیاد عقائد
؎ خالی زمانہ حادثہ سی کوئی دم نہین دنیا ہی جا ہی رنج و الم کسکو غم نہین کیا کہئی اہل بیت کی جو جو ثواب ہین
یہ لوگ اہل دین مین ہی انتخاب ہین یہ ہین خدا کی راہ پہ حرمت سی ہین قریب ہیں جدا سب و اونہ جدا کی زہی نصیب
تجکو ثواب رنج و بلا پر نظر نہین محنت کا جسکا اجر ہی اوسکی خبر نہین کرتا یہ آرزو جو سمجہتا ثواب کو
راہ خدا مین جسم ہمارا پارہ پارہ ہو کیا کیا نہ اہل بیت پہ جور و ستم ہوا پر ایک شمہ صبر مین اونکی نہ کم ہوا
آقا وہ ہین تمہاری تم اونکی غلام ہو لازم ہی تمکو اونکی اطاعت تمام ہو وہ صبر تو محال ہی پر کچھ تو کیجئی
دل کو تسلی اونکی مصیبت پہ دیجئی تنہائی حسین کرو بیکسی مین یاد زہرا کا فقر و فاقہ کرو مفلسی مین یاد
جسکا کہ مر گیا ہو کوئی نوجوان پسر ہمشکل مصطفی پہ ذرا چاہئی نظر مشہور ہی بہت تہا وہ پیارا امام کو
ہرگز نہ تہا فراق گوارا امام کو نانا کی جب جمال کی ہوتی تہی آرزو دل بہر کی دیکہتی تہی تب اکبر حسن رو
معلوم ہی کہ چرخ نی آخر کو کیا کیا ایسی پسر کو باپ سی رن مین جدا کیا سینہ پہ نیزہ کہا کی گرا شہ کی سامنی
اکبر کی غم مین کوئی ہی کیا سلیم نی کیا گزری کربلا مین جناب حسین پر لکہتا ہی ایسی مہر کی مغفرت کوئی لشہ

مومنین شہید راہ خدا میں اگر ہزار ۔ سبکا ثواب دیتا ہی صابر کو کردگار ۔۔ رونی سی پیٹنی سی نہ آئی گا جو گیا
وہ ہی گیا ثواب ہی ردنصیبی ہو گیا ۔ کب ہی سوا کہ ہاتہہ اوٹھا میں ثواب سی ۔ مطلب ہی کچہہ نہ ہاتہہ لگی اضطراب سی
انہی یہ جملہ اشعار جو اظہار مراتب صبر میں حضرت ناظم منیاد اعتقاد نی نظم فرمائی ہیں اسواسطی نقل کئی گئی کہ بعد
نی اللہ راہ فریب وہی ابتدا از ذکر صبر حضرت امام حسین علیہ السلام معرکہ کربلا میں بضمیمہ اپنی مطلب فاسد یعنی
امتناع گریہ وبکا کی لکہہ کر ان اشعار میں سی فقط خاتمہ کی چار شعر لکہی ہیں اور بعد اسکی اپنی تعصب باطنی کو ہوا ظاہر
کیا ہی قولہ یہ ابیات مطابق عقیدہ اہلسنت ہیں نہ مطابق ۔ روافض بدعقیدت جنکا اونکی نزدیک اضطراب سی نہ سوافق
ثواب جاتا ہی اور رونا ۔ وہ ہیں تو ہم منٹ بکی علی الحسین او ابکی او تباکی وجبت لہ الجنۃ الخ کیوں سیاہ پوش
ہیں اور محرم میں دہما چوکڑی مچاتی ہیں کیسکا سیاپا ہی کسکو خطاب ہی کسکا سیر ر وو القاب ضبط کیا صبر کی جگہ
کہاں کوئی چہاتی پر لیس لگاتا ہی اور کوئی سینہ کوبی سی خون بہا کر عورتوں کو اپنی بہا فدی و کہتا ہی یہ ساری بی
کی ساری مفتی صاحب کی قول سی جنتی ہوئی ۔ مبادا اول آن فرومایہ شاد کہ از بہر دنیا دہد دین بباد
اقول ظاہر ہی کہ ابیات موصوفہ میں حث وترغیب صبر نسبت جمیع مومنین کی کی گئی ہی یعنی ہر مومن کو چاہئی کہ رنج
والم اور مصیبت وغم میں قلق اور اضطراب اور بی صبری اور پیچ وتاب نہ کری بلکہ ہر حال میں راضی برضا اللہ ویابند
مشیت خدا ہی کیسی ہی مصیبت ہو نہ اوس سی جزع وفزع اور نہ ملال کری بلکہ بعوض اسکی اپنی ائمہ ہدی خصوصا
حضرت سید الشہدا علیہ وعلیہم آلاف التحیۃ والثنا کی مصائب لاتعد ولاتحصی کا خیال کری پس ان اشعار میں اس امر کا
اشعار ہی کہ مومن پر جب کوئی مصیبت واقع ہو تو لازم ہی کہ صبر کری اور جزع وفزع لاحاصل سی اوسکی ثواب کو نہ کہوئی
بلکہ اپنی امام کی مصائب اور اونکا صبر یاد کری اگر روئی تو اونہیں کی مصیبت پر روئی تاکہ ثواب بیحساب پائی اور رونا
اوسکا رائگان نجائی حضرت معترض اپنی اولٹی سمجہہ سی سمجہی تو یہ سمجہی کہ مصیبت امام پر رونا رولانا منع ہی
کیا خوب کہو کہیت کی سنیں کہلیان کی ۔ یہہ کیفیت جب ان اشعار سی مصیبت امام پر رونی رولانی کی تحریک وترغیب
ثابت ہوئی تو پہر یہ مطابق عقیدہ فاسدہ اہلسنت کہاں ٹہری جیسا کہ عنقریب معلوم ہوا جاتا ہی شاید اسی مطابقت
ثابت کرنیکو ابتدا کی اشعار چہوڑ کر آخر کی چار شعر لکہدئی کہ اصل مطلب خبط ہو جائی اور معترض کی مذہب کا رنگ
دکہائی لاحول ولاقوۃ بیچارہ شیعوں کا تو کیا ذکر وہ تو اپنی امام پر روتی ہی سولانی میں لطف تو یہ ہی کہ بعض اکابر

اہلسنت بہی برخلاف اپنی عقیدت کی اس رونی رولانی کو موجب اجر و ثواب بلکہ پیروی حضرت ابوتراب و جناب
رسالتمآب و امین وحی و کتاب فرماتی ہیں چنانچہ شرح قصیدہ ہمزیہ میں ابن حجر مکی کا یہ افادہ طبع ہی کہ رونا
مصیبت امام حسین پر تاسی حضرت پیغمبر و علی و جبرئیل ہی مگر فرق ہیں الفریقین یہ ہی کہ شیعہ بدل الحجاب کے
معتقد اور بتاسی حضرات معلوم بکمال خلوص سے رونی رولاتی ہیں اور اہلسنت قلباً اس سعادت سی منکر محض کالے
ہیں فقط زبانی ہاں میں ہاں ملاتی ہیں خیر یہ بہی غنیمت ہی بعضی متعصب تو نفس معترض لاثانی اپنی امام غزالی
اور پیر جیلانی کی تقلید سی اس رونی پر ہنستی ہیں اور حدیث من بکی میں شور و غل مچاتی ہیں اب کہ حسید کو
چاہیی کہ رسالہ صمصام حضرت سلطان العلماء حجۃ الاسلام کو بغور دیکھیں کہ وہ اس رسالہ میں فرماتی ہیں
اما آنچہ در کلام مورد ملام گفتہ کہ نوحہ و حزن از بدعات رفضہ است پس بدانکہ عصبیت و عناد دیدہ و بصیرت
ایشان را کور ساختہ است و این گروہ نواصب احادیث ثواب گریہ و بکا را بر مصیبت کبری پس پشت انداختہ بایں
کلمات متفوہ میشوند آیا نمی بینی کہ احمد بن حنبل امام ایشان در مسند خود روایت نمودہ عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم
من دمعت عیناہ لقتل الحسین دمعۃ او قطرت قطرۃ بواہ اللہ الجنۃ یعنی کسیکہ قطرہ اشک از دیدہ او در
مصیبت حضرت امام حسین علیہ السلام برآید جای میدہد او را حق تعالی در بہشت و این حدیث را صاحب ذخائر العقبی
ذکر کردہ سبحان اللہ شیعیان از اہل بدعت باشند کہ بہ تبعیت حدیث رسولخدا موافق سنت آنحضرت حزن و بکا نمایند و سنیان
کہ تارک سنت پیغمبر اند اہلسنت باشند ہانا کہ این تسمیہ از قبیل تسمیہ سقیم است بسلیم و اعمی بہ بصیر و زنگی بکافور و من
لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور انتہی پہر اسی رسالہ میں دوسری مقام پر جواب منع گریہ و بکا اسطرح ارشاد
ہی و ایضاً بتقریر آخر میگوییم کہ چون فقدان مقربان درگاہ حضرت باری از انبیا و اوصیا اعظم
مصائب و رزایاست پس البتہ حزن و بکا بر آن اعظم طاعات بودہ باشد آیا نمی بینی کہ گریہ و زاری صحابہ کبار
و مراثی آنہا در مصیبت سید ابرار در کتب معتمدہ نواصب و تواریخ و سیر ایشان مزبور و مأثور است تا اینکہ ہرگاہ عمر بسبب غایت
جسارت و رعونت و فقاہتی کہ داشت انکار موت آنحضرت کرد سنیان توجیہ نا موجہ آنرا بایں وجہ ذکر کردہ اند کہ
شدت حزن و اندوہ کہ عمر را بسبب مفارقت و مصیبت وفات پیغمبر خدا عارض شدہ بود سلب حواس و زوال عقل
لعمر لطافتی کردہ بود و ہمان حال انکار موت آنحضرت کرد لاکن چون ابوبکر بسبب قلت حزن فی الجملہ بہوش بود مانع

نشست عمر را بتلاوت آیہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ متنبہ ساخت بالجملہ کتب معتمدہ ایشان مشحون و مملو ست
از بیان فرط بکای صحابہ کبار انتہی کلامہ اعلی اللہ مقامہ تعجب ہی کہ جب تم ہماری امام کی مصیبت و شہادت
پر رونی کا ثواب اپنی امام کی قول مَنْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ سی سنتی جاتی ہو تو پہر مَنْ بَكٰى عَلَى الْحُسَيْن پر کیون
شور و شر مچاتی ہو اسبات واہیات پر تو تم کہین کی نہ ٹہری ہماری امام علیہ السلام کی مصائب پر رونا
رولانا منع بلکہ حرام جانو اپنی امام کا بیان ثواب گریہ و بکا بر مصیبت حضرت سید الشہدا مین کہنا تہا تو پہر تم دونو
دین سی گئی نہ ادہر کی ہوئی نہ ادہر کی نہ گہاٹ کی ہوئی نہ گہر کی باقی طعن و تشنیع بہ نسبت عادات و حرکات
عوام جو عند الفریقین پایہ اعتبار سی ساقط ہی شعار جہلا و عوام ہی پس خواص شیعہ پر یہ بیہودہ الزام ہی اب
تم تو عوام میں شمار ہو کر سستی چہوٹی مگر اپنی خواص کی خبر لو اور اون تشنیعات کو جو ہم کر چکی ہین اور خدا کے
قدرت سی اون پر اولٹ پڑی دفع کرو جب آپ کی حضرت خلیفہ ثانی گریہ و بکا کی طغیانی اور شدت
اضطراب و پریشانی سی مذہوب العقل و مسلوب الحواس اور منکر انتقال بہترین ناس ہو کر مثل آسیب زدہ چیختی او
چلاتی ہین اور حضرت ابوبکر بتلاوت آیہ قرآنی اونکو سمجہاتی ہین کہ بہای پیغمبر کی جدائی کی تو خدا نی خبر دی ہی ہم
آپ کیون گہری جاتی ہین پس جب حضرات صحابہ کا یہ حال ہی تو آپ عشرہ محرم مین ہماری گریہ و جوش و خروش
اور رونی رولانی پر جو بہا ستی حضرت سید المرسلین و امیر المومنین و جبرئیل امین ہی اور باکتا ستی پیغمبر تہا تو
تقلید حضرت عمر ہی صحیح کیون طعن و تشنیع بجا فرماتی ہین آپ کو حضرت عمر ہی کی سر مبارک کی قسم سچ کہیی کہ جب
انکو آنحضرت صلعم کی انتقال ہی پر شک تہا اور انکی نزدیک حضرت کی موت محقق نہ تہی تو پہر یہ گریہ و زاری و اضطراب
و بیقراری کیسی اور چیخنا رونا عقل کا کہونا بیحواس ہونا کیا معنی رکہتی ہی یہ تو کبہی کی بات پہر ہنا اول کچہ رونا
اور قبل از مرگ واویلا کرنا ہی خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تہا اب مطلب پر آتی اور سچ سچ فرمائی کہ اور کچہ صحابہ
کبار مین سی جو وفات حضرت سرور کائنات مین شدت درد و غم اور رنج و الم سی از خود رفتہ ہو گئی تہی بموجب
آپ کی اصطلاح کی شیخ صاحب تو کسکا خطاب ہی اور مرزا رو و کسکا القاب اور جو موت حضرت پیغمبر کو
عمر گئی وہ میان بکر دو کون صاحب ہین اور جنہون نی آیہ اِنَّكَ مَيِّتٌ پڑہکر یاد دلایا وہ شیخ سی
میان یاد دلاو کون صاحب اللہ اکبر یہ تو صحابہ کا یہ حال نرالہ اور ایک صاحب کا مبحث بیگانہ